





1177

see m 1177







1177



۱۲۷۹

# ضابطہ

بحسب فرمایش مصنف نور اللہ بن محمد بن طبع روضی بخشد

کما صلیت ابرہیم علیہ السلام انک الحمد



ط  
النقاط

المبيع

٢٥ رديف الذال المعجم

٢٦ رديف الراء المهملة

٥١ رديف الزاء المعجم

٥٣ رديف السين المهملة

٥٥ رديف الشين المعجم

٥٦ رديف الصاد المهملة

٥٧ رديف الضاد المعجم

المبيع

٢٣ رديف الباء الموحدة

٢٤ رديف التا المثناة فوقانية

٣١ رديف الثا المثناة

٣٢ رديف الجيم

٣٥ رديف الحاء

٣٦ رديف الخاء



۵۹	ردیف الطاء المهمله	۹۴	ردیف الیاء المثانی
۶۰	ردیف الطاء المعجمة	۱۰۷	خمیس برقصیدہ مولوی کفایت علی صاحب
۶۱	ردیف العین	۱۱۱	خمیس برقصیدہ حضرت حافظ نور محمد الدین فیض
۶۲	ردیف الغین المعجمة	۱۱۲	خمیس الفیا
۶۳	ردیف الف	۱۱۵	خمیس برقصیدہ مولوی کفایت علی صاحب کافی
۶۵	ردیف القاف	۱۱۶	خمیس الفیا
۶۷	ردیف الکاف	۱۱۸	مدح صاحب کبار عنی پاریار رسول مختار
۶۹	ردیف اللام	۱۱۸	مدح حضرت ابوبکر صدیق رضا
۷۱	ردیف المیم	۱۱۹	مدح حضرت عمر فاروق رضا
۷۶	ردیف النون	۱۲۰	مدح حضرت عثمان عنی رضا
۸۱	ردیف الواو	۱۲۱	مدح حضرت علی مرتضیٰ رضا
۸۵	ردیف الیاء	۱۲۱	ایضاً مدح حضرت صدیق رضا



# فہرست مضامین غوث

مع حضرت عمر فاروق رض	۱۲۲	تاریخ مولانا حضرت میر شمس الدین رضی اللہ عنہ	۱۳۵
مع حضرت عثمان غنی رض	۱۲۳	تاریخ مولانا محمد حبیب صاحب دکن	۱۳۶
مع حضرت علی مرتضیٰ رض	۱۲۴	تاریخ مولانا احمد علی صاحب عصر	ایضاً
تضمین کلام حضرت جامی قدس سرہ	۱۲۵	تاریخ مولانا محمد غوث صاحب عزم	۱۳۷
وصف حضرت محبوب بھانی قدس سرہ	۱۲۷	تاریخ مولانا محمد فیصل الدین خان فیاض	ایضاً
وصف حضرت خواجہ حسین الدین حسینی قدس سرہ	۱۲۱	تاریخ جناب مولانا مولو حضرت محمد صاحب	ایضاً
وصف حضرت خواجہ بیاض الدین نقشبند بخار قدس سرہ	۱۳۲	تاریخ مولوی عبد علی صاحب وال	۱۳۹
وصف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ	۱۳۳	تاریخ مولوی عبدالکرم صاحب حصار	ایضاً
خاتمہ دیوان فیض عنوان	۱۲۴	تاریخ محمد نصیر الدین صاحب نقشبند	ایضاً
قطعات تاریخیات	۱۳۵	تاریخ مشاق	۱۴۰



ان الله ومكانه يصكون على  
النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

بفضل خدی و جهان دیوان فیض عنوان در لغت حضرت خاتم رسالت للمسمی



تصنیف پیر وار باب صفا و صف نور کبریا محمد عبد الرحیم صبا کمالین فیض خدیو خیر

حرسها لله عن الشر والفساد والافاق والفتن در مطبع  
مسلمانی عبد الله مشا واقع و یوم مطبوع لر دیا





بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداب ہو و عصف کیا اوس شاہ اورنگ رسالت کا  
تلاطم خلق میں سبحان کی ہی بحر بلاغت کا  
نہ میں نازن ہوں تقویٰ پر نہ تکیہ ہی اطاعت کا  
ملک جن شہر کو فخر تھا فیضان صحبت کے  
اوسے تربیت کی تھی نزل میں انبیاء و نگو  
یہاں اور عالم برزخ میں بھی اہمیت یہ ہی اہم  
بجز خط لوائی مہر رحمت کے قیامت میں  
نہ کیوں ہونا طغہ بند اوس کی نہیں جہاں میں  
بزرگی میری ہو کیونکر نہ تجھ پر بلبلِ حنت

سخت بالکسر مبینی  
نیچا مریح

یہاں اور عالم برزخ میں بھی اہمیت یہ ہی اہم  
بجز خط لوائی مہر رحمت کے قیامت میں  
نہ کیوں ہونا طغہ بند اوس کی نہیں جہاں میں  
بزرگی میری ہو کیونکر نہ تجھ پر بلبلِ حنت

طاریح لائین کو مرتبہ جس کی سفارت کا  
وہ ایک قطرہ ہی اوس فصیح دریایِ فصاحت کا  
فقط جھکے ہو دسایِ محمد کی شفاعت کا  
شرف یہ بھی ہی اس عالم میں اوس کچھ شرافت کا  
طاہی مرتبہ بیت المقدس میں اہمیت کا  
ابھی محبت میں کچھ حال اوس کی فضل و رافت کا  
ابھی مجھ پہ ہو پر تو نہ خورشید قیامت کا  
کلام حق ہو جب عظمت سما طوق جس کی عادت کا  
ازل سے مدح خوان ہوں میں کل تابع کرامت کا



اوترے میں ملک و کان ہر روز و روز چھو	شرف اس مرقد اطہر کی حاصل ہو زیارت کا
حضرت اوسکی ثنا خوان نہیں اٹھو گا قیامت میں کروں میں کس زبان سے شکر اللہ کے عنایت کا	
آشفہ ہوا دل قد و لچوے بنی کا ہی نور جبین صلے صبح سعادت تشبیہ خط و خال کے عارض کے ہو کس معراج میں حیرت کا زور پر پرواز ای عرش برین اپنی بہ رفعت سے مقابل دن میں کھو گامین کلیجی میں رکھو گا	پہر سر میں ہی سودا میر گیسو بنی کا پر تو ہے نہ نو مگر ابرو سے بنی کا فردوس ہے پر تو رخ نیکو سے بنی کا ہم سر نہ ہوا فوت بازو بنی کا کیا ہوتا کہ تو رفعت مشکوے بنی کا خاشاک میں رہو اگر کو سے بنی کا
اللہ نے کیا اون کو ضیاء رحمت عالم اس واسطے نکتہ ہے ہمیں جو سے بنی کا	
نبی شمس شمس طاق ابوان محمد کا فقط عرش برین کرسی ہے ابوان محمد کی روان یک نہر ہے کوثر ضیاء بان محمد کی بیان کہو طرح تو صیف فیضان محمد کی	فر شمع منور ہی سنسن بنا محمد کا بساط جرج نیلی فرش ابوان محمد کا گل شاداب ہی جنت گلستان محمد کا سبق خوان عقل کل جب ہو دبستان محمد کا



جہان میں کس قدر عزت ہی دربان محمد کی  
 سوا و شب تجلی زلفِ سپیان محمد کی  
 جھلک ہی روشنیِ خیم کی امان محمد کی  
 فضیلت کیا کہوں جیسی ہے یاران محمد کی

فرزِ منصب ہی شاہوں کے گدا یان محمد کا  
 بیاضِ صبح سایہِ روئے خندان محمد کا  
 ہلالِ عید ہی پر تو گریبان محمد کا  
 ملائک سے فرزِون رتبہ غلامان محمد کا

ثنا ممکن نہیں مجھ سے ثنا خوان محمد کی  
 بیان کیا ہو ضیا و صف و اوان محمد کا

کی محبت جو بنی دوسرا پیدا  
 طور پر حضرت موسیٰ جو دیکھا جلو  
 ہو دی کس طور سے اور اک صفا احمد  
 طوبی و سر و جان اُن کی قد کا پر تو  
 نور عارض سے ہوئی شمعِ قمر کی تخلیق  
 انکو حاصل ہی جو ہیں سایہ نشین ابر مر کے  
 در و اُفت سیل جان کو ہی اپنی رات  
 تیری در گاہِ تین رات ہوں سایل یارب

خود بخود عشق ہوا مجھ کو خد سے پیدا  
 صاف وہ طور تھا حضرت کی لقا پیدا  
 نار سالی ہی یہاں فکر سا سے پیدا  
 حلقہ نخل ہو اعلیٰ عباس سے پیدا  
 صبحِ حنبت رخ روشن کی صفا سے پیدا  
 وہ سعادت کہ نہو طل سما سے پیدا  
 رنج ہوتا ہی یک امید شفا سے پیدا  
 کب اثر ہو گا مری دست دعا سے پیدا

عشق ہو کیون نہ اوسے سلسلہ حنیانِ جمال



جو کرے ربط ضیا زلف و تاسے پیدا

فہم میں آتا نہیں رتبہ رسول اللہ کا  
ذات والا ہی بنی ہوئے نہ کر شمع ہدا  
استانہ اونکا جو ہی مرجع جن و ملک  
جسکے در بانی سے تمہاروچ لایم کو افتخار  
گو ہر دریای نالہ کب ہمارے ماتھے ہوں  
سب خدا کی پاس ممکن ہی نہیں ہی محتج  
گر کوئی سمجھے کہ ہو گا اونکا ثانی خلق میں  
ہیں طفیلی خلوت گیسو و رکھی روز و شب

حق تعالیٰ ہی شناسا اونکی عز و جاہ کا  
کوئی بھی پاتا پتا ہرگز نہ حق کے راہ کا  
مجھکو دکھلا دی خدا صدقہ تیرے گار کا  
یا الہی میں بھی ہوں مداح ویسے شاہ کا  
کب خمر حاصل ہو ہو گا اپنی نخل آہ کا  
لیک جانو یہ بھی وعدہ راستہ ہی کا  
یہ عقیدہ ہی بلا شک کافر و گمراہ کا  
اونکی جویسے ہی سارا نور مہر و ماہ کا

ای ضیا امید رکہہ حق سے کہا لا غفلوا  
دور ہو گا داغ دل سے فرقت جان کا

دل صد چاک بھی شانیکے برابر ہو گا  
دیکھیں ہم کب تین پیشانی نور ایسے  
شوق ابروی مقوس میں تن کا ہیدہ  
چشم مشتاق کو جو دیہان ہی اون انکھوں کا

اور کب والہ گیسوی معنبر ہو گا  
یہ ہمارا دل تار یک منور ہو گا  
کب الہی وہ نہ نو کے برابر ہو گا  
اوج پر مرد یک چشم کا اختر ہو گا

جس نے جو کہا ہے  
نہیں کہ



عرقِ عارض گلگون کی نوط سے نسیم  
قطرہ اشک جو عشق لب دندان میں کری  
جب لعابِ ہن پاک کے اوصاف لکھوں  
یا الہی میں کروں سرمہ چشم و شش

کون سے روز و باغ اپنا معطر ہوگا  
لعل بنجائیکا کوئی کوی گوہر ہوگا  
موجِ مہینہ میں سرمے چشمہ کوثر ہوگا  
کب غبارِ ورو دیوارِ مسر ہوگا

جا کھڑا ہوں جو صیبا روبر و اوٹوں کے

مطمئن تب ہی مرا یہ دل مضطرب ہوگا :

دماغِ مہجوری احمد جو نمایاں ہوگا  
لبِ سرور سے خجل لعلِ بدشان ہوگا  
کب تلک ہجر سے غمگین دل بیتاب رہے  
ہنہن خوش آتی ہی جو سیر گلستانِ دلوں  
کب مرا یہ دل سودا ز دہ ای ربِ کرم  
تارِ دوزخ کی بجائیکے لئے کافی ہی  
دماغِ گلہاے مدینہ کے دلا حسرت سے  
ایک دن میری کربان کی اور نیکی نکاری  
دردِ فرقت کا ہی دیدارِ مداوا یارب

اوس کے شرمندہ نہ کیوں جہرِ درخشان ہوگا  
غیرت لالو تر گوہر دندان ہوگا  
مژدہ وصل کے روز وہ شادان ہوگا  
اوس کا مقصود مدینیکا بیابان ہوگا  
قیدی سلسلہ زلف پریشان ہوگا  
ہجر میں وہ جو بیچشم طوفان ہوگا  
قامت زار مرا سر و چہرہ غان ہوگا  
عشق کب تک دل مشتاق میں نہیاں ہوگا  
کب مرے درد کا حاصل مجھے دریاں ہوگا



قصر فردوس کی خواہش کبھی ہوئی نہیں  
مراد فن جو ضیا کو پہ جانان ہو گا

احمد کا ادا و صف ضیا ہو نہیں سکتا	بند کے تو یہ کار خدا ہو نہیں سکتا
خیر باد نسیم کرم حضرت یزدان	غنیہ مری مقصود کا دا ہو نہیں سکتا
انکی در والا پہ خدایا مجھے پہنچا نہ	میرے سے تو کچھ غسیں دعا ہو نہیں سکتا
اوس گل کو سنا دینا پیام دل مضطر	کیا اتنا صبا تجھ سے بہلا ہو نہیں سکتا
ہر چند ہی جون مہر درخشان بد ضیا	اوس ماہ کی مثل کف پا ہو نہیں سکتا
خیر صیقل یا درخ نور میرے گل کا	آئینہ مکدر سے صفا ہو نہیں سکتا

ذات ادنیٰ ضیا ہی سبب سم سالت  
ہم شان محمد نجد اہو نہیں سکتا

تواری نے یارب مجھ کو اوس گل کا شاخون	جس نے ویرا شکو عالم کی گلستان کر دیا
عشق نے حسن ملیح سید ابرار کی	کس فریسیہ خرم دل کو بھر نکدان کر دیا
عالم دنیا میں پیدا اونکی عکس زلف نے	مشاک افروز کر دیا اور بستان کر دیا
سبکے اوصاف کریبان گلشن فردوس میں	چاک اپنا گل نے غیرت سی گریبان کر دیا
خالق صبح و سہا نے اونکی ہر لمعان کو	مہر تابان کر دیا ماہ درخشان کر دیا



کیا کف پای نبی کا ہی تصور کیا کہوں  
میری دلی آئین کو صاف حیران کر دیا

حسرت گفتار گو ہر بار نے مجھ کو ضیا  
ابن بیان کی طرح سے گو ہر نشان کر دیا

جس کو مذاق و صفِ نبی الورا ملا  
شیرِ نبی سخن کا آؤ سے ذالِیقہ ملا  
بحرِ سخن سے مجھ کو ہوئی منفعت کمال  
توصیفِ مصطفیٰ کا دُرِ بے بہا ملا  
بیجا ایسا گاہ یہ کو چہ دلدار تک سہیں  
کیا خوب ہو مجھ کو جذبہٴ دل رہنما ملا  
جالی رہی جو دل سے متاعِ غم فراق  
سمجھو نگاہیں جہی کہ مرادِ دعا ملا  
پیر و ہوا جو سنتِ خیرِ الانام کا  
سیدھا خدا کا اوسکی لئے راستہ ملا  
حسرت رہی نہ دل میں کسی بات کی بہری  
سب کچھ ہی جس کو درِ مصطفیٰ ملا  
سب کو نصیبِ صفِ حیاتِ نبی نہیں  
اگر خضر کو ملا تو بھی آبِ بقا ملا  
مولود یوں کی سُننے سے نغمہ سرانیاں  
واللہ لطفِ نغمہٴ داؤد کا ملا  
کس منہ سے شکر میں کروں اللہ کا ادا  
حسان مدحِ خوان سے مرادِ واسطہ ملا  
مبذولِ میری حال پر لطفِ لطیف ہی  
جو مجھ کو کسبِ محض کو پہرہ مرتبہ ملا

صدحے سے نعتِ پاک کی حق کے جناب سے

کہتے ہیں مغفرت کا ضیا کو صلا ملا

روح  
سانِ نقیض و زینتِ نبی  
معدنِ صفا کی انوارِ صفیہ  
کامی اور ادنیٰ بابِ کلام  
نابتِ انوارِ نبی مدحِ رسول  
نکتہٴ خیر و نور و غفران  
وصفِ نبی بہت اشعار  
اور



خواہان نہیں دل نافہ تاتار و خن کا دیکھے جو کہیں قامت موزوں پیر کیا ہو وہ بیان صفت خوئے محمد آفت ہی جسے حضرت سلطانِ رسل دیکھوں جو کہیں وادی قصاکِ عرب کو لعل جان بخش نبی دوسرے یادِ دُرِ دنا میں گہر ریز ہو چشم خون ریزی شاقِ دل انگار جو دم	دربند ہی اوس کا کل پہنچ شکن کا قمری کو نہ سودا ہو قدسِ رحمن کا قرآن میں بیان اونکی ہے اسلاقِ حق کا منظورِ نظر ہی وہ خداوندِ زمین کا معلوم نہ ہو درجہ دانی کے محن کا کیا منہ ہی کرے ہم ساری جو لعلِ یمن کا محتاج نہیں ہوں بن کبھی دُعا کا سینہ وہیں شوقِ ہوش فوقِ حرج کہن کا
--	--

صدف سے ضیاءِ مدحت سلطانِ رسل

ارمانِ برآوے دل پر درد و حزن کا

سنائی صفِ احمدین جو مطلعِ میر و یوان کا نہیں بڑا تھا سایہ انکی غنیمتِ جان کا جہن ہی گلِ حسنیتِ مدینہ گلستان کا مطیعِ خالقِ عالمِ مطاعِ جن و انسان ثنا ی زلف و قامت کا ملا ہی راستہ سیدھا	حقیقت کیا ہی سلمان کی ہوا دم بند سحر کا سبب اوس کا پہرہ روشن ہی کہ وہ تھا نورِ ایمان کا وہاں کے باغبانوں کو شرفِ حاصل ہی فشان کا بنی آدم کا مرسل ہمیشہ ہے بنی جان کا ہمیں شمعِ ہدایت ہی تصورِ رویِ رخشان کا
--	---



خیالِ خال نور افراے رویِ ماہِ کامل سے  
 کھیلے نونِ دقلم اور والضحیٰ الشمس کے مغے  
 بختی کا ذرا پر تو ہی اوس خوشخوئی کے  
 یہہ کی بحرِ کرم کے وصفیں اوسنی درفشانہ  
 قیامت میں عیشا او کی ہوگی اپنی بی بی پر

میری دلی سوزِ دین ہی عالمِ ہستی کا  
 رُخ روشن ہے جو حاصلِ سورتہایِ قرآن کا  
 جو چمکا آج شہرت پرستارِ ماہِ کنعان کا  
 حسد ہی ابر نیسان کو میری کلک درافشان کا  
 سبک ہو گا گر ان بد و مانِ حرم اور عصیان کا

ثنایِ لعلِ سکرِ ضیا صد فتنہ خوان پر  
 اگر ہوتا تو کر دیتا حاصلِ مینِ خدشان کا

نصو راتِ دن رہتا ہی ابروی محمد کا  
 نظارہ کیا کہوں کیسا ہی مشکوی محمد کا  
 دعایِ خیر سے گزرتی حقینِ دشمنوں کے بھی  
 تمنا میری برائی پس مردن بھی ہو جائے

ازل سے دل مرا مایل ہی ابروی محمد کا  
 بہارِ خلد سے جلوہ فزون کوئی محمد کا  
 خدا ہوں جانِ دل قائل ہوں میں جی محمد کا  
 گزریکبار مرقد پر سگ کوئی محمد کا

پریشانِ سناستانِ خلد میں ہوتا بجزرت  
 سرسود صفِ کرسن لی ضیا سوی محمد کا

واللہ نہیں روضہ رضوان کی تمنا  
 جو دل کہ ہو دہستہ کیسوی ہمیر

ہی محجک مد نیکی بیابان کی تمنا  
 کب ہو داکو سے سنبلیں سبجان کی







بحر سبع و د عای شرف و صلح  
استان بوسیل خوشنویس کیونکر اسکی  
حسن اسکا جو چمکتا تو ہوتا ہرگز  
ہی مری دلمن بندہ قاست موزون کا  
و عوی یکنای کا شایان ہی او عالم  
جانب یار ہو جب طاق پر وار مجھی  
تیری محبوب کی ای خالق جذب شاق

کو ندنا مار ہون چسپو کی در افشانی کا  
فخر جبریل کو بھی جسکی تھا در بانی کا  
گرم بازار کبھی بوسیف کنگسانی کا  
شیفتہ ہون نہ کبھی گسروانی کا  
کوی بھی شل نہیں اوششہ ثانی کا  
زور تو تھے یہ کہیں سسروانی کا  
خاک نعلین جو غارہ میرے پیشانی کا

وصف ممکن ہے ضیا اوسکا ہو ممکن کیونکر  
جو سزا داری واجب کے ثنا خوانی کا

ادا کیا وصف ہو خیر الورا کا  
و مان جلو فرائی اونھیں کے  
خدا کی سے کیا افضل خدا  
اونھیں سے ہی ظہور ارض و افلاک  
نصو ر وے روشن کا نہیں ہے  
نہیں نیکا اطاعت کا ولیکن

رسول دوسر الورا خدا کا  
شرف افزون ہو اعش عل کا  
نہیں ثانی رسول دوسرا کا  
اونھیں سے جلو ہی شاہ و لدا کا  
ولا نظر رہی شان خدا کا  
فقط تکبیر ہی شاہ القیا کا

اسے علامتے روایت ہی کر دینی منظور  
از اسبند کہین اور حدیث میں آیا  
بیکار کی جا ہی کہ واسطی کہ واسطی  
اب اس کے دس بار دینی کہ اور اس  
ی دولت کچھ ہیں کہ جو دین منظور  
یاد استغفار سے نام اسکا ظاہر ہی  
بیکار کی کہ بیکار شوق ہی ازب سے  
حار کی فساد کی جا اور ایسے ملک ان کو  
بیکار مناسب نہیں ہی اور وہ جو زمان  
جا دیا بل بیکار لا مقام کلم زبان سے  
باقون کجا کر نام میں جو کے اس سے  
یاد داد دینے نفع اور بے حدیثوں میں  
یاد دینے نفع کا بیکار ہی تو کہتے ہیں  
مہر شریف کا بیکار ہی انھیں  
یاد دینے کے ہی و اعظم انھیں  
یاد دینے کے ہی و اعظم انھیں



<p>گہر ریزی غیسان کی حقیقت رسالی کو ہی اوس زنجیر ورتک</p>	<p>ہی قطرہ اونکی دریای عطا کا توشل وصف گیسوی دوتا کا</p>
<p>خدا اونکا ہوا ہے خود ثنا خوان کہان پارا خلیا اونکی ثنا کا</p>	
<p>امید مری دل کی یہ برآی خدایا فرقت میں دل زار کو بطور قلق ہی اوس بارگہ اقدس لائین کی روز دید و دیوار کی ہی مجھ کو تمنا بہتری محب منزل مقصود کو پہنچی ہی غیبت گلزار بیابان مدین</p>	<p>اونکا در والا نظر آجای خدایا تسکین و تسلی یہ کہین پائی خدایا مذکور مرا کوئی تو پنجہ پای خدایا ارمان کہین دل کا نہجای خدایا میں ایک ہی بیگام رہا وای خدایا الطاف ترا مجھ کو بھی دکھلائی نہ</p>
<p>سو عید کی فرست ہو صبا کی تین کوئی گر کوئی محسد کی خبر لای خدایا</p>	
<p>اللہ ری جلو رخ زیبای مصطفی گلشن رضای خدایے کریم کا ہو سونگون کلاہ تجلی اتار کر</p>	<p>آئینہ صفای کف بای مصطفی آزاد سرو قامت بالای مصطفی دیکھی جو ہر جلو سیمای مصطفی</p>



عالم کا ایک پل من موعظ در داغ ہو	بہرے اگر وہ زلف الہی سہی مصطفیٰ
خوامان حب احمد مرسل نہ کیوں رہیں	الفیٰ ہی کبریا کی تو لای مصطفیٰ
اکثرت سی ہی نزول تجلی کر دگار	اوس دل میں ہی جو محو تجلی مصطفیٰ

واللہ کوئی چیز کی میں کیا ہوس کروں  
کافی ضیاء ہی مجھ کو تمنای مصطفیٰ

نور حق ہے رخ زیب او نکا	ہی فزون طور سے جلو او نکا
کون ہی جو نہیں شیدا او نکا	حسن یوسف ہی زلیخا او نکا
بعد خالق کے ہے رتبہ او نکا	کوئی ثانی نہیں حق او نکا
اونکی چشمن کی ہی شیدائز گس	داغ دل رکھتا ہے لالہ او نکا
سر و ازاو ہے قامت کا غلام	شبیہ ہی گل رعنا او نکا
اون کے گیسو سے خجل ہے سنبھل	عرق گل ہے پید او نکا
اون کی تصویر رہے آنکھوں میں	عشق ہو دل میں خدا یا او نکا
وہی عارف ہی خدا کا بیشک	جو ہے بندوں میں شناسا او نکا
ہمنے خورشید فلک کو دیکھا	اوس سے وہ چند ہے تلوا او نکا
ہو وہ دیدار سے یارب سیراب	کبھی تشنہ نہ ہو پیاسا او نکا



لوگ کہتے ہیں جسے خون خلیل کہندے یہ کوئی کلب اللہ سے ہم مریمون کی مڈاواہین وہ نیک یابد ہو سبھی دھونڈی ہم کنہگارونکی ای رب حرم دل کچا جاتا ہے از بس میرا	وہ حقیقت میں ہی ذلہ اونکا نقش پائے ید بیضا اونکا دور رکھتے ہیں مسیحا اونکا روز محشر میں سہارا اونکا حشر میں سر پہ ہو سایہ اونکا کیکشش رکھتا ہی روضہ اونکا
---	--

دین و دنیا میں گنہگاروں کو  
ای ضیاء ہے وسید اونکا

ہوا اوس سرور ملک کرم کا عطاس اس دل کو ہو درد محمد کا رسول دوسرا سردار عالم ہوا وراسم والا اوس کا بھوکو	مداوا اسم پر درد و الم کا ہو سودا سر کو اس والا ہم کا ہوا آگاہ و ستر حکم کا مدار اکمل ہوا اس دور دم کا
---	---

ضیاء ہر دم سر اسو حال ہر حال  
رسول کل دم روح اُمم کا

عشق دل کو اوس درجہ کرم کا ہوا	صورت قطرہ تھا یہ دل رشک دریا ہوا
-------------------------------	----------------------------------

ضیاء



شاہ دین اللہ کیا عاوشان ہی  
 صانع قدرت نے جب تصویر کھنچی آپکی  
 گرنہ وہ ہوئے تو کیا اندھیر ہوتا خلق میں  
 اوس گل خوبی کا آیا جب مدینہ میں  
 دیکھتے ہیں کیا نہیں معلوم باب نظر  
 کیا بیان ہو کشن شاداب کا اوس کے چہ نق  
 کیا نہیں دیکھا ہی اوس نے روش گلزار  
 انکی عکس قد سے کیا کیا ہو گیا میں کیا کہوں  
 وہ ہوئی کس طور سے ہر قدم کی مقبس

اونکی زیر پای اقدس عرش اعلیٰ ہو گیا  
 جہر نور عارض روشن کا خاکا ہو گیا  
 اونکی جلو سے دو عالم میں اوجالا ہو گیا  
 غیرت گلزار حبت و مان کا صحر ہو گیا  
 جو گیا اوس جاے پر محو تماشا ہو گیا  
 داغ دل ایک شک داغ لالہ ہو گیا  
 کس لئے بیل کو روی گل کا سودا ہو گیا  
 سر شاد و صنوبر اور طوبی ہو گیا  
 یک ذرا سا طور پر موسیٰ کو بلو ہو گیا

ای ضیاء ذکر رسول پاک ہوتی ہی فریب  
 دور سے دو جہان کی دل مارا ہو گیا

ذات نبیؐ میں کہوں صحیح صفا کا  
 کیا ذائقہ پسند ہو قند و نبات کا  
 موجود گر نکرتا اونھیں واجب الوجود  
 دی جان اپنی عشق حیات النبیؐ میں جو

یا ایہ کہوں میں اوسے حق کی ذات کا  
 مجھ کو مزہ ہی اوس لب شیرین کی بات کا  
 ہوتا یقین وجود عدم کائنات کا  
 پایا اسنے ذائقہ اپنے حیات کا



<p>وہ نور و رحمت فردوس میں نہیں رحمت پہ اونکی کیون نہ بخشش کا اتکا تو صیف لب ہی موجد آب بقا نہیں کعبہ کو پاک شرکت اصرام سے کیا</p>	<p>جلوں ہی جیسا مولد والا کی رات کا اونکی سوا نہیں کوئی شافع عصات کا حصہ ہو ہوئے خضر علیہ الصلوٰۃ کا نقشہ مٹایا آپ نے لات منات کا</p>
<p>کیونکر نہ مدح شافع محشر کیا کروں میر ضیا ہی ہے وسید نجات کا</p>	
<p>ہم کو ہے کافی وسید احمد مختار کا ایک عالم شیفہ ہے جلو خسار کا کیا جمال سید والا ہے امی صل علی خواہش ظل سما دل میں نہیں ہے زینہا وصف لعل روح پرور کیون ہو ورو زبا سیرت ہو جنہیں منظور اگر دیکھ لین ہجر سے بھڑکائی بے ذہب اب تو اب صل تلخ عیش زندگی جھکو ہوا ای شوق دید اونکی یار و نکی فضیلت کیا کہو نہیں آپ سے</p>	<p>حسرت جان ہے نام والا سبہا کا ہو گیا خلقت کو سودا زلف عنبر بار کا نیر تاباں ہے خاکہ روی پر انوار کا ہو میسر ہو سایہ آپ کے دیوار کا وہ مداد ہو گیا ہے اس دل بیمار کا دشت طیب ہے نمونہ خلد کے گلزار کا منفی ہووے شرار آتش بار کا کب تک تشنہ رہوں میں شربت دید کا بعد اونکی ہے یقین رتبہ رفیق غار کا</p>







عشق احمد سے ہی معمور جو سینہ اپنا	ہی خریداری بخشش کا خزینہ اپنا
ساحل وصل پہ جلدی سے خُدا یا بھیجی	بحر مجبور یمن دے نہ سفینہ اپنا
کیا فلتی ہے کہ یمن ہو تا ہی بڑا کر معلوم	ساہا سال سے فرقت کا مہینہ اپنا
لوئی غفلت یمن کس طور بھلا دکھتا ہی	نقش نام نہوی دل کا گنہ اپنا
روز و شب آنکھ پہ رہ بھی عا ہی بھلو	جلد بارب کہیں سکن ہو مدینہ اپنا
رات دن وصف نبی اور ہی در وصلو	کس لطافت سے بسر ہو تا ہی حسینا اپنا

ای ضیا ہو نیکی پے شبنم پر مہراج  
مجھ کو حضرت جو دیکھا دین کبھی زینہ اپنا

اللہ ری حسن اس کی رخ بر قتاب کا	ذرا ہی جس کے سامنے قرقر افتاب کا
پہ پہ بھی شرف ہی شافع روز حسنا کا	امت میں ہو نا عیسیٰ گردون جناب کا
بو ہی عرقین اوس تن گلگوئی اس قدر	خجالت سے آب آب ہو ا دل کلاب کا
خالق نے کی ہی خلقت کو نین کا سبب	کیا مرتبہ ہی ذات رسالت مآب کا
ہی اشتیاق صورت احمد کا قبر میں	بالکل نہیں ہے خوف لحد کے غراب کا
مر جاوین بحالفت احمد میں اس طرح	دریا میں ہی وجود عدم حوں جناب کا

آب بقالی چاہ نہ کوثر کی آرزو



دل میں ہی شوق میرے ضیا اور عجب کا

فی سحر عینای شد رشک وہ در  
در روز جزا میرے پاس نہ شفع  
مخلوق الہی را ہی فیض ترے در سے  
زلفون میں وہ رخ شب کو گو یا قمر بازغ  
واللہ لقد سلی قد اُحرق من سحرک  
یارب بالطاقت اونکی در والاپر

ای گوہرِ رحمت تو بر من نظر فرما  
کر وہ است خدا تجھ کو سر دار شفاعت کا  
میں مقصد دل اپنا پاشا، مٹی اُعطی  
ہی نوکِ پا کا بر تر زید بیضا  
از وصل تو کی باشد چون باغ تر و تاز  
وہ ماسعِ عالم ہی روزی برسنا مارا

دنِ ضیا ہر دم یدعو بحضور القلب  
عصیانِ من است کن عفو خدا و ندا

لکھنا ہی بیان قاصد سلطان اُمم کا  
وہ رشک وہ جنت فردوس میں لے  
پیدا بشعِ عالم کی سبب میں شہ والا  
دم بھر بھی خداوندِ جہان تیری نبی  
پر نور ہوا ہی یہ شہستان و د عالم  
ویرانہ دنیا جو ہوا ہے چمنستان

طوبے سے بھی رتبہ ہی فزون مبرک کا  
جلو ہی گلستانِ حدوت اور قدم کا  
ممنون جہن اونکی ہی اعطاف و کرم کا  
بے یاد نہ پھر تار ہے مسکا میرے دم کا  
نور نبوی پر وہ وحدت سے جو چمکا  
ہی فیض او سے غیرت گلشن کے قدم کا



یہ کہیہ دل دولت محبت ہو معمور

ارمان نہیں مجھ کو صدیا جاہ و شہم

پہلے حق نے کیا خلق نور آپکا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

آپ ہیں باعث خلق ہر دوسرا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

آپے رونق مانع ایجاد ہے اسے ماسی کی بنیاد ہی

آپ ہیں مظہر ذات جل و علا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

ہی نزاکت میں جو شاخ طوبی عیان اور خوش قد جو ہی ہر وہ چنان

ہوں خجل دیکھ لیون جو قد آپ کا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

یہ جو کہتا ہے عاشق زلف یقین ہو برابر بھی کچھ اسمین فرق نہیں

کہان نشک خن کہان زلف دوتا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

شکل ہر درختا کی یہاں نہیں کوی صورت بھی لین سمانی نہیں

جو کف یا تصور میں ہی آپ کا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

مرحبا کیا مبارک ہی نام آپکا جو شہا ہی بڑتا ہی صل علی

یعنی شمس الضحیٰ اور بدر الدجی یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

ایک دم کی جدائی گوارا نہیں کیا کریں یا بنی ہکو چار نہیں



بھر مدینے میں چھاؤں ہو خدا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

حال دل اپنا ہم کس سے کہنے رہیں تا کی صدمی فرقت کے سہتے ہیں

لطف ہوتا کہ فرقت سے ہم ہوں رہا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

شب سیری میں سب آپ کی انبیا وہ سعادت مجھ کے لئے اقتدا ہے

مفتدی وہ تھی اور آب بھی مقتدا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

دین دنیا میں ہی یہی مقصد مجھے بس کی طور کی مراد ملی ہے

دیکھ لوں آگے میں روضہ با صفا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

آپ کی شان و شوکت ہی سب عیاں کیا کروں اس عہد کا بھلا نہیں

زیر پا آپ کی ہو عرشِ علا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

قیدی کیسوی شکر سبیل ہو نہیں بلبل عارضِ غیرت گلِ شوکت

دل مرا فہری قد بالا ہوا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

لعل لب کے تصور کی تاثیر سے وصفِ دندانِ روشن کی توجہ ہے

دل مرا معدنِ در و مرجان ہوا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ

یا بنی منزلِ قبر تارکب ہی جز نگینِ دمان کون نزدیک ہے

مجھ کو دکھلائی دمانِ رخ پر ضیا یا بنی مصطفیٰ یا بنی مصطفیٰ



دہن ہے نور سے اونکا لبالب  
اگر عارض ہے گل اور شاہ دین کا  
زالال لب ملی جس کو نبی کا  
بہت آسان ہو کی مشکل حشر

گہر و ندان میں لب لبالب  
نزاکت میں بھی ہے گل سے سوا لب  
ہیکاعہ سر بھرو جاٹا لب  
شفا عت کے لئے و گر ہا لب

نہیں غم او سکودر و معصیت سے  
مسیحای ضیا ہی آپکا لب

زمین عرش برین ہے اچلی شب  
سعادت خاتم دوران میں کیا کیا  
جناب سرور عالم و مان سے  
ہوئی اوس گل سے ہر جانب شگفتہ  
اگر چہ پای ہے رتبہ شب قدر  
ہو اوس سرور میلا و بنی سے

فلک زیر زمین ہے اچلی شب  
ہوئی نقشش نکین ہے اچلی شب  
بہان مسند نشین ہے اچلی شب  
بہار باسمین ہے اچلی شب  
سوا اوس سے کہین ہے اچلی شب  
دل اندون کین ہے اچلی شب

ضیا اب تم دعا مانگو خدا سے  
بہت رحمت قرین ہے اچلی شب

جس کے پر تو کا ہی ذرا افتاب

ہی محمد کا و روئے برق تاب



کرا و نہیں کہتا نہیں تو لا جواب  
 جلو سیماسے نور ماہتاب  
 سخوت کا کل ہے رشک مشکاب  
 گل خجل ہے عارض رنگ سے  
 اونکی زلفون کا نہ سووائے ہوا  
 ذات والاے مقدس اونکی ہی  
 ساقی تھمیر تو مجھ کو بھی اب  
 اونکی زوارون کی صورت دیکھ کر  
 منبع فیض خداوند جہان  
 شان ہے اونکی عیان لولاک سے  
 اونکی اُمت میں تھی ہونی کی مدام  
 تھا معطر چار سو وقت خرام  
 دو جہن ابیہوش ہو جانا کبھی  
 اونکی فرقت میں نہیں دل کو قرار  
 اونکی صدقے سے خداوند کریم

اونکا ای ملحد کہیں تو لا جواب  
 پر تو دندان سے ہی مونی کی آیل  
 ہی پسینہ غیرت روح گلاب  
 جای شبنم و سن ہی خجلت کا آب  
 اس لئے سنبل کو ہے یہ پیچ تاب  
 دفتر عالم میں فر د لا جواب  
 اونکی الفت کا پلا جام شراب  
 دل مرا ہوتا ہے حسرت سے کباب  
 ہیں وہ عالم اونکی در فیضیا  
 رحمت للعالمین اونکا خطاب  
 آرزوئی عین سی گردون جناب  
 سایہ اونکی سر پہ کرتا تھاب  
 دورا اونکی رخ سے قدرت کا نقاب  
 دیکھنے کرتا ہے کیا یہ اضطراب  
 کر دے اس ناکام کو بھی کامیاب



جاہتا ہی ارشفا عت ای صیبا  
کرتو مدح شافع روز حساب

ہو کیون نہ ذات احمد نخت ار لا جواب	او کی سواہین کو لی زہب ار لا جواب
فرد فرید وہ ہیں تو ہے بعد اون کی بھی	اک اک رفیق اون کا اک اک یار لا جواب
کہتے ہیں سب ملیخ زمانہ کہ لا کلام	ہی ہر کلام سید ابرار لا جواب
کچھ قدر مجھ کو ابر کسے بار کی نہیں	جھڑتے ہیں چشم در شہور لا جواب

شکر خدا کر دن میں صیبا کس زبان سے  
ہوئے ہیں نعت میں میرا شاعر لا جواب

نہیں بھاتی ہی مجھے سیر کسنان برب	جلد دکھادو مجھے کو جہ جانان برب
ہو دے مسکن جو مر کو جہ جانان برب	پہر نہ چاہو نہیں کبھی روضہ رضوان برب
ہی قدر در عالم کا تصور دل میں	مجھ کو خوش آنای کب سر چو بان برب
رواقدس کا بندہ ہی جو خیال آٹھ پہر	طرفہ نظر دن میں کھلا ہی چمنستان برب
زلف پیچان پمیر کا ہی مائل دل زار	کس کو ہو دے ہوس سنبلی بچان برب
سو بہا چمنستان ارم ہی صد فی	تختہ نور جبین سے ہی نمایان برب
عالم ابرو سے خمدار ہے کیا صل علی	اور خدا حشمت ہی ز کس حیرن برب



گل غار سے خجل ہے کل فردوس	کوئی شبیہ نہیں زلف کے شایان بکرب
لب و دندان نبی کا میں کہوں کیا عالم	لعل ہے ایک تو ایک گوہر غلطان یازلم

چاہ میں غم کی ہے غرقاب ضیا کا دلزار  
نہیں جہان کا ہی جو وہ چاہ زرخندان یارب

ورد نام مصطفیٰ ہی روز و شب	شغل کیا وصل علی ہی روز و شب
جو ثنا خوان شہ لولاک ہے	اوس بچہ تحسین خدا ہی روز و شب
مجھ کو پہنچا دی وہاں تجھ سے بھی	میرا یارب مدعا ہے روز و شب
فرقت و لبر نہایت شاق ہے	دل جو مصروف بکا ہی روز و شب
غم نہیں مطلق مجھے داریں گا	اک فقط دور واپکا ہی روز و شب
دل ہو ہے روکش شمس و قمر	او کا جو محو لقا ہے روز و شب

بشم رحمت ہو ضیا بر بھی ضرور  
اپکا مدحت سرا ہے روز و شب

میرا برائے مدعا یارب	مجھ کو ملجا ہیں مصطفیٰ یارب
نہیں کچھ مال کہیں یارب	اونکی ملجا ہے خاک پا یارب
اونکی دیدار پاک کا مشتاق	مجھ کو دنیا سے مت اونھا یارب



رات دن ہو و خاک اوس دے کے	میرے انکھو کا نو تیا یارب
ہو سکا اب تک نمیری سے	ق ایک بھی کام کا سکا یارب
بخشدی مجھ کو اونکی حد سے	ہی ہی میرے التجا یارب
مجھ کو کیا خوف تو ہی بخشش کو	اور شفاعت کو مصطفیٰ یارب
اوس سچا تک ہمیں پہنچا	در و فرقت سے دی شفا یارب

تیری دلبر کے وصف کا تجھ سے  
چاہتا ہے ضیا صلا یارب

سلام ای شہ عالی درجات	سلام ای شہ فرخند صفات
ہست اباد جہان از ذات	ذات تو موجب خیر و برکات
باشد ای ختم رسل خیر انام	از خدا بر تو درود و صلوات
بروم شاد ازین دار فنا	روے نور بنما در سکرات
عزتمناے در اقدس تو	خواہشیم نیت بسیر خیات
عزیم پرواز مودم لکن	زور پے بال و پر می شہید بہات

عرض دیدار در پاک ضیا  
کن بدر گاہ محیب الدعوات

و فی اللہ التمام



عمید العظمیٰ محمد کی ذات  
خداوند عالم تری ذات سے  
بتائیں ہمیں راہ ایمان کی  
گناہوں کی امراض کے واسطے  
جو کچھ وصف سوچیں ہیں اوس سے کہیں  
جو ہو جس طرح ویسا آیا نظر

شفیع الوریسے محمد کی ذات  
بہلا کب جدا ہے محمد کی ذات  
نبی الہی محمد کی ذات  
دوا ہی شفا ہے محمد کی ذات  
سوا ہی سوا ہے محمد کی ذات  
عجب آئینہ ہے محمد کی ذات

کروں وصف کس عضو کا اونکی میں  
سراپا ضیاء محمد کی ذات

ہی تصویر میں جو ششہ والا دن رات  
دیہا نہیں ہے جو رخ و زلف چلیا دن رات  
نہیں ممکن جو رہوں باد سے اونکی غافل  
رات دن وصف رخ و زلف میں جو رہتا ہوں  
تا دم سمر رہوں مدح سرا احمد  
گر ہمارا ہو گزر وہاں تو رہی غم و شرف  
اصطربالی ہی کسی طرح اُسے چین نہیں

قدرت حق کا نظر میں تماشا دن رات  
لطف بھی ہوتا ہی حاصل مجھے کیا کیا دن رات  
نام والا کا ہوا مجھ کو و طیفہ دن رات  
ایکساں مجھ کو ہی اب لطف نظارہ دن رات  
یا خدا تجھے مری ہی بہہ تمنا دن رات  
جس کا روح امین تھا گذار دن رات  
دل تڑپتا ہی جدائی سے ہمارا دن رات



<p>ای جو فکر صفت سید والا دن رات</p>	<p>الکبیری نے فریسے اوقات گذرتے ہی</p>
	<p>کوچہ احمد خستار میں جانا یکبار یہی رہتا ہی صبا اپنا ارادہ دن رات</p>
<p>جوشن ہی یم انوار خدا جلی رات مرحبا شان ہی کیا صلے اعلیٰ رات بوی فردوس سے نگہ سے سو اعلیٰ رات نزدت خلد برین پانی کیلئے اعلیٰ رات پانی ہی طرہ حور الی صفا اعلیٰ رات دیدہ انجہ افلاک ہی وا اعلیٰ رات عرش سے فرش نلک دھوم بہا اعلیٰ رات رستہ بند شیا طین کا ہوا اعلیٰ رات</p>	<p>جلو کر نور سے ہی ہر صفا اعلیٰ رات سطح افلاک سے تابان ہی کہیں رو نگہت نافہ تاتار و خن سے صد جو طرے ہی نمایاں چمن بستانی بہار کیا سیاہی سفیدی سحر جس سے نجل نرم سیلا دھیمے کے نظار کی لئے مولد صاحب لولاک کی فرحت ہی ظلمت کو فرہونی دور جہان سے یکسر</p>
	<p>لاکھ دن عید کی اس پر صدق کیجے فرحت انگیز ہے اس طرح صبا اعلیٰ رات</p>
<p>قد ابکا ہی سر و خیابان نبوت اور نور جبین شمسہ ابوان نبوت</p>	<p>سے روی منور چمنستان نبوت وہ زلف نہیں بہا سد عرش خدا ہے</p>



کہتا ہی ہر اک بروی رشک مرہ نو کو  
 حاصل نکتہ پاک سے ہی عمر کی عطا  
 بہتیرے بنی اپنے اول ہو کا کن  
 ہمیں سارے نیسے جرخ نبوت کے کو اک  
 اوس دم ہوئی افلاک پہ تو قیر زمین کو  
 زمینت دہ کوئیں ہوئی اپنی جب ذات  
 معدوم ہو مظلوم کفر زمین سے  
 صدیق و عجم جامع قرآن اسد اللہ  
 باعث ہیں یہی رونق دین نبوی کے  
 رکھ میرے گناہوں کی ندامت سے مجھے

ابر وہنیں سے مطلع دیوان نبوت  
 و چشم ہی سر چشمہ فیضان نبوت  
 واللہ بڑی ایسے ہے شان نبوت  
 ذات اپنی ہے ماہ در شان نبوت  
 پیدا ہوئی جسوقت کہ سلطان نبوت  
 کیونکر نہ مریں ہو بھلا شان نبوت  
 پیدا ہوئی جب نیر تابان نبوت  
 ہر ایک میں شگفتہ گلستان نبوت  
 کہتے ہیں انھیں چار کوار کان نبوت  
 یارب لطیف شہ ذی شان نبوت

کیا در ہے ضمیر از لہ حشر سے ہکو  
 وہاں اپنی شفاعت کو ہیں سلطان نبوت

آتا ہی نظر روز شب تار کی صورت  
 کل کہٹکے ہیں آنکھوں میں میری خار کی صورت  
 کیا ہوئی ہے دیکھیں دل بیمار کی صورت

دیکھی جو نہیں حمد مختار کی صورت  
 دلین جو ہے گلزار مدینہ کے تمنا  
 رہتا ہے اوسے سے زکس شہلا کا تصور



<p>آئی ہے نظر نظرون میں ارباب نظر کی          کیا حسن ہی اوس مرے کف کا مقابل          اوس بروی خوش خیم کی تعریف سے</p>	<p>آئینہ حق سید ارباب کی صورت          کچھ مال نہیں ہر پرانوار کی صورت          کہہ کہہ کے ہوا بروی خمدار کی صورت</p>
	<p>اتنا ہے مجھے دیہان جو تصور نبی کا          ہوتا ہوں ضیا صورت دیوار کی صورت</p>
<p>روشن ہی جہان نبی کے باعث          آدم کی خطا کو حق نے بخشا          آتش سے خلیل کبریا نے          یوسف نے مرصیوں سے باہر لی          یونس کو ہوا تھا البطن ما ہی          امت کے لئے کبھی نہیں ہے          ہی عاصیوں کا بروز محشر          مجرم حبت میں جائے صف</p>	<p>ہی کون مکان نبی کے باعث          اور نوح کی جان نبی کے باعث          پائی ہی امان نبی کے باعث          یہ شولت و شان نبی کے باعث          مانند مکان نبی کے باعث          کچھ خوف و زبان نبی کے باعث          خالق خواہان نبی کے باعث          شادان شادان نبی کے باعث</p>
	<p>پیدا عالم میں ای ضیا ہی          اللہ کا نشان نبی کے باعث</p>



بے نعت مصطفیٰ ہی زبان پر سخن عیث  
 گر ہو سکے تو وادی بطحا کے سیر کر  
 اوصاف مصطفائی میں طب اللسان ہوں  
 فرقت میں یا الہی نبی کے ہو کہیں  
 کراڑی کھیت گیسو دل حزن  
 گیسو رخ و جبین جو شبہ نہ ہو تو ہی

بے روح طرح سے کہ ہوتا ہی تن عیث  
 امی عند لب تھکوی فکر چمن عیث  
 ہو و کیمیر خلق زبان و دہن عیث  
 جو جو کہ چھ پہ گزاری رنج و سخن عیث  
 ہی جستجوی نافہ مشک خن عیث  
 گلشن میں سنبل اور گل و یا سخن عیث

ہر عشق ذات پاک محمد کا امی ضیا  
 صد شکر در نعم نہ بود حامن عیث

ہی درد مصطفیٰ دل بیمار کا علاج  
 ہوتی کھتی خاک شفا در دور رخ سے  
 باقی رہی نہ دل میں کہیں حسرت وصال  
 دل جسکے آنش گل عارض سے ہی باب

مزدہ ہو درد کو کہ یہ پایا خوشا علاج  
 اوسکی زہی نصیب کہ اچھا ملا علاج  
 فرقت سے یا نبی مرا بس ہو چکا علاج  
 میرا کریگا وہ بت گلگون فبا علاج

ماری ہو مدنیکی بسیرے ضیا  
 ہو و یگا میرا حضرت عیسیٰ کے کیا علاج

حشیں مبلاد مصطفیٰ ہی آج

جوش بر رحمت خدایے آج



قصر عالم ہوا ہے نورانی	جلوں گے نور کعبہ ربانی ہے آج
آسمان پر اونھیں کے قدموں سے	شرف ارض بر ملا ہے آج
آسمان کیا ہے عرش اعلیٰ سے	رتبہ فرشتہ بڑھ گیا ہے آج
رخ روشن نے دور دنیا سے	طلعت کفر کو کیا ہے آج
کیا معطر مشام عالم ہے	عقدہ زلف کسکاوا ہے آج
وہ شہنشاہ ملک محبوبی	مسند ادا یہاں ہوا ہے آج
مورد عرشیاں مہر زمین	مولد شاہ ابنیا ہے آج
چاہے جو دل خدا سے وہ چاہو	وقت کیا خوب ای صبا آج

بزم میلاد کے لہذا سے

اپنا مقبول مدعا ہے آج

محبوب الہی جو سد ہار شب معراج	تھے حور و ملک محو نظار شب معراج
تھے جلو اقدام مبارک سے منور	گردون پہر اک چشم ستار شب معراج
گلگشت جناب شہ ابرار کی خاطر	فردوس کو رضوان سنوار شب معراج
قامربے رسائی سے جہاں شہرک	اوس جایہ ہوا او کجا گزار شب معراج
طاعت تو ہو کم اور ثواب اسکا زیادہ	واللہ بہ حصہ تھا ہمارا شب معراج



کیا شان سے محبوب خدا تاجی دیکھو

محو رخ محبوب خداوند جہان تھا  
کس لطف سے یک پلین مقام قدلی

تھا جو مرض معصیت امت مجرم

وہ خالق کونین سے یہ رحمت دین

سردہ سے راجب شرف موسیٰ علی

اللہ کے جلال چڑھا عرش برین

تھا آشنا وہ قلم عرفان کا دیکھا

تھا چرخ پر سمت پکار شب معراج

لوح و قلم اک ایک ستار شب معراج

مسکن ہوا یا شاہ تمھارا شب معراج

حاصل ہوا اوس درد کا چار شب معراج

بکڑا ہوا ہر کام سد ہا شب معراج

بس رہ گیا جبریل کا یا ر شب معراج

نعین کو اوس نے نہ اوتا ر شب معراج

دریا سے تقرب کا کنار شب معراج

ما ذاع کہا اوس کی ضیا شائین حق

اس طرح تھا و محو نظر شب معراج

مخل مولد سلطان دو عالم آج

کچھ فقط بزم کی حضار ہنن بزم

کیا فقط عالم دنیا سے ہوا دوری

آسمان پر یہ خوشی ہو و بہلا کیونکر کم

و یہی تذکرہ ہوتا ہے و ما جو ہام

عالم عالم جو ہے اس بزم من خرم آج

دو رب عالم دنیا سے ہوا غم آج

آسمان پر بھی خوشی یہاں نہ کچھ کم آج

عرش والوں میں بھی یہ تذکرہ ہام آج

مہربان بندوں یہ کیا خالق ارحم آج



یعنی بس نور کو اپنے وہ خدای جسم | اگر دیا شمع بستان دو عالم آج

ای ضیا نورستان میں جو نور عالم  
جلو کر غیب کی نور مجسم آج

صحن و میراث گہستہ چمنستان آج  
شوقمیں کون سے خوش قد کے بہن معلوم  
کسے گدیوے پر شاہکا ہوا دیوانہ  
شوق دیدار میں کس رشک وہ گلشن کے  
کسے رخسار کا مشتاق گل رعنا ہی  
کوئی سے غیرت گلشن کی ہی آمد آمد  
دوش پر لیکے صبا اپنے سر انجام بہار  
وہ گل سہر سب گلشن فردوس میں  
یعنی میلاد جناب شہ لولاک لاکہ

کونسا جلو فرا بہان گل خندان آج  
سر جھکائے جو کھڑا سرو خیابان آج  
اس پریشانی میں جو بیل بچان آج  
تکٹکے باندھی ہو مڑ کس حیران آج  
غنجہ کس تنگ دین کا پتہ تاجوان آج  
شادمان نغمہ زنان طبل نالان آج  
کرتے کس خوبے سے ایش لستان آج  
گلستان ہو جلو کنان یہاں آج  
میر جرجن ملک سید انسان آج

اس لئے وادی ویرانہ دنیا بخدا د

ای ضیا رشک دروختہ رضوان آج

والفحی ہے بخدا و براتوار کے شرح | اور وہ لہلہ ہے گیسو اگر بار کے شرح



اور الشمس لکھے تفسیر ہے پیشانی کے  
دیکھئے صاوسے ظاہر صفت لکھوئی  
صاف لولو سے ہویدہ کٹناے وند  
وَرَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہی بیان او صا  
رحمت و فضل و کرم کی ہے بہرہ تصدیق  
ہجر من احمد مرسل کے نہیں ہے یہ شفق

اور آبد ہے وہی ابروے خمدار کی شرح  
اور ماذاغ بھی حش جیادار کی شرح  
اور مر جان کلب لعل شکر خوار کی شرح  
اور ہی خلق عظیم کی اطوار کی شرح  
ہی جنہ غضب احمد مختار کی شرح  
اسمان پر ہے مری دیدہ خونبار کی شرح

محو نظارہ ہون کیا مجھ سے فہم ہو و خدیا  
خوبی حسن جناب شہ ابرار کی شرح

عسی کہان ہے احمد مختار کی طرح  
بالا کہان سے سر و قد یار کی طرح  
مرفد من داغ الفت شمس الضحی دام  
بس انتظار ہی شب و صلت من دیکھئے  
آزاد لون کشمکش دو جہان سے ہی  
ہی ارسیم اور اوسیم زمین آسمان کا فرق  
فرق تین اشک آب در آبدار ہے

کس جا سر یض ہے دل سبار کی طرح  
قمری کہان سے عاشق غنچوار کی طرح  
روشن سگامہر پرانوار کی طرح  
انجس کہان ہے دیدہ بیدار کی طرح  
گیسوی غنچہ بن کی گرفتار کی طرح  
کس ہے ہلال ابروے خمدار کی طرح  
نیمان نہیں ہے چشم گہر بار کی طرح



پیدا ہوا ہے آج تک اور نہ ہو گا	خلق خدا میں سید ابرار کی طرح
داغوں سے حسرت چہستان کے	سینہ ہوا ہے تختہ گزار کی طرح
وہ دن ہو کون سا کہ مدینہ دشت میں	پکڑاؤں سر سے گردش پر کار کی طرح
دلہین ہوا جو شوق مدینہ کے سیر کا	گلشن میں گل کھٹکنے کے خار کی طرح
ہوتی نہیں ہے لغت رسالت آپ کے	تجسس تو اور صاحب گفت کی طرح

کنتی لگا تو زمرہ مداح میں ضیا  
یوسف کے یک غریب خیر ابرار کی طرح

واہ کیا جلو کنان ہے شب میلاد کی صبح	کیسی خوبی سے عیدان شب میلاد کی صبح
ہی صفا اوسکی رُخ عرش برین کا غارہ	نور سیمایا جہان ہے شب میلاد کی صبح
مطلع نور سعادت اوسے کہنا ہی بجا	رونقِ رُوسے جہان ہے شب میلاد کی صبح
غیرت طرہ حور ہے سیاہی شب کی	رُشک رخسار بتان ہے شب میلاد کی صبح
ہو کئی دور سیہ بخشی عالم اوس سے	کس قدر نور شان ہے شب میلاد کی صبح
صبحِ حُب ہی صباحت پہ تصدق اوس کی	ذات انوار کی جان ہے شب میلاد کی صبح

صبحِ امتداد کوئی مجھ سے اگر پوچھے ضیا  
تو میں بتاؤں کہ جان ہے شب میلاد کی صبح



بہار گلستان محمد کا رخ  
صحابے ہواں صحابے ہوا  
کہان لائین یہ تاب شمس قمر  
کٹے شام فرقت اگر دیکھ لون  
حقیقت کو پائین گی جب دیکھ لیں  
جبین اور عارضین رشک قمر  
دم جان کنی مری ای کرو گا  
ولا پایا ہے شعلہ طور سے

مراوین وایمان محمد کا رخ  
جو دیکھ مسلمان محمد کا رخ  
کہین ہے درخشان محمد کا رخ  
جو ہے صبح خندان محمد کا رخ  
اگر ماہ کنعان محمد کا رخ  
زہی شرفستان محمد کا رخ  
کرے مشکل آسان محمد کا رخ  
فروغ فراوان محمد کا رخ

نہیں صبر جہت برضیا

ہی ہر سونا پان محمد کا رخ

نہیں ہو جو میری چشم تر رخ  
رو لایا روے رنگین ہر  
ہاگ خون رو تھے ہجر بنی میں  
یہ میری اشک پر خون کی مفاہیل  
خدا یا سرخ رو رہا کہ اونکی نر ویکٹ

جھڑے اشکو کی جالخت جلر رخ  
سر شک خون مجھ کو غم ہر رخ  
الچی تک آسمان پر ہے اثر رخ  
کہان یا قوت اور عل تر رخ  
رخ خورشید با جون ہر سر رخ



مجھے یاد آئی اوس غنچہ دہن کی      جہن من عارض گل دیکھ کر سُرخ

ملیگا و اصف لعل نبی کو

ضیا یاقوت کا جنت من گہر سُرخ

<p>رہ اسلام رفتار محمد نمون قصہ عالم را منور دل عشاق را کرم گرفتار نخواہم گلشن فردوس برگز معاذ اللہ کا فرشتہ قطعاً دلہ شد رکش مهر درخشان</p>	<p>کلام اللہ گفتار محمد فروغ شمع انوار محمد کمت زلف خمدار محمد کہ رشک خلد گلزار محمد نمون ہر کہ انکار محمد ز شوق و صف انوار محمد</p>
--	--

مسلمان گشت در عالم نموده  
ضیا ہر کس کہ اقرار محمد

<p>الہی دل ہے بیمار محمد مجھے حاصل ہو سیر طور یارب بہلا کب دو سر سے ہو وی مطلب ہو ہی جلو عالم او سے سے</p>	<p>اُسے ہو جاے دیدار محمد رہے دل مجھ دیدار محمد او سے جو ہے طلبگار محمد وہ ہی روئے طرہ دار محمد</p>
--	---

بہلا کب دو سر سے ہو وی مطلب

کشتہ انقطاع



سوائے عالم اسرار عالم  
ملی عطسہ و اگر کی جاے یارب  
دو عالم کو کر یگا کیا و لیکر  
ورائے وصل کیا ہو و اچھا

کھلا ہے کس پر اسرار محمد  
مجھے مومے اگر بار محمد  
جسے حاصل ہو و یدار محمد  
مسیحا سے بھی بہار محمد

کرین سب کا ادب سلام ہی یہ  
ضیاء جو جوین ولد ار محمد

یار بھون دل جان سے قربان محمد  
وابستہ دل زار ہوار و زازل سے  
افلاک کی نسبت نہیں کچھ عرش کی  
زہار نہو نعمت دارین کی خواہش  
یہ رہے از باب بعیرت یہ ہوید  
انسان سے کب وصف او انکی ہو لائق  
یہ تجھ سے تمنا ہے کہ رکھ اپنی کرم  
طوبی جسے کہتے ہیں یہ اوسلی حقیقت  
نہیسا کی طرح چشم سے ہوتا ہوں گم

بنمائے مرار وے درخشان محمد  
درسد کا کل بیچان محمد  
بالاست از ان رفعت ابوان محمد  
گز دل میت شود از خوان محمد  
شد مظہر شان حدی شان محمد  
توصیف الہی شد شایان محمد  
یارب نو مرا تابع فرمان محمد  
ان عکس سہی ہر و خیابان محمد  
از درد و فراق دردندان محمد



<p>کھلتا ہے مرا غنچہ بزمِ مودہ خاطر خوشید قیامت سے نہیں جو کسے سر بچنے کے لئے التمش سوزان سفر سے</p>	<p>آید چو خیال لبِ خندانِ محمد در روز جزا سایہ دامنِ محمد کافیت مرا الفتِ یارانِ محمد</p>
	<p>اللہ سے ہر دم بہ ضیا کی ہی تمنا از دل نرو و خواہش دامنِ محمد</p>
<p>ای صلی علیٰ حسنِ خدا سازِ محمد طاقتِ زہی شہرِ چہرِ بل میں شا آواز تری جان کی یہ گوشِ الہی آشفۃ جہانِ حسنِ ادا کا ہو عجب کیا کس طرح سے وا او کی حقیقت کا ہو عقدہ</p>	<p>عاشق ہے خدا دیکھی اعجازِ محمد دیکھا جو نور پر پروازِ محمد مشتاق شنیدن رہی آوازِ محمد اللہ کو پسند آیا ہے اندازِ محمد ضر حق کے نہیں کوئی بھی عمر از محمد</p>
	<p>جو چاہیں گے وہ ہو گا قیامت میں یقیناً اللہ کو بھاتا ہے ضیا نازِ محمد</p>
<p>مکمل نہیں تو صیف سزاوارِ محمد ہے خالق کو نہیں سریدارِ محمد گڑا جای خجالت سے ہیں قیامتِ طوبی</p>	<p>ہی مظہرِ حقِ روئے پر الوارِ محمد کس آوج پہ ہے گرمی بازارِ محمد کردیکھ لے سر و قد و لہارِ محمد</p>



<p>آشفته ہوں سودا ہو غمراں ختن کو  کر زلف کے سود میں پریشان مجھے یاز  کیا شان ہے محراب حرم جسکے ہی مجھ کو  ازاد غم درد سے ہوں دلوں شفا ہو  واللہ بہت ذائقہ بخش دل و جان سے  دارو سے علاج دل بیمار نہ ہو گا  خورشید جہاں تاب ہوا ماہ درخت شان  وہ سرمہ چشم ملک و جن و بشر ہے  ہو کنج لحد رشک وہ کلشن فردوس</p>	<p>دیکھیں وہ اگر زلف الہا محمد  بطح سے ہی ترہ طرار محمد  ای صلی علی ابرو سے خمدار محمد  دیکھیں جو کہیں زک سیمار محمد  شوق صفت لعل شکر خوار محمد  ہی اسکا مداوا مجھے دیدار محمد  ہیں مقتبس شغفہ الوار محمد  اللہ ری خاک درد و بوار محمد  آجای جو تصویر ہر مدار محمد</p>
---	--

مجھ سے غنی کون ضیا و نو حمان میں  
ہات الی اگر دولت دیدار محمد

<p>یار ہو مرے دل میں تولای محمد  کر مجھ کو فدائے رخ زیبای محمد  شیدائے خواب ہے جو ہی شیدی محمد  واللہ نہیں بغمت زارین کی خواہش</p>	<p>اور سر میں ہمیشہ رہی سوداے محمد  اور شیفہ زلف چلیاے محمد  جو یاے خواب ہے جو ہی جو یا محمد  ہے مجھ کو فقط ایک تمنا محمد</p>
--	---



نسبت نہیں کچھ سر و خیابانِ جهان کو آئینہ حق بین رخ روشن ہے مقدر کب ہو نظر آئین می دید خدا سے دیکھی سے ہو معلوم نہیں کہنے سے حاصل بزرگد بیضا سے ہی عاشق کی نظریں ہمسر ہو اگر عرش معلای سے عجب کیا زہار نہو طائر مقصود کا پروا ای خالق کو نہیں بہ امید ہے تجھ سے	ای صل علی قامتِ بالائی محمد عبسی کے میحائین وہ لبہا محمد محمورین جو زکس شہلا محمد ہی نور کا یم عارض حمرا محمد انوار تجلای سراپا کے محمد ہے شانِ خدا قطر معلای محمد جب تک نہو جس دین پرور محمد ہو وے جو ثنا ہو ثنا کے محمد
---	--

دو چیزیں میری سیر میں ضیا اور نہیں کچھ  
توحید خدا اور تو لائے محمد

کیا رکھتے ہے انوار و تجلا شب میلاد افلاک پہ ہی فخر زمین کا شب میلاد پائی ہے وہ عز و شرف منزلت و قدر کیا چار و طرف نور کے غنچہ بن چمکتے جو نور تھا مخلوق بی خلقت عالم	دکھلاتی ہے کیا تہ اعلیٰ شب میلاد ہیں حور و ملک محو تماشا شب میلاد کیست شب قدر کا رتبہ شب میلاد ہی گلش رضوان سے شکفتہ شب میلاد دکھلاتی ہی اوس نور کا جلّ شب میلاد
--	--



مشتاق طرف سطح زمین شوق میں اون کے	تھا اختر افلاک کا دیدہ شب میلاد
خدمت کے لئے آمنہ بی بی کی خدانے	حور و ن کو بھی تھا خلد بھیجا شب میلاد
کیونکر نہو نجت شب تاریک منور	پیدا ہوا خورشید سا مگر شب میلاد
باعز و شرف آمنہ خاتون کی مکان میں	آئین بخدا تسیہ سارا شب میلاد
سونیکا طبق ہاتھیں اور عطر ہشتی	لی آئین و ہین ہاجرہ حوا شب میلاد
مندیل برا تسیہ لے آئین مقرر	سارا تھی لئے توئی لوٹا شب میلاد
تھا چشمہ کوثر سے بھرا ہاتھیں لوٹا	اس پانی سے حضرت کو نہلایا شب میلاد
پونچان بر نور کو مندیل سے اوس نے	اور عطر ہشتی کو لگایا شب میلاد
اون چاروں نے حضرت کو بعد عزت و توقیر	بھر آمنہ کے گود میں رکھا شب میلاد
پیدا ہوا محبوب خداوند لغالے	کیونکر نہو محبوب سرا یا شب میلاد

پہرے وہی صاحب میلاد کا صدقہ  
رکھتے جو ضیاء شرف ایسا شب میلاد

بھیجے شاہ دوسرا پہ درود	سرور پاک مصطفیٰ پہ درود
مور در رحمت خدا ہے وہ	جو پڑی رحمت خدا پہ درود
پڑھنی روشن ہو تادل تیرہ	کو کب برج استدا پہ درود



<p>ہو وے کیونکر نہ اوسکار و شہ دل شاہ بین افسر ولایت کی رونق گلشن نبوت پر بے عدد بسیج بالہی تو بھیجتا ہے خدا سے عزوجل</p>	<p>جو پڑھے نور کبریا پہ درود بھیجے جنت سرا بنیا پہ درود گنہت باغ اصطفایہ درود باعث کون دوسرا پہ درود گوہر بحر اتقا پہ درود</p>
---	--

ای ضیا تا بخیر خاتمہ ہو

بسیج تو ختم ابنیا پہ درود

<p>دل کو یارب ہو سر یاد بنی کا تعویذ سرمین سودای مدینہ کا جنون ہوا فرزند خاک اوس جاکے میرے درد کی یارب دل سنبھلتا نہیں نظارۂ دلبر کے سوا ق بیقراری دل مضطر کی نہیں ٹھمنی ہی یہ تمنا ہے میری اور نہیں کچھ خواہش خواب میں تو بھی نظر آوے جمال دلار جستجو ہی رہی اب تک مجھے لب لباب</p>	<p>کیونکہ ہی حجر کے اسیب کو اچھا تعویذ دوستو مجھ کو بھی دے دو کوئی ایسا تعویذ اور خاشاک ہو اوس راہ کا میرا تعویذ واسطے اوسکے کئی مئے بھی کیا کیا تعویذ اور کر دے مجھے امان سودا تعویذ کوئی عامل کہیں لکھدی مجھے ایسا تعویذ کوئی اس دھکے کا ملے مجھ کو خدا یا تعویذ لاکھ تدبیر کیا دیکھا اندیکھا تعویذ</p>
--	---

رویف النزال



مجھ کو بھر دیوے کوئی نقش کف پاؤں کا  
نم باشد کلیجے میں رکھو گا لغو یزد

نقش حب بنوئی دلیں جو ہے نقش ضیا

بس او سی طرح منقش ہو لحد کا لغو یزد

نعت لکھنے کو تو مجھ کو نہیں ملتا کاغذ

صفت عارض پر نور قلم کرتا ہوں

ہے سزاوار جو ہو دین کی دوت

چشم زکس کے سیاہی میں ہوں کاغذ

ہمنے او صاف کف پای محمد جو لکھی

حسین لکھا ہوا پاتا ہوں نام والا

تا کہ آگے تیرے محشر میں خداوند کریم

چاہئے اس کی لئے اور ہی ڈھب کاغذ

ورق مہر و خشاں کا بھی ہونا کاغذ

شاخ طوبی ہو قلم اور گل لالہ کاغذ

عارض گل سے بھی خوشتر ہے سو میر کاغذ

ہو گیار شکوہ عارض حورا کاغذ

اپنے آنکھوں سے لگا تا ہوں یا کاغذ

عفو عصیان کے لئے ہو و وسید کاغذ

نچھ سے چاہئے ضیا و صف نبی کا یارب

حشر کو بدلہ میزان میں رکھنا کاغذ

صدقی خورشید محمد کی ہے پیشانی پر

اور نجم عرق عارض رمانی پر

قمری اشفتہ ہو سرد گلستانی پر

ہوتی ہی صبح خدا عارض نورانی پر

شام ہی کا کل شکیں پیہر پشمار

دیکھ لی قامت سوز و دل جو انداز خرام



<p>کچھ بچے سندے لی جو اوصارخ شکری  اوس کف پا کے تصور میں دلا ہوتا ہے  ہو کائنات کی گناہوں کا سفینہ عارت</p>	<p>ہو لی عاشق نہ زلیخا نہ کنعانی پر  سکتا آئینکو از بس میری جراتی  او کا دریاے کرم آئی جو طغیانی پر</p>
	<p>باتمین ہوئی گی اس ضیا کی شکا  لطف آجائے جو یارب تراسانی پر</p>
<p>صحراے مدینہ چمنستان سے بہتر  معمور ہے وہ جالی تجلے سے خدا  حاصل ہو جسے آپ کی کوچے کی گدا  دربان در افس سلطان سالت  سنگ در والاے جناب شہ لولا  مراح سلاطین عرب ہو کہ عجم ہو</p>	<p>ہر خار و مانکا گل خندان سے بہتر  بر درہ ز مانکا خورشیدان سے بہتر  ہاں اوس کو وہ شاہی سلیمان سے بہتر  رتبے میں کہیں قصیر خاقان سے بہتر  یا قوت اور عل بدیشان سے بہتر  کب شہر مدینے ثنا خوان سے بہتر</p>
	<p>مطلع جو ضیا و صف پیمبر میں رسم ہو  وہ مطلع خورشید درخشان سے بہتر</p>
<p>کیا قدموزون جو صنوبر سے بہتر  رشتہ رخ فردوس ہے روی شہ لولا</p>	<p>ہر عضون پاک تو بہتر سے ہی بہتر  منویر چمن ہر منور سے ہی بہتر</p>



ہی رشک و سنبھل فردوس و کیسو  
صدنا فحہ مشک و خطا ہو کہ ختن ہو  
پہو کا مدینے زمین پر تو کہو گکا  
کیون تجھ کو دلا خواہش گلزار حبان  
افلاک کا ہوتا ہے کمان و ہانکی زمین  
جو جائے کہ ہی اوس نن اطر سے مشر

اور وہ لب جان بخش کل تر سے ہی بہتر  
کب نکبت کیسوی مغیر سے ہے بہتر  
پہرخت رسا نخت سکندر سے ہے بہتر  
کیا خلد رین کو ی پمیر سے ہے بہتر  
لکڑ میرے نظرون میں تو آخر سے ہے بہتر  
وہ عرش شہ خالق اکبر سے ہے بہتر

معلوم نہیں مجھ کو ضیاء و نور جہان میں  
وہ کون سی شے حق پمیر سے ہے بہتر

لچھ اور نکر پیرین ہلجی دل مضطر  
بھڑے تو منی الفت محبوب خدا بعد  
خطرات بجز وصل جلیجائے زمین مکسیر  
کیون اتنا تر تباہی کہا مان لے ہو جا  
اوس کو چیمین جو مہبط جبریل امین ہے  
سناکب در و لدار پہ کھسنے کے لئے چل

لطیحا کو دکن سے تو چلا جل دل مضطر  
خالی ہو کہین اپنے سے اول دل مضطر  
میرات پرقت سے ہی منتقل دل مضطر  
تو قید کیسوی مسکن دل مضطر  
مین چاہتا ہوں سر چلون بل دل مضطر  
تو در و سر کی لئے صندل دل مضطر

اوس دلبر عنا کی جدائی سے ضیا کو



تسلین ہو کمون جان با سیکل دل مضطر

<p>کون اشفتہ زمین روے چمبہ دیکھ کر  کیسے کیسے مرتبوں کو پہچینا رواجینان  حاکم و سلطان خلیفہ خلق کا باغ و شان  ہو گیا کوئی امیر عادل عالی جناب  اور کوئی ہو گیا حافظ کلام اللہ کا  اور کوئی سُننے والا نیک باتوں کا  اور پائی ہے کسی نے دولت و دانش بہان  زیب دیوان وزارت اور حسین کوئی ہوا  اور دنیا میں ہوا صائم خدا کی فضل سے  خوبصورت عورتوں مرد و عین کی ہو گیا  قاضی کا مرتبہ شاہوینن پایا ہی کوئی  اور کوئی واعظ و ناصح ہوا ہی خلق میں  اور مجاہد فی سبیل اللہ کوئی ہو گیا  اور کوئی عالم دنیا میں سو و اگر ہوا</p>	<p>ہیں فدا شد و فخر رخسار انور دیکھ کر  عالم ارواح میں جسم مطہر دیکھ کر  ہو گیا کوئی سر والا ی سرور دیکھ کر  سید والا کی پیشانی انور دیکھ کر  سرور لولاک کے چشم منور دیکھ کر  آپ کے گوش مبارک کان چتر دیکھ کر  وہاں جناب مصطفیٰ کا روی انور دیکھ کر  غیرت عبسی لعل روح پرور دیکھ کر  اجا منہ رشک روی ہر گل تر دیکھ کر  اونکی دندان مصفا سلاکت گور دیکھ کر  وہ لسان فیض تبیان پیر دیکھ کر  سید عالم کا خلقوم مطہر دیکھ کر  لحیہ رشک شعاع مہر انور دیکھ کر  کردن والا سے نور رب اکبر دیکھ کر</p>
---	--



آرزو دل کی براد کی ضیا اپنی تھی  
جب برہین صلی علیہم قبرا طہر و کبر

جمال مصطفیٰ نور علی نور	روح وزلف رسا نور علی نور
سر سرور پہ نورانی عمامہ	مقرر ہو گیا نور علی نور
در و ندان و لعل مصطفیٰ کو	بجای ہے بولنا نور علی نور
جبین و عارض روشن کا عالم	وہ ہے نام خدا نور علی نور

خدا کے نور سے تھی او کی خلقت

سدا با تھا ضیا نور علی نور

نصرتی سر و جنت ہی قد و جوی	کمال باغ جنان صد ہے خسار محمد
غلو اگلوئی جیسا ہو بجا شان میں	شائے سید والا جو ہو و تو ہو یک
بھرا تھا سینہ بے کینہ سب علم لدنی	نظاہر کر چہ طاقت تھی نہ او کو صرف
ہدین معلوم رہا آتی ہے کب امید جان میری	خدا دیتا ہے فیروزی مجھے کب و لکی
و مان یکبار پہچانے اگرچہ بن تون	کر ہے انکا یارب ترے الطاف بکبر
توقع ہی کہنکار و نکو بسیم عنایت	عنایت اپنی ہو و زیان نہ یک سب
نظارہ ہو سیکا کب رحمت عالم کی رو	سر اس رحمت خالق ہے نازل او کی مرقد



کنہ گاران اُمت حشر میں دامن سے لپٹنے  
شعاع کی قبا و مان تھیک ہو کی اپنی قد

نہ کہوں اونکی ثنا و در زبان ہو روز و شب میرے

فدا ہوں جان و دل سے میں ضیا نام مجھ پر

اکی کھنکھنے ملک عرب صبا ہنوز

دیکھا نہیں ہے میں نے در مصطفیٰ ہنوز

یک عمر سے ہی شوق شنید و مانع کو

چھتر کین میں انکھیں تنہا سے دید میں

مٹے میں مل گیا ہوں اسے اشتیاق میں

مشکل ہی کھلنا عقدہ امید کمری

از بسکہ انتظار ہی قاصد کارات و

الشری اوج و صف جانبِ سول پاک

برگز نہ میرا غنچہ دل واپا ہوا ہنوز

امید میرے دلی نہ نکلی خدا ہنوز

بچے نہ اوسکو نہجت زلف و ثنا ہنوز

ایا لڑنے نہ انکو رخ با صفا ہنوز

اوس راہ کی نہ خاک ہو لی تو ثیا ہنوز

مشکل کشانی کی نہیں حاجت روا ہنوز

اوس کو چہ سے پھر نہیں قاصد ہنوز

دمان تک نہیں بچھ سکے فکر سما ہنوز

بہتر ہے یار منزل مقصود کو گئے

نا کام تو ہی ایک رہا ای صبا ہنوز

مجھکوشہ والا کی تمنا ہی شرب و روز

سوزان قہر سے سینہ ہی شرب و روز

دل اونکی رخ و زلف کا شیدا ہی شرب و روز

جسموں سے جو شرب و زلف و روز

نہ کہوں اونکی ثنا و در زبان ہو روز و شب میرے



کلکشت خیابانِ جناکلی نہیں خواہش  
 آئینہ دل غیرتِ آئینہ چین ہے  
 اوس روضہ اقدس کے حوٹارہ کٹاہین  
 دنیا میں بھی ہیں سایہ طوبی کے ہم  
 معمور ہے دل شوقِ تاشا سے ویاہلی  
 کس منہ سے کروں شکرِ خدا میرے زبان پر

مچھلو ہوسِ سیرِ مدینہ ہی شبِ روز  
 جو محو خیالِ رخِ زیبا ہی شبِ روز  
 یک نشہِ فرحتِ اونھیں رہتا ہی شبِ روز  
 بیشِ نظرِ او کا قد بالا ہی شبِ روز  
 سر میں مرا اوس دشتِ کاسودا ہی شبِ روز  
 او صاف جنابِ شہِ والا ہی شبِ روز

زلفِ درخ پر نور کی فرتین ضیا کو  
 کچھ کام نہیں اور یہ رونا ہی شہِ روز

وفاتِ مصطفیٰ ہی آج کے روز  
 نظر میں کیوں نہ ہوتا ایک عالم  
 اترنا بند جبریلِ امین کا  
 ہمارے جان پر فرقت کا صدمہ  
 نہایت ال و یارانِ نبی پر  
 فراقِ احمدی میں یکِ مصیبت  
 جنابِ سرورِ عالم یہاں سے

عجب شہرِ بیابا ہے آج کے روز  
 سیاہِ ارض و سما ہے آج کے روز  
 زمین پر ہو گیا ہے آج کے روز  
 قیامت سے ہوا ہے آج کے روز  
 غم و رنج و بلا ہے آج کے روز  
 ہمارے پر بیابا ہے آج کے روز  
 وہاں جلوہِ قرابا ہے آج کے روز

ق



عجب کچھ لطف ہی عاشق سے آئے	وصال دلربا ہے آج کے روز
دل و جان حزنِ عاشقان	قلق ہے اور ہکا ہی آج کے روز
اونہیں بیشک حیات جاویدان	مگر ہم پر یہ کیا ہے آج کے روز

صیا کیا مہرِ ارطت کا لکھون  
مجھے سکتا ہوا ہے آج کے روز

یہ ہمارا کیا التجا ہے خالقِ اکبر کے پاس	جلد بچا دے تو ہمو اپنے پیغمبر کے پاس
مطہسن ہو گا ہمارا یہ دل مصطر بھی	جب کہیں بھیجا جا کر اپنے وہ ولبر کا
آرزو ہی یہ مری اپنا کرون من عرضِ حال	یا الہی جا کے اونکی مرقدِ اطہر کے پاس
کوی صورت یا خدا ایسے نکل آئی کہیں	ہو بسرِ سر دور روزہ اپنی اونکی دربار
سیکھنیو راستہ ایمان اور اسلام کا	آتے تھی حیاتِ اکثر سرور رہبر کے پاس
ہو نہ وہ مایوس ہرگز جائے تھے سرور	حاجتیں آتے تھے لیکر جو کہ انسرور کے پاس
حشر من بھر بھر کے دینگے جامِ غنہ ہاتھ سے	جب چلے آئی گی اُمّتِ صابکونز کے پاس
عرصہ گاہ حشر من بہر شفاعت آئے	سب جگہ سے خلق بہر پر شافعِ محشر کے پاس
غیرتِ سطحِ فلک ہو زمین جب پہنچے	مثلِ سخن کے صحابہ اوس منہ انور کے پاس

خبر امید سیرِ لطیف و سرِ اکوی نہیں

وہی ہے



ای ضیا سمجھا نیکو اپنے دل مضطر کے پاس

کیا ایک افسوس صد ہزار افسوس  
مجھ کو آتا ہے بار بار افسوس  
نگہت زلف مشکبار افسوس  
دشت بطنی کا ہاے خار افسوس  
اب ملک صورت نگار افسوس  
خار ہے موسم بہار افسوس

دیکھا اب تک نہ روئے یار افسوس  
یا دور وے بنی مین رہ رہ کر  
بہین نہیچے و مانع مین میرے  
نجبا کو ی میرے اکھون مین  
خواب مین بھی نظر نہین آئی  
مجھ کو بے یار غیرت گلشن

خسرت ہی مین صیا گزری

نظر آ یا نہ روئے یار افسوس

مدینے کی ہی کوہ بن کی ہوس  
تھائے شہ ذوالفن کی ہوس  
ہے اوس نگہت پیرن کی ہوس  
مرے اس ل پر محن کی ہوس  
مے پر ہنو مال دہن کی ہوس  
نہایت ہی لعل من کی ہوس

بہین مجھ کو سیر چمن کی ہوس  
یہ ہے منت حق کہ مجھ کو بھی دے  
بہین بوبے گل کی تنائے مجھے  
دکھا کر در پاک یار ب نکال  
سر پر سلیمان وریارے  
کہیں کو ی اوس لب سے نشیب



وہانکی مادے کوئی خالتین	بہت ہی بہہ مشکِ سخن کی ہوس
ازل سے مرے سر میں چیدہ ما	اوسے کا کل پرشکن کی ہوس

ضیا میرا مقصد ہے لعلِ بنی  
نہیں مجھ کو شعر و سخن کی ہوس

رو ضیکو ترے دیکھ کے ہم دور ہو	ہو جائے مویں ہو جوں طور ہوش
محشر میں رہیں سایہ رحمت کے تھے ہم	ہو وین نہ کہیں دیاں تلبس ہو سے مہوش
معلوم ہمیں ہوئے نہ مرقد کے اندھیر	وہاں کیجھی اپنے رخ پر نور سے مہوش
رہتی ہے تمنا کہ خارِ می الفت	رکھے ہیں دن رات بھی محمور سے مہوش

خواب ہے ضیا کی یہی ای نور سکوت  
کراوس در پر نور کے تو نور سے مہوش

وہاں سر دارِ آفرینش	ہے اون سے دارِ آفرینش
اللہ کے لطف سے ہی اون پر	کشف اسرارِ آفرینش
انصاف سے دیکھو ذاتِ حضرت	سہ پہر و بھنگارِ آفرینش
جلوے ہے نورِ احمدی کے	روشن شب تارا فرینش
سیرِ بر و شکفہ اور شاد	ہے اور لے بھارِ آفرینش

وہاں کی مادے کوئی خالتین



باعث سے اونھین کے ذات کے ہی      نو قیر و وقار افرینش

کہہ دے تو ضیا اونھین نہ بولین  
کیونکر سالار افرینش

ہو کیون نہ ہمو احمد تار کی تلاش بجھکو صبا سے نافہ تار کی تلاش کرتی ہی بدر کو بے دلا صورت ڈال قمری نہیں جو قد صنوبر پہ ہون کوئی نہی کے سیر کی ہو جستجو مدام اتا نہیں بے دلین خیال ارم کبھی ہون تشنہ کام ساقی کو شری دید کا ظلم ہا ہے اہل سعادت کے واسطے	ہی قافلے کو قافلہ سالار کی تلاش مجھکو ہی اونکی رلف اگر بار کی تلاش اون رشک مہ ابروی خمدار کی تلاش مجھکو تو روز و شب ہے دیدار کی تلاش بیل تجھے ہی کس لئے گلزار کی تلاش اوسکو ہی حب سے کو چہ دلدار کی تلاش کوثر نہیں ہی تشنہ دیدار کی تلاش خیر الوار کی سایہ دیوار کی تلاش
---	---

خاک مدینہ واسطے سرمہ ای ضیا  
بک عمر سے ہی دینے خو بنار کی تلاش

خدا کی خلق میں ہیں انبیا خاص عیان ہے اس سے عالم پر فضیلت	مکرہن انبیا میں مصطفیٰ خاص خدا نے اونکو جو سب سے کیا خاص
---	---

ایک اور نسخہ



اکیسکے مدح کب نمایان ہوا ونکی	ہوا مداح جب او کا خدا خاص
کیا ختم نبوت اون پہ حق نے	اونھیں کو ملک یا یہ مرتبہ خاص
ہے اونکی ذات کو عالم سے نسبت	ستاروں میں ہے جون بدر لدجی <sup>خاص</sup>
عموماً فیض حق شامل ہے سب	مگر فیضان تھا اون پر جدا خاص

نہیں عالم میں ممکن مثل اونکی	کیا اللہ نے اونکو ضیا خاص
------------------------------	---------------------------

مفتوں میں روئے کار کے حیران <sup>علی الخصوص</sup>	عاشق ہیں گیسو ونکی پریشان <sup>علی الخصوص</sup>
بتیری شوق ہیں یہ زیارت کا آبی	مدت سے میرد لیں ہے ارمان <sup>علی الخصوص</sup>
ہی اشتیاق گرچہ مدینے کے شہ کا	دیتی ہے شوق سیر گلستان <sup>علی الخصوص</sup>
برعضہ سر سے پاؤں تک عین نور ہے	چہرہ ہے روش خورشید <sup>علی الخصوص</sup>
عشق محبت ہے بھونکے علی العموم	عاشق ہے دوز کا حضرت سبحا <sup>علی الخصوص</sup>
مرصع نام گرچہ نمایان اونھیں کے ہے	یسیں ج طہ سورہ قرآن <sup>علی الخصوص</sup>

اُمت ہی سب خدا کو بنی کے ضیا عزیز	اونھیں سے بھی میں اونکی ثنا خوان <sup>علی الخصوص</sup>
-----------------------------------	--

ازل سے تاباں ابد ہے جو مصطفیٰ کافیر	خدا کی عزیز وہ ہے خدا کا فیض
-------------------------------------	------------------------------

روایۃ الضاد



فروع شمس و قمر کیا ہی جلو اختر  
 ملا تھا عالم ارواح میں بنیوں کو  
 نہ کیوں ظہور کرامت ہوا اولیاء سے  
 ہوئی جو خلق میں طوبی کو سر و کوشہ  
 شمیم گل میں نہوتی نہ مشک افزہ میں

یہ سب ہی اوس رخ پر نور و برصیا کا فیض  
 جناب سیدنا شاہ ابنیا کا فیض  
 کرامت اونکی ہی سلطان اولیا کا فیض  
 فقط یہ ہی قد موزون دربار کا فیض  
 نہوتا اونکی اگر کیسوی دوتا کا فیض

خدا کے فضل سے اور نعت کی تصدیق سی

ریگا حشر تک دفتر ضیا کا فیض

سنبیل سے کام ہی نہ گل ترسی ہی غرض  
 روز ازل سے قد ہی کا ہوں شیفہ  
 جو ہی کدای کو جہ سلطان جن والنس  
 خواہش نہیں بے نعمت کوین گرے  
 ہرگز نہیں ہی چشمہ کوثر کی آرزو  
 ولین تصور رخ پر نور ہی مدام

عارض سے اور زلف پیر سے ہی غرض  
 طوبی سے ہی غرض نہ صنوبر سے غرض  
 کب اوسکو تخت تاج سکندر سے غرض  
 بیدل ہوں اک فقط مجھے دہر سے ہی غرض  
 مان مجھکو مدح صاحب کوثر سے ہی غرض  
 کب مجھکو جلو شہ خاور سے ہی غرض

دن رات مجھکو ہجر میں ای ضیا  
 چشم پر اشک اور دل مضطر سے ہی غرض



شانی سے کام مجھکو مداوے کیا غرض	بیمار مصطفیٰ کو میسج سے کیا غرض
مطلب نہیں بلبل عارض کو گل سے کچھ	مفتون قد کو قامت طوبی سے کیا غرض
خواہان زلف کو نہیں سنبھل کی آرز	شدای چشم یار کو شہلا سے کیا غرض
مین ہوں فدائے حسن کف پی یا مصطفیٰ	مجھکو تجلی دیدیضا سے کیا غرض

جسکو ملے مستاع وصال نبی صلیا  
واللہ اوسکو دولت عقبی سے کیا غرض

مین چاہتا ہوں تجھ سے خدا یا بہر نمط	مدفن ہو میرا خاک مدینہ بہر نمط
تن ہی یہاں توجہ جان متعلق دین کی ہے	کرتا ہوں شکر میں بھی خدا کا بہر نمط
دنات مجھکو وصف سراپا کا دھیان سے	مین ہوں دام محو تجلّا بہر نمط
اوس گل کی بارگاہ میں احسان ترا	پہنچا مرا پیام نسیم بہر نمط
صبح و مسائر دل ملا یک ہی جس جگہ	دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے وہ جا بہر نمط
تسا ہو تشفی دل مضطر کہیں خدا	دکھلا دے مجھکو وہ رخ زیبا بہر نمط
دل سے نہ دور عارض رخشاں کا خیال	سر سے بجائی زلف کا سودا بہر نمط
دیکھے سے سرو طوبی کے جاتا نہیں	دل سے تصور قد بالابہر نمط

گاہی خیال رخ ہی گہی دیہان لخت کا

اور بیضا مجھ



بے روز و شب ضیا کو تماشا بہر نمط

میر بہان وہاں ہے وہی اسر فقط  
الہ ہے یہی ہے میری التجا فقط  
ہو وے میسر او کی اگر خاک پا فقط  
ہو مجھ کو شوق مدحت خیر الورا فقط  
خالق نے دو جہان کو پیدا کیا فقط  
اک نام چاہ تا ہوں میں بس آکا فقط

نامن بے عاصیوں کا درِ مصطفیٰ فقط  
وایم رہو نہیں قابع فرمان مصطفیٰ  
دلکو ہودی اور کسے خبر کی ہوس  
شعر و سخن سے کام نہیں اور کچھ مجھے  
باعث سے اوس سول رفیع المکان کے  
طاعت یہی اُمید نہ تقویٰ پہ اتکا

یہی کر چہ معصیت میں سراپا تو مبتلا  
وامن پر کر تو اون کی تسک ضیا فقط

اور سننے سے انجمن محظوظ  
کیون نہ ہو وے مراد میں محظوظ  
دل پر در و در پر محن محظوظ  
ہوتے ہیں سن مرا سخن محظوظ  
جیسے ہو بل چمن محظوظ  
نچت زلف پر شکن محظوظ

جسکے لکھنے سے ہی سخن محظوظ  
یعنے وصف جناب احمد سے  
یاد خیر البشر سے ہوتا ہے  
انس و جن و ملک زمین و زمان  
ہوں تصور سے رُخ کے ایسا شاد  
کرتی ہے مغز جان کو میرے

اور انجمن



چاہتا ہوں کہ میرے دل کو رکھے

امی ضیا مرح بہت محظوظ

مرح سے اور ونکی ہو مرح ہمیں کالط  
حب دلبر کو دیکھے عاشق بستیاق  
جان مضطر دیدہ تر بھانسی سے حب لجا دگا  
اپنے دلبر کی تصدق سے مجھے بخشا خدا  
چار یار ونکی محبت سے مجھے رب عفو  
ارفع امت کا یعنی حضرت فاروق کا

قدر فرمان برکے ہونے سر کا لقا  
کچھ نہیں رہا باقی جان اور سر کا لقا  
کچھ تو ہو گا جان مضطر دیدہ تر کا لقا  
ہی تو تجھ کو یا الہی اپنے دلبر کا لقا  
بخش دنیا مجھ کو کر صدیق اکبر کا لقا  
اور عثمان غنی کا اور حیدر کا لقا

ہو و کس منہ سے ضیا ہے ادا مرح و ثنا

ہندے ہندے من خدا کو ہی ہمیں کا لقا

یار ہو نمیرے شہرین حرم الورا  
بین عاصیوں کی شہرین التقیات  
ہو دیکھا پہلے باب شفاعت انھیں سے  
ساعی ملی شفاعت امت جو بی حساب  
بخشیکا عاصیوں کو خداروزحشر کے

واللہ لوی اولسا نہیں دوسرے شفیع  
ہوئے بین التقیات بھی وہاں مصطفی شفیع  
سی بعد انکی دوسرا جو ہو و گات شفیع  
پایا جب اونکو ایسا خدا نے کیا شفیع  
ہو و یکی جس کے شرف انبیاء شفیع

اور عین



اللہ ری شانِ حمتِ عالم کا ارتفع فی الغور عاصیوں کی شفاعت پہنچی محفوظ کیوں نہ صدمہ و وزح ہم سے رہیں	ہر حال میں ہن خلق کے پیشِ خدا شفیع جسمِ پکار او ٹھہرنے کے محشر میں یا شفیع واللہ اپنے وہاں میں شفیع الوریٰ شفیع
--	---

کیا خوف تجھ کو زلزلہ بعث و نشر سے

یہ شک رسول پاک میں تیری ضیا شفیع

یہی بقدر مکانِ شہِ لا مکان رفیع سب انبیاء سے اور رسولوں بھی کیا یہاں بھی ہے واصل شہِ لولاک بلند رفعت زمین کی بڑکنی قدموں سے اپنے کے جا خلد میں یہی خزان سے بوجھنے اوس بادشاہِ مملکت ارتقاء کا	اوسطور لا مکان نجد ہی کہاں رفیع اللہ نے پایگاہِ شہِ مرسلان رفیع محشر میں بھی ہی مرتبہ مدح خوان رفیع ظاہر زمین سے ہی اگر آسمان رفیع نخل مدینہ سے بھی ہے سرو جنان رفیع دارا سے بھی ہی مرتبہ داربان رفیع
--	--

سب استون سے محشر میں ہو نیکی انی ضیا

رتبہ میں امت شرفِ السرجان رفیع

ہو انمود جو دل پر غم نبی کا داغ نہیں ہے مجھ کو تمنایِ تکمیلِ فردوس	لفضد ہی وہی میر قمر دل کا چراغ شمیم کو چہ دلبر سے پر ہی میرا داغ
---	---

وہی شفیع



کدام مست ہو نہیں اس لئے کہ ہی لبرز  
مین الیسا محو نظارہ رہوں خداوند  
درائے ناکہ کو سنتاری اگر محنون  
خیال زلف معجز بھرا دماغ مین ہے

میں محبت محبوب سے یہ دل کا ایں  
کہ میرے چشم یہ صادق ہو معنی داغ  
کبھی وہ ناکہ لیلی کا وہوند نہ سراغ  
تصور رخ رشک چمن دل ہے باغ

فقط ہی فکر تو فرقا احمد ہے  
خدا نہ کیوں غم دارم سے محو جھک داغ

ہو ہی فرقت احمد کا میرے دل پر داغ  
بہت ہی شاق جدائی جناب احمد کی  
خیال خال مین اوس عارض منور کے  
بند ماہی جب سے تصور جو اس کفیا کا  
چمن چمن میرے سینے کو غیرت گلشن  
تب فراق جناب رسول والا سے  
دکھاؤن داغ کبھی مین جو اپنے سینے کے  
مثال مہر کی روشن ہے عالم باطن

الہی خیر ہو دل سے میگا کیوں کر داغ  
بجز وصال کے ہو دور کس طرح پر داغ  
چمک رہا ہی میرے دل پر مثل اختر داغ  
و فور نور سے ہی رشک مہر خاور داغ  
کیا ہے وقت خیر البشر نے ہو کر داغ  
ہو ہے سینہ جو مجھ تو اور اکل داغ  
فضای روضہ رضوان کو ہو سر اسر داغ  
بے اپنے سینہ سوزا نہیں وہ منور داغ

جمال دیکھ کے عشاق جنکا جیتے تھے



ضیاء کیون ہو بہا وقت پیر داغ

جتنے ہیں سب انبیاء سلف  
اونکے تلون سے ہونست کس طرح  
رو برو دند کی در بے آب ہی  
یا الہی ہونہ بے یاد بنے  
ای عمر زوہد دہن کا ہی کو ہی  
ر شک جنت ہی تو فیض نعت

ذات حضرت کو ہی اون سب بر سر  
چاند کے چہرے پہ طائر کلف  
نعل لب کے سامنے ہی جون خد  
مانہ عمر گران مایہ تلف  
گو ہر نعت نبی کا ہی صد ف  
آتش دوزخ سے ایدل لا تحف

نعت جو کھے ضیاء نے یا خدا  
گر قبول افتد زبے عز و شرف

ای خدا بچل مدنی کے بیان طرف  
میل خاطر ہو کیونکر سبستان  
شیفہ ہوں سرو قد سرو لولاک کا  
حسرت دندان میں جب جھڑپیں ہوئی  
کب بہار خلد ہو میری نظر میں جان  
کس طرح رو کون اسے روکے سے پہنچتا ہر

مین نہیں با لب کھے گلزار رضوان کی طرف  
ہے میرا تعلق زلف سچان طرف  
دیکھوں بھولے بھٹی رگڑ سرو ستا کی طرف  
ابریسان دیکھتا ہی شہم ریان کے طرف  
جب پرے میری نظروہ رو خندان طرف  
دل کھجا جانا از بس کوئی طمان کی طرف



<p>عیسیٰ حرم بھی کلاشت چمن کے شوقین          محیط قدوسیان ہی مسکن خیرالو را</p>	<p>آئین گے ابدن مدینکے گلستان کی طرف          سر سے چلتا جاؤں یا رب اعلیٰ انوار</p>
<p>یا الہی از طفیل رحمت للعالمین عالم          تو نظر مت کر ضیا کے حرم و عصیان کی طرف</p>	
<p>جب ہوشایان حق بنی کا وصف          ہووے لکھنے کو خامہ طوبی          بیے نہایت ہے اور سجد ہی          شدہ طور ہو زبان قلم          اور سجد ہے بیے نہایت          عزم از بس ہے لیک بیے کس ہو</p>	<p>اونکی لایق ہو کب کسی کا وصف          اونکے قامت کے راستی کا وصف          آل احمد کے دوستی کا وصف          گر لکھوں آپکے ہنس کا وصف          اونکی یار و نکلی دشمنی کا وصف          کیا کہوں اپنے بیکی کا وصف</p>
<p>رات دن ہو ضیا کے ورد زبان          یا الہی ترے بنی کا وصف</p>	
<p>جو مجازاً ہے مصطفیٰ کا عشق          ہے وہ عالم میں خسر و عشاق          سرسبز بیج و تاب ہی مجھ کو</p>	<p>وہ حقیقت میں ہے خدا کا عشق          جسکو ہوشاہ انبیا کا عشق          بڑ کیا گیسوی ووتا کا عشق</p>

وہ حقیقت میں ہے خدا کا عشق



<p>             ہو وی جس دین دلربا کا عشق              ق کیونکہ تھا اس کو انتہا کا عشق              کیا عجب شاہ دوسرا کا عشق              کر مہوش نہ کیا کا عشق              کرے مسکن جو مہ لقا کا عشق              ق چار یاران صفا کا عشق              اور عثمان و مرثدے کا عشق           </p>	<p>             الیٰ کی طرح سے قرار او سکو              بول اٹھا ستونِ حنا نہ              دل مرنے اگر کرے زندہ              ہو س خاکِ طیب و لطیف              دل تار یک کیون نہ نور و شن              کر عطا مجھ کو یا الہی تو              یعنی صدیقی و حضرت فاروق           </p>
---	---

اور ہو وی ضیا الضیاء مجھے  
 حضرت شاہ کر بلا کا عشق

<p>             جس کا ہر دم ہے کبریا مشتاق              مین ہوں مدت سے ای صبا              کیون تو فردوس کا ہوا مشتاق              دو جہان او کا ہو کیا مشتاق              جب ہوا اونکی وصل کا مشتاق              سب معراج کون تھا مشتاق           </p>	<p>             اوس کا ہر آن ہوں ضیا مشتاق              نکمیت کو چہ نبی لے آ              کو چہ یار کو چہ پل ای زاہد              ہم ہوں مشتاق کیا لعجب ہی              کس تحمل سے حق نے بلوایا              طور ہر شتاق کو تھا           </p>
---	--



ارض پر آدمی سما ہلک	اونکا ہر ایک ہی ہر جگہ مشتاق
کیا غضب کا ہی اشتیاق مجھی	مجھسا ہو گانہ دوسرا مشتاق
امت اونکی ہن تھی جو ہو نیلے	جکے امت میں انبیا مشتاق
اسکو پہنچا ئیگا خدا بے شک	جو مدینکا ہو گیا مشتاق
یا الہی او بھین کے صفے سے	مجھکو دنیا سے مت اونکا مشتاق
فکر اشعار لغت کی وایم	بے مری طبع با صفا مشتاق

انکی در پر صبا کو پہچا دے  
کب تک وہ رہی خدا مشتاق

اعلیٰ ہی عرش حق سے مکان رسول پاک	ہی جلو گر جہان میں شان رسول پاک
بیشک نزول رحمت رحمان ہی وہاں	ہوتا ہی جس مکان میں بیان رسول پاک
طالب نہیں بے قامت طوبی کا زینہاں	خواہاں فد سرور وان رسول پاک
انکا کلام شرح کلام مجید ہی	گو یا لسان حق ہی زبان رسول پاک

دنیا میں ہن صبا جو ہوا خواہ چار بار  
محشر میں ہونگی زیر شان رسول پاک

مے یا الہی مدینکی خاک	مجھے لا دے کوئی مدینکی خاک
-----------------------	----------------------------

اور یہ



زمانیکے کیا خاک تھے ابرو	جو پیدا نہوتے مدینکی خاک
ہمیشہ مرے آنکھ ہے منتظر	کہ ہوتی ہے کیسے مدینکی خاک
لگا دین آنکھوں میں سرمہ کے جا	ملے گرد اسے مدینکی خاک
الہی یہ بسم گنہگار پر	بہلاکب اُڑے گی مدینکی خاک
پڑے گرد ایسے ہوا کسیر قلب	موثر ہے ایسے مدینکی خاک
فضائے جنان کیوں نہو منفعل	ہی قدرت خدا کی مدینکی خاک
دل زار ملے میں ملجائیگا	جو حاصل نہو گی مدینکی خاک

رہے بہر ضیا کچھ نہ ولین ہوس

جو ہو میری مٹی مدینکی خاک

بیل تجھی ذکر گل و گلزار مبارک	عشاق کو فکر چمن یار مبارک
سوداے دل زار ہوا زلف نبی کا	تھکویہے سودا ہو دل زار مبارک
زنا و مبارک تمھیں گلشت جنان	ہمکو چمن احمد مختار مبارک
کہتے ہیں ملائک یہی امی فرشتہ تھو	ہیلا و جناب شہ ابرار مبارک

دن رات ہی ذکر رخ و کیوی ہمیر

بہر ذکر ضیا تھکویہ از کار مبارک



ہو سکے کیا مدح شایان رسول  
خلقت کو نین کے باعث ہوئی  
آستانہ عرش ہو تو کیا عجب  
آسمان و عرش اور یہ کائنات  
نور میں بڑھ کر ہے شمع طور سے  
معرفت میں اولین و آخرین  
سب کو ہے ارمان و صل کبریا  
دیکھ کر ہو وے خجل سر و چنان  
چمکی یہ بخت سیہ گردیکھ لون  
یا الہی تجھے روز حشر میں

بعد شان حق کے ہی شان رسول  
ہے جہان ممنون احسان رسول  
ہو وے جو جبریل دربان رسول  
ہو گئی ہیں زیر فرمان رسول  
شعہ شمع بستان رسول  
ہیں سبق خوان و بستان رسول  
حق تعالیٰ کو ہے ارمان رسول  
جلوس سر و گلستان رسول  
خواب میں روئے درخشان رسول  
چاہتا ہوں صل و امان رسول

رکھ ضیاء کو ازلہ العالین  
دو جہاں میں تو ثنا خوان رسول

غم نہیں ہے نہیں دنیا کی جو نعمت حاصل  
کیون نہ الفت ہو خداوند جہاں کو ہم سے  
واہ کیا غرور شرف اونکا ہی اللہ اللہ  
محکم و صاف پیر کی ہی دولت حاصل  
اوسکی محبوب کے ہوئے محبت حاصل  
جسکے قدموں سے ہوئی عرش کو عزت حاصل



ہم کو اتنا تو یقین ہے کہ شہ عالم کی  
یا الہی ہمیں کب ہوئی گی معلوم نہیں  
اون کی صدقے سے ہمیں بخشید ای رحیم  
فہم سے دور ہی ہر ایک بنی آدم کے  
یون تو ہو نیکو ہوئی اور بھی پیر نبی  
محفل مولد والا کی حضور سی گہت  
طائر عرش مدینگی بن مرغانِ حمن

بہا نکی الفت سے وہاں ہوئی اتفاقاً  
روضہ سرور عالم کی زیارت حاصل  
حشر کے روز ہوں ہم کو نہ امت حاصل  
اون کو حسب طور ہے اللہ سے قربت حاصل  
تھانہ اون کو شرف مہر نبوت حاصل  
دلِ غمگین کو ہوتی ہے مسرت حاصل  
کرے او سجاے ہما جا کی سجاد حاصل

اہل دنیا کی شنا کا نہ ضیا ای خیال  
دل کے آئینہ کو ہو دے نند ورت حاصل

ہو سکی ممکن ہے روئے رخشان کا خیال  
نسبت آتے ہیں نظر طوبی سہی سر و لب  
اور تو کیا ہی منہ کنگان بھی آؤں تو انہیں  
کرو یا دل کو جواہر خانہ اسرارِ حق  
دلو کو خالی کیجئے عشقِ مدینہ کے لئے  
وہم باطل ہے سر اسر ہو بجای نشین

دل پریشان کہ دیازلف پران کا خیال  
کیا دکھاتا ہی تماشا قد جانان کا خیال  
مان جھکائیکا کوئیں جاہِ رخدان کا خیال  
وہ لبِ یاقوت اور وہ درِ دنا کا خیال  
زینہارائی نہ عشقِ حور و غلمان کا خیال  
ایہا العشاق کیوں ہی باغِ رضوان کا خیال



دیکھ لیوی کر دینکے بیابان کو کبھی واقہ ملتا اگر عشق لب جان بخش کا	اوسے بھولی بھی نہ بیل گلستان کا خیال خضر صاحب کو نہوتا آب حویں کا خیال
	ای ضیاءے شک شر کے حوصلے ہی فزون مدح مدوح خداے جن و انسان کا خیال
خرد سے ہی افزون مال رسول جو دیکھے قد بے مثال رسول بحیان شان حق اونکی ہی شان ہمیں بخش دی گا قیامت کے دن یہ دو چیزیں عالم میں منہ منہ ہمیں کوئی سائل بھرا بے نصیب کسی چیز کا دخل ہو کیا مجال عجب کیا خدا پاتری فضل سے	عجائب ہی جاہ و جمال رسول ہو سر و جنان پا مال رسول جمال خدا ہی اجمال رسول ہمیں حق کو بہاتا مال رسول شریک خدا و مثال رسول کہوں کیا میں بذل و نوال رسول نہ ہا میرے دل میں خیال رسول مرا حال ہو مثل قال رسول
	خدا مجھ کو بخشی نہ بخشی ضیا من و دست و دامان ال رسول
ہمیں راز حق سے محرم حضرت رسول اکرم	حضرت رسول اکرم ہمیں راز حق محرم



او کی شناخت ہر دم رکھ مجھ کو رب عالم  
 توقیر عرش اعظم اونسی ہوئی زیادہ  
 وصف نبی مقدم سب کام میں مواخر  
 ہے آپ پر مسلم دن حشر کے شفاعت  
 بین گرچہ ابن آدم کو اونسی ہی فخر  
 عیسیٰ بن مریم اُمت سے آپ کے ہیں  
 اونسی شرفین میں کم سب انبیاء و مرسل  
 اون کے طفیل سے ہم دیکھیں کی روحِ جنت  
 بکھو نہیں ہے کچھ غم وہ ہیں شفیع محشر  
 ردینے دیدہ غم دوزخ کی آگ تھندی  
 ہے عیشِ زندگی سم بی یاد او کی محکو  
 او کی ہے زلف پر خرم کامیری نشمن  
 زخمِ جگر کا مرہم اوس لب کا تذکرہ ہی

رکھ مجھ کو رب عالم او کی شناخت ہر دم  
 اون سے ہوئی زیادہ توقیر عرش اعظم  
 سب کام میں مواخر وصف نبی مقدم  
 دن حشر کے شفاعت ہی آپ پر مسلم  
 آدم کو اونسی ہی فخر بین گرچہ ابن آدم  
 اُمت سے آپ کے ہیں عیسیٰ بن مریم  
 سب انبیاء و مرسل اونسی شرفین میں کم  
 دیکھنے روئے جنت او کی طفیل سے ہم  
 وہ ہیں شفیع محشر بکھو نہیں ہی کچھ غم  
 دوزخ کی آگ تھندی کردینے دیدہ غم  
 بی یاد او کی محکو ہی عیشِ زندگی سم  
 دل کامیری نشمن او کی ہی زلف پر خرم  
 اوس لب کا تذکرہ ہی زخمِ جگر کا مرہم

روشن ہے جملہ عالم ان کے ضیائی رخسے

ان کے ضیائی رخسے سے روشن ہے جملہ عالم



<p>کعبہ اہل یقین میں سرور خیر الانام خاتم دل کے نگین میں سرور خیر الانام بادشاہ مرسلین میں سرور خیر الانام انبیاء خوشہ چین میں سرور خیر الانام باعث فخر زمین میں سرور خیر الانام اور کچھ خواہان نہیں میں سرور خیر الانام اب بہت اندوہ گین میں سرور خیر الانام صاحب دین متین میں سرور خیر الانام</p>	<p>قہار باب دین میں سرور خیر الانام عرش اعلیٰ کے مکین میں سرور خیر الانام فیض بخش انبیاء و نجا فرق اولیا آپ ہی کے خرم فیضان سے لاریں فیہ اپنی اقدام والا گنبد افلاک پر آپ کے الفت سوا ہم خالق کو نین سے بمکو فرحت ہو و حاصل در و مجوری ہم ما حی ظلمات کو و مظهر انوار حق</p>
<p>ای صبیحا مطلب نہیں مجھ کو کسی سے حشر میں وہاں شفیع المذنبین میں سرور خیر الانام</p>	
<p>عرش پر ہوئے حسن طرب ایجاد کی ہوم قصر عالم میں ہوئی حسن خداداد کی ہوم کیارہ شوقین ہے اس دل ناشاد کی ہوم خوش خرامی قد غیرت شمشاد کی ہوم</p>	<p>کیا عجب ہو جو بیان محفل میلاد کی ہوم حسن جوان جہانکا نہیں چمکا جب سے مرغ بسمل کی طرح سے ہی تڑپا دن رات کوئی خواہان نہ ہی سر و جنا کی جو ہو</p>
	<p>کیا عجب ہی جو نکل آئیں لحد سے مردی</p>



ای ضیائے سرے نالہ و فریاد کی دہوم

<p>امّتِ رحمتِ عالم میں گنہگار ہیں ہم داروی و صلح میں دیکھیں کب ملتی ہی عینِ رحمت ہی ہمیں رحمتِ عالم کی نظر کر سراز خدایا تو طلب گاروں کو واعظو تذکرہ ہجر سناؤ نہ ہمیں ساغر دولت داریں گا آیاتہ خمار</p>	<p>لایقِ مرحمتِ ایزدِ غفار ہیں ہم مرضِ ہجر میں اب تک گرفتار ہیں ہم یا الہی تیری رحمت کے طالب گار ہیں ہم روز و شب آتشِ پیر طالب دیدار ہیں ہم در دالودہ در بخور و دل افکار ہیں ہم بانِ الفتِ محبوب کس شرار ہیں ہم</p>
--	---

ہم تو کرنے لگی کرتے ہیں بہت بھیرن

نارسانی سے ضیائِ نجات کے لاچار ہیں ہم

<p>جو میں دور ہم یا شفیع الامم خدا کے لئے دور دل سے کرو مجھے آپ کے دور کا ہے اشتیاق جلوں میں اوسے وقت ہو جائیگا مراں آپ کا دور و الفت مری ہی اس نفس کس کش کا شام و سحر</p>	<p>نہایت ہے غم یا شفیع الامم جدائی کا غم یا شفیع الامم خدا کی قسم یا شفیع الامم جو سامانِ ہوسم یا شفیع الامم ہو دیسے کم یا شفیع الامم ق مری پر سنم یا شفیع الامم</p>
--	--



<p>ہوئی جانے ہی بار عصیان          کرو دستگیری خدا کے لئے          ثناب کے خامہ بی زبان          اسی رعب ترقیم سے شق ہوئی</p>	<p>مری پشت خم یا شفیع الامم          رزاقہ کرم یا شفیع الامم          کری کیا رقم یا شفیع الامم          زبان قسم یا شفیع الامم</p>
<p>نہیں آپ کے یاد سے بی خبر          ضیا ایکدم یا شفیع الامم</p>	
<p>اشدری حسن شہ ابرار کا عالم          کیا عالم خوبیکا بیان اوسکے ہو سکا          طوبیٰ میں ہی وہ اور نہ وہ سرسپہ من          دیکھوں نہ مہ نوکی طرف آنکھ اوتھار          رخنوں پہ لکھتا ہی کیوں سنبل فردوس          رہتے ہیں شب و روز جو ہم محو تاشا          کیا حسن ہے عاشق ہی خدا اور خدائی          ہو کر مگر حسن خدا داو محمد          رہو وہی نہ صبح رخ خشان ہر</p>	<p>ہے جس سے نجل ہر پر انوار کا عالم          ایک ذرہ ہی اس ہر پر انوار کا عالم          حبطور کا ہی قامت و لدار کا عالم          نظر نہیں ہی اوس بروی خدا کا عالم          دیکھا نہیں اس طرہ طرار کا عالم          ہی پیش نظر کا کل و رخسار کا عالم          ای صل علی روی طرہ رخسار کا عالم          ہو سود و ہن مہر بازار کا عالم          ہو جای و دو عالم میں شب تار کا عالم</p>



کیا جلوہ نمائی ہے مقام نبوی کی  
عاشق ہے خدا کا وہ عاشق میں خدا  
تقریر سے خارج ہی وہ تحریر سے

ہی نور کا عالم درو دیوار کا عالم  
گرہوی تو اسطورہ ہو پیار کا عالم  
فرقت میں جو ہوتا ہی دل زار کا عالم

جب پہنچا قسمت سے مدینہ کی زمین پر

کیا ہو گا ضیاء تب دل غمخوار کا عالم

زینتِ آری چمنِ رُوسے رسولِ شفقین  
سیرِ آن دلِ اربابِ صفا کشتِ اسیر  
رحمتِ خلقِ نمودارست خداوندِ رحم  
از دکن جانِ من بی سرو سامانِ ربا

بہت افزائے ختنِ نبوی رسولِ شفقین  
دارِ آن بیچ و شکنِ مورِ رسولِ شفقین  
وہ جو خویشتنِ حسنِ خوی رسولِ شفقین  
ای خداوندِ من سوی رسولِ شفقین

ای ضیاءِ آرزوی قلبِ برآید اگاہ

گر شود مدفنِ من کوے رسولِ شفقین

اونکے در کے سوا پناہ نہیں  
شہِ مدحتِ پسرِ ہون  
اونکے در کی مجھے گدائی ہو  
دعویٰ عشق کیوں نہو ثابت

دوسری کوی مٹی راہ نہیں  
اب ز مزم کی محکمہ جاہ نہیں  
کچھ تمناے عز و جاہ نہیں  
ولین کیا در دلب پہ آہ نہیں



اوسکا باطل ہے مدعا جسکے	ایک دعویٰ بہ دو گواہ نہیں
میں ہوں غواصِ مرجِ چاہِ دقن	جس میں یوسف گرے وہ چاہ نہیں
لے کو تلون سے اونکی ہو نسبت	اونکے لائق یہ مہر و ماہ نہیں
نظرِ حق شبیر احمد ہے	اور سہیں زہارِ اشتباہ نہیں
میں گدا ہوں شہنشاہِ عالم	قیرے محبوب جیسا شاہ نہیں
در پہ شہ کے گدا کو پہچانا	تجھ کو دشوار یا الہ نہیں

چشمِ رحمت کا ہوں ضیا مشتاق  
اب تک مجھ پہ کیوں نگاہ نہیں

سرور کون و مکان ہیں رحمت للعالین	رہبرِ مرد و جہان ہیں رحمت للعالین
مقتداے انس و جان ہیں رحمت للعالین	بہترین مرسلان ہیں رحمت للعالین
طارِ عرشِ اشیاں ہیں رحمت للعالین	زمینِ باغِ جنان ہیں رحمت للعالین
واہ کیا معجز بیان ہیں رحمت للعالین	حقِ آقا کے زبان ہیں رحمت للعالین
منظرِ ذاتِ خدا ہیں مصدرِ فیض و عطا	مرجعِ فدا و سیان ہیں رحمت للعالین
معفرتِ خواہ لگا و امنت مجرمِ تھی یہاں	وہاں شفیعِ عاصیان ہیں رحمت للعالین
پہنہ ہر ایک اُمتی پر وہ کینے کا ثواب ہے	یعنی بڑا کر مہربان ہیں رحمت للعالین



<p>ہم اسے پرشاد ماہینِ رحمت للعالمین</p> <p>جسمِ عالمی نو جانینِ رحمت للعالمین</p> <p>بلکہ فخرِ عرشیانینِ رحمت للعالمین</p> <p>عالمِ سرمنہانینِ رحمت للعالمین</p> <p>عبتِ فضل و امتنانینِ رحمت للعالمین</p> <p>اشرفِ پغمبرانینِ رحمت للعالمین</p> <p>قدرتِ حق کا نشانینِ رحمت للعالمین</p>	<p>اپنی رحمت کا تکیہ ہی یہاں بھی وہاں</p> <p>اونکو بندوں سے تو کیا عالم سے کچھ نہیں</p> <p>فرش کو اور فرشبون ہی کو نہیں ہی</p> <p>اونکو علمِ اولین ہے اور علمِ آخرین</p> <p>سطحِ انوارِ رحمت بقطعِ لطف و کرم</p> <p>افضل اولاد آدم اکمل خلقِ خدا</p> <p>باعثِ ایجادِ عالم سرور والا ہنم</p>
--	---

ای ضیاء ہم بکیوں کو ہی اونھیں کا آسرا

و ستمگر بکیوں میں رحمت للعالمین

<p>ہوش پر رہتے ہیں میری دیدہ ترات</p> <p>اور دل طلبا ہی میرا جون سمندر رات</p> <p>رہتے ہیں حاضرِ لایک کے در پر رات</p> <p>چشمِ گریان سے تر چہرے میں گہر رات</p> <p>زلفِ مشکین اور و روئے منور رات</p> <p>بے لبون پر مدحتِ ساقی کو تر رات</p>	<p>یاد آتا ہی مجھے رویِ پیمبر رات</p> <p>ہجر میں دریا بہانی دیدہ تر رات</p> <p>آستانِ بوسیِ سیراوسکی ہووے بک</p> <p>واہ ری تاثیرِ شوقِ پیر و مصطفیٰ</p> <p>کیون ہوں مجھ کو کاشا ہی میر پیش نظر</p> <p>کیا عجب میری تمنا آب کو تر کرے</p>
--	--



یہ نہیں معلوم کب تک میں ہوا سکھو ضیا  
مضطرب ہی کس قدر یہ جان مضطربات دن

ضیا ہی نور بنی اکبر زمین پر روشن فلک پہ تابان  
اوسے سے ذری بین اور اختر زمین پر روشن فلک پہ تابان  
یہاں چراغ حرم کعبہ وہاں ہی شمس الضحی کا جلوہ  
یہ سب ہی عکس جمال نور زمین پر روشن فلک پہ تابان  
یہاں جو ہی شمع طور روشن وہاں فروغ قمر کا خرمین  
یہ سب ہی نور رخ منور زمین پر روشن فلک پہ تابان  
چمن میں سبیل ہی اور گل تر شفق ہی اور کہکشا فلک تر  
ظہور برف رخ پیمبر زمین پر روشن فلک پہ تابان

ظہور نور محوی کا بہلا بیان مجھ سے ہو وی کیا  
وہی ہی جلوہ ضیا مقرر زمین پر روشن فلک پہ تابان

تصور رخ روشن کی محجکوتاب نہیں	ضیا ہی رُحلی مقابل تو آفتاب نہیں
بڑی جو نام مبارک پہلی حساب درود	بروز حشر اود سے دہشت حساب نہیں
تمام دفتر عالم میں غور سے دیکھو	کوی بھی اونکے سوا فرد لا جواب نہیں



مقابل اوس نن اقدس کے بوی اطرکی  
فراق رخ میں نہیں جھکو تلو سے کس من  
لگا ہ فیض مرے حال پر بھی ہو و ضرور

شہیم عطر نہیں بخت کلاب نہیں  
خیال زلف میں کس رات بیچ و تاب نہیں  
وہ کون ہی جو ترور سے فیض یاب نہیں

وہ ہوتے ہیں مرے اشعار ابدار ضیا  
کہ اوسکی سامنے موتی کے بالکل آب نہیں

محمد سہا کوئے ہمسر نہیں  
سستانی ہے فرقت مجھ ہی شمار  
کرین وصف کیا قد بالا کا ہم  
رہوں وصف احمد سے رطب اللسان  
بے عیش معلا معلا مگر  
چلین سر کے بل اونکے رخصتو ہم  
مدینے کنکر میں ہے جو جہک  
بھرا ہے مدینے داعون دل  
فراق محمد کے رونیکا لطف  
حرر اشک ہیں جس طرح ابدار

کوئی ادھکا دنیا میں ہمسر نہیں  
نہیں دل سنبھلتا کہ دلبر نہیں  
وہ طوبی نہیں کچھ صنوبر نہیں  
مجھے خواہش آب کوثر نہیں  
در مصطفیٰ کے برابر نہیں  
مگر اپنے ایسے مغدر نہیں  
فلک پر تجھے آخر نہیں  
تمناے الماس جوہر نہیں  
بہی میں بھجے جھکو میسر نہیں  
کوی ویسا دریا میں کوہر نہیں



مقابل میرے طبع پر نور کے  
ضیائی مہر اور بہین

سرو گلزار صفا قامتِ بالائی تو	روکش روئے جان شدرخ زیبائی تو
بچمن رونگتہ والہ سنبھل نشوم	کریم بنم بخدا زلف چلیپائی تو
اندین خمدہ عالم فانی مسم	کرد مخمور مرا ز کس شہلای تو
دست حسرت ید برضیا نرند کر بند	غیرت شعلہ طوارست کف پای تو
وصف سر تا قدم ایچ نیا ید تعلیم	منظر ذات خداست سر پای تو
اللہ اللہ چہ جمالت و چہ اعجاز جمال	شد خداوند جب والد و شیدای تو
از پای عرش برین در شب معراج شد	باعث منزلت و قدر قدمہای تو

چون کند خواہش فردوس برین یار ضیا  
دردش جا کند غیر تمنای تو

خدا سے ہی الفت شہ انبیا کو	شہ انبیا سے عشق خدا کو
سزاوار ہی بعد حکمت فضیلت	کریم التنا کو امام الہد کو
ولا سرمہ چشم طور او سلو کہنے	ہی ایسا شرف آپکی خاک پا کو
وہان نارسا ہو وی فکر ز سب	کہون کیا بھلا اونکی زلف رسا کو

میرزا علی



تصور سے اوس رو روشن کی حیرت  
دلا شوق ویدِ رُخ پاکِ احمد  
نیسر ہو تو فیک ایسے ایسے  
یہی ہے تمنا ہے تمنا

فرزِ ندم بدم ہے دل با صفا کو  
عجب مصقل ہے دلِ اقیان کو  
و ظیفہ کرین و صفِ خبرِ الورا کو  
و کھا دے ایسے و مصطفیٰ کو

او نہیں کے تصدق سے ای رب عالم  
نظارہ ہوا دوس در کا حاصل ضیا کو

یاد آیا جو مد نیکا بیابان محکمو  
یاد ہی مصحفِ رخسارِ پمپر کی مجھے  
ہے جہان منزلِ محبوب خداوند جہان  
کچھ مہر کی تنویر نہیں پاس سر  
ہے میرے دینِ قدیرتِ طوبی کا ضیا  
کیون نہو دور پریشانی عالم دل سے  
ہر رطحا کے تمنا ہی بہ بین جلتا ہوں  
وصل کے روز سے ہوتا ہی تر امنہ کالا  
کب تک جو شش پر رہتے ہیں ظفر کرے

صحنِ دادی ہی دلا صحنِ گلستان محکمو  
کیا عجب ہی جو کسین حافظِ قرآن محکمو  
و بان نہی دے رالطفِ فراوان محکمو  
ذره اوس دشت کا ہی ستر تابان محکمو  
کیون ہو معلوم بھلا سر و خیابان محکمو  
آر دیا محو سر زلف پریشان محکمو  
خضر صاحب ہی وہی چشمہ جوان محکمو  
اب ستا تو نہ زیادہ شبِ بحر ان محکمو  
نہیں معلوم ہی کچھ دینے گریان محکمو



آرزو کو چہ سلطان رس کی بس ہے  
اپنی خواہش نثار و خضر رضوان مجھ کو

حسرت موی محمد نے کیا ہی بہہ تحیف

بار ہوتا ہے صد تار گریبان مجھ کو

اونکے در پر کوئی لیجا کے بٹھا دی ہمو

راہِ ظلمات سے زہار سر و کارین

والہ سنبل فردوس نگر ای رضوان

دور ہو تلخی سکرات نیکو نگر اوس دم

غیرت مرطع خورشید مزارین ہو جائین

ای شفیع دو جہان ہم ہیں گنہگار ازل

مہر محشر سے تڑپا یگا عالم سارا

ہم ہیں یک عمر سے مشتاق نہایت کوئی

نوش دار و سے نہ کچھ حبت شفا سے

مرض عشق محمد ہو زیان ہر دم

زار کعبہ مقصود بنادے ہمو

راہ اوس شہر کے ای خضر تبادی ہمو

وامین کا کل احمد کے بھسا دی ہمو

وہ اگر شربت دیدار پلا دی ہمو

روے پر نور و مان اپنا دکھا دی ہمو

خوف و پریشانی سے قیامت بچا دی ہمو

اپنے دمان طس حمایت ملے جا دی ہمو

خبر کو چہ دلدار سنا دی ہمو

ای صبا خاک تو اوس کو چکے لا دی ہمو

ای طیب ایسے کوئی ڈھب کے دوا دی ہمو

شکوہ بخش دین کبھی ہم نکرین

اوس سیحان سے چھپا کوئی ملا دی ہمو



عشق احمد سے ہیں معمور دل و جان دو نو  
 پر تو عارضِ رُکسانِ شہ عالم میں  
 وحشتِ فرقتِ وادی مدینہ پہ پہولی  
 عکس میں کا کل و رخسار کی اور کج چمن  
 و کہیں وہ حسن تو محزون و زلیخا ہو جائیں  
 شمعِ خورشید روشن ہے شبستانِ چمن

اون کی الفت ہی مجھے دین اور ایمان دو نو  
 ماہِ پر نور ہو یا مہر درخشان دو نو  
 زہے نام کو دامان و گریبان دو نو  
 کل شاداب ہو یا سبیلِ سچان دو نو  
 لیلے پر و نشین اور مہ کنعان دو نو  
 مقتبس آہے میں شمع و شبستان دو نو

قد کو تشبیہ نہیں سرو گلستانی سے

ہیں فدا اون پہ ضیاء سرو گلستان دو نو

خیر نور ہو یا روئے مہ کامل ہو  
 ہوس دولت دارین وہ کیا خاک کری  
 شربتِ وصل سے پاویگا حیات جاوید  
 دروغِ دم سے سمجھی ہو میں خاویج  
 میں مسافر ہوں مگر اور سفر ہی درپیش  
 حاصلِ سحر سمجھتا ہوں میں اپنی اسکو  
 کیوں نہ حاصل ہو دلاقرب الہی اسکو

اوس کفِ پاک کے سوا دل نہ او دہریا ہو  
 الفتِ احمد مختار میں جس کا دل ہو  
 تیغِ مہجوری محبوب کا جو بس ہو  
 شوق سے محفلِ میلادِ جودا حاصل ہو  
 طلی کسبِ طور سے بھی ہو کے اب منزل ہو  
 یاد احمد میں جو ایک آن بھی داں غل ہو  
 قربتِ سید لولاک جسے حاصل ہو



گر زبان تر نہوا و صاف شد والا سے رات دن و روز زبان نام نبی ہو یاز	ایک دم ہر بخدا زیت مجھی مشکل ہو اور دل بھی نہ تصور سے کبھی غافل ہو
وصف احمد بن ضیائے کذا رے وقت خوب ہوشیار ہو دانا ہو بڑی عقل ہو	
فخر کون و مکان رسول اللہ آفتاب سپر راہ ہدا بسر ناطق کلام حق مقتدای رسل امام سبیل ہو وے اس روضہ مقدسین یہ پرو بال ہی دکن من ضیاء پہ در و بام کے تجمل سے غم وقت کو دور کر دل سے	باعث دو جہان رسول اللہ یاد ملی انس و جان رسول اللہ ہو خدا کے زبان رسول اللہ تم سوا ہی کہاں رسول اللہ اب فدا میرے جان رسول اللہ اوسکو بلوا دیہاں رسول اللہ شان حق ہے عیان رسول اللہ کبھی شادمان رسول اللہ
اور یہ جاے اوسکا مدفن ہو نکلے ارمان جان رسول اللہ	
ہو گیا بھر جو خیال رخ زیبائے تازہ	تھنچے دلین کہلا اور شکوفہ تازہ

ایک دم



ای گر کوئی پیر سے کوئی ہوتا ہے  
قصدا و صاف پیر جو کبھی کرتا ہوں  
مین جو سنتا ہوں کہی وصف کل بطحا کا

حسرت و غم کا دل زار پہ صد تازہ  
سوچتا ہے مجھے مضمون بھی کیا کیا تازہ  
داغ دل پر مرے پیر ہوتا ہی تازہ تازہ

ای ضیاء خرم جگر کو مرے کر دیتا ہی  
قلقِ حجبِ ابرو سے مسکا تازہ

یہ چاہ ضیاء حق سے دعا اور زیادہ  
خود و س سے خواہش ہے فزون کوئی نہ  
آدم کو کیا اشرف مخلوق خدا نے  
سحر جلی شبِ شوق وصال او کا جو  
تھا مرتبہ عرشِ علا کر چہ محلے  
انہ کیا دلوں کو رُفِ پا کا  
خوہش ہے کہ سر میں ہو نبی و مر کا  
جس سے ہو زیادہ مرضِ عشقِ محمد

ہو دل میں مدینے والا اور زیادہ  
یہ میرے تمنا ہو خدا اور زیادہ  
حضرت کو شرفِ ادن سے دیا اور زیادہ  
اللہ بھی شائق ہوا اور زیادہ  
پر آگے قدموں سے بڑھا اور زیادہ  
ہو جائے کہیں اسکی صفا اور زیادہ  
سو دے سر زلفِ دوتا اور زیادہ  
مجھ کو دے کوئی ایسے دوا اور زیادہ

دل یاد نبی سے ہی غارتِ خورشید

ہر لحظہ ہو یہ نور و ضیا اور زیادہ



چاہے ہی مدام اول بیمار ہمیشہ	رہتا ہے مدینکا طلبکار ہمیشہ
لین جاکی وہاں میں جو خریدار نکوی	بکتے ہے سعادت سر بازار ہمیشہ
رہتا ہے حضور ملک و جن و بشر سے	معمور در احمد مختار ہمیشہ
خوبی سے مرے بخت کے ہونے ہی بار	اوس در کا میسر مجھے دیدار ہمیشہ
بہجور میں اوس لعل شکر خوار بنی کے	طغیانی پہ ہوشم گہر بار ہمیشہ
اوسکی ہو کیون کر مئی بازار کہ جسکا	اللہ تعالیٰ ہے خس دیدار ہمیشہ
دل یاد سے معمور ہو سلطان کی	اور میری زبان پر رہے گفتار ہمیشہ
فرقت میں رہوں چشم مبارک الہی	بیمار ہے جون زکین بیمار ہمیشہ
گل میں وہ نہیں خار مدینہ میں جمی بات	بیل کی مرے رہتے ہی گرا ہمیشہ
جون صبح و رخشان ہے شب تاری جدالی	نظر دن میں ہی وہ رو پر انوار ہمیشہ
محفوظ رہیگا گذر باد خزان سے	سر سبز مدینکا ہے گلزار ہمیشہ

و کھلا یگا اللہ صفیا اوس کو کبھی تو

خواہاں مدینہ ہے دل زار ہمیشہ

ہیں طرح بیکتا اسیر مدینہ

ہو جو کوئے ہے اسیر مدینہ

نہیں وہاں میں نظیر مدینہ

وہ آزاد ہے فکر دنیا و دین سے



جہان کے بزرگوں سے بزرگ ہیں سب  
زمین ہے مدینہ کے روشن فلک سے  
کچھ اون سے نہیں بادشاہوں کو نسبت  
زمانیکو ہی فیض بخشے وہاں سے  
پہ وہ تو بھلا کس طرح ہو برابر

بزرگی میں طفل صغیر مدینہ  
محمد ہیں ماہِ منیر مدینہ  
پہر رکھتے ہیں رتبہ فقیر مدینہ  
کہوں کیا میں فیض کثیر مدینہ  
سرِ سلیمان حصیر مدینہ

ہولی دور ساری گرفتاریوں

خدا ہوں میں جب سے اسیر مدینہ

بہت دن سے ہوں داغدار مدینہ  
وہاں جاؤں تو سر کے بل جاؤں باز  
تصدق ہے کعبہ کے ساری خدا  
اوسے سے ہوئی چشم عالم منور  
نہ کیوں ہو لازم ہو توقیر اوسکی  
وہاں شاہ عالم کے وہ ساتھ ہونکی  
میری خاک زیر قدم ہو دی اونکی  
اوسے جانے عرشِ اعلا کے ہمسر

دلکا دے خدا لالہ زار مدینہ  
جہی میرے آنکھوں میں خار مدینہ  
مگر کعبہ ہے جان نثار مدینہ  
عجب تو تھا ہے غبار مدینہ  
ہی عرشِ برین پر وقار مدینہ  
جو ہیں لوگ یہاں خواہ سنگار مدینہ  
اہے جو ہیں شہسوار مدینہ  
زمین پر ہے ظاہر و پار مدینہ



فرامی گلستانِ جنت ہی صدقے مرائن سے دنیا کی مطلب نہیں ہے نہیں قصرِ جنت کے اونکو تمنا مراغیبِ آرزو منقبض ہے	وہ ہی جلو کوہسارِ مدینہ دل و جان سے ہو نہیں نثارِ مدینہ جو دیکھے ہیں نقش و نگارِ مدینہ اکھلا دے نسیم بہارِ مدینہ
	تمنا یہی ہے ضیا کو خدا یا دکھا دے درِ فیضِ بارِ مدینہ
کیونکر ہو بیانِ خوبیِ بستانِ مدینہ جب وہ شہِ ذی شان ہو سلطانِ مدینہ صدقہ کرے اوس پر سے گلستانِ جنابکو تخلیق کبھی گلشنِ عالم کے نہوتے ای قاضی حاجاتِ جہان روزِ ازل سے کر عیش سے وصلت کے بدل اپنی کرم سے مین میل شیدا کی طرح نغمہ کنان ہو سیارہ پر نور ہر اک شمع ہی وہاں کے	شدر و کشِ فردوسِ بیابانِ مدینہ برتر ز جہان چون نہ بود شانِ مدینہ رضوان جو بنید چمنستانِ مدینہ بودی نہ اگر خارِ مغیلاںِ مدینہ مشتاقِ مدینہ من و قربانِ مدینہ پست انجہ بدلِ صدمہ ہجرانِ مدینہ از ولولہ شوقِ گلستانِ مدینہ خورشیدِ فلکِ قبۃ الیوانِ مدینہ
	تو عیف مدینکی ضیا ہو نہیں سکتے



سازیم چسان مدحتِ سلطانِ مدینہ

ازل سے میں ہوں خواہاںِ مدینہ

نہیں ہے فتنہ مرا ایسا کہ مجھ سے

زمین او نیچے فلک سے ہی بان کی

نہورِ ضوان کبھی حنت پہ نازان

تمنا ہے یہی آنکھوں میں یارب

پریشان دل مرا ہی مد توں سے

مرا کیا ایک دل اوس پر سے حد

کہان انوارِ رُوسے شمعِ افلاک

کہ ہر داؤد کی وہ نغمہ سنجی

کہ ہر بے نہت گلزارِ حنت

نچا ہوں نعمت دنیا و دین کو

شرف میں بادشاہانِ جہان

بہر ہے دل میں ارمانِ مدینہ

اواہو و صف شایانِ مدینہ

فرزون ہے عرش سے شانِ مدینہ

اگر دیکھے گلستانِ مدینہ

رہیں خارِ معیانِ مدینہ

اسیرِ سبستانِ مدینہ

دل عالم ہے قربانِ مدینہ

کہ ہر شمعِ شبستانِ مدینہ

کہان آوازِ معیانِ مدینہ

کہان گلہائے بستانِ مدینہ

مے گر زلہ خواہانِ مدینہ

فرزون تر میں گدا یانِ مدینہ

ضیا کیا ہے غرض مجھ کو کسی سے

مرے آقا میں سلطانِ مدینہ



ہو دی حب وہ مسند نشین مدینہ	نبا عرش فرش زمین مدینہ
خدا یا تقدیر سے او شاہ دین کے	مرا ہو وے مدفن زمین مدینہ
گلستانِ جنتِ حبلِ دیکر ہے	بہارِ گلِ یاسمین مدینہ
مثالِ حبانِ پینِ کاناٹ ٹان کے	ملا یک صفتِ پینِ مکین مدینہ
فضائے حبان یا بہارِ ام ہو	لطافتِ پینِ پینِ خوشہ جین مدینہ
ہوا اسیمین ہے نقشِ نامِ مبارک	کہوں کیوں نہ دل کو مکین مدینہ
نہیں کچھ ہے معلوم یہ جذبہ دل	کرے گا مجھے کب فرین مدینہ
زمانیکے خورو و کلان سے یہ نظر	ہیں جتنے کہیں وہیں مدینہ

ہو ہے ضیاء و نورِ عالم کا جلو

ز نورِ رخ سے حسین مدینہ

دلِ بوجی نہایت غمِ جان کا مدینہ	اور پہلے بلفیضہ ہی مدینہ
ز بہار نہیں ہے ہوسِ تحتِ سلیمان	بس مجھ کو ہی ارمانِ درِ شاہِ مدینہ
ہر روز اترتے ہیں ملکِ خرچِ بریں	کیا فخر ہے کیا شان ہے کیا جاہ مدینہ
دربارِ نہیں رہا ہے انکو خضر کی	عشقِ جوہن راہِ رورِ راہ مدینہ
مہم حاصل ہو شرفِ سبیلِ درویشِ دین	اوسکا جوشتہ ہو کہیں کا مدینہ



خوابان ہے خدا و نکاح جوین جہان  
ہے خاک مدینہ کے فلک سے کہین اونچی  
کیا جانے کوئی اوسکی فضیلت کو وہ کیا ہی

آشفۃ و شیدا ہوا خواہ مدینہ  
اور ذات شہ ختم سل ماہ مدینہ  
حق جل و علا ہے شرف آگاہ مدینہ

کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں ضیا حال میں اپنا  
دل پر ہے نہایت غم جان کا مدینہ

بیان مجھے کیا ہو ثنائے مدینہ  
دکھایا نہ اب تک خداوند عالم  
نہوگی ولا خواہش خدا تجھ کو  
کوئی اوس کے ہمسر نہیں ہے جہان  
بے عالم کو اوس سر زمین کی تمنا  
کہ ہر بوجے مشک خطا و ختن ہے  
بہار گلستانِ حبتِ خجل ہے  
فقد فاز فوزاً عظیماً ہے مجھ کو  
خدا یا مجھے اپنے رحمت سے کر دے  
الہی یہی تجھے بردم دعا ہے

فضائے جہان ہے فضائی مدینہ  
ترپتا ہوں کب سے برائے مدینہ  
وہ ہے وادی دلکشائے مدینہ  
مدین جوین ماسوائے مدینہ  
نہیں کون ہے مبتلائے مدینہ  
کہانِ سچیت جان فرائے مدینہ  
شکفتہ وہ ہیں غنچہاے مدینہ  
میرا اگر ہو دے جائے مدینہ  
فدائے مدینہ فدائے مدینہ  
فزون دم بدم ہو واسے مدینہ



گرفتار خلعت بین ہی معصیت کی  
کرے دیکو روشن ضیائی مدینہ

یارب بطیفیل چمن آراے مدینہ تم جانو یہ لاریب ہی اس بات کا اثبات افضل ہے کہیں خانہ کعبہ سے شرفین لایق نہیں اوسکی یہ مراد قد دل جان رکھتا نہیں سرمانہ طاعت ہون تقوی خالی ہے مرادل ہوس خلد برین سے گھلاے جناکو نہ کبھی دیکھوں جو جھکو سوئی نہ کبھی آرزو گلگشت جناکی برگز نہو خواہان فروغ جیل طور سن لیون جو داؤد تو ہو و جد پریان مین ایک نہیں کچھ ہوں طلبکار مداؤ از ہر جگر سوزی و آہ دل عشاق	برائی مرے ہی جو تمنائے مدینہ مکہ سے ہی افضل کہیں اقصائے مدینہ آرام گہ حضرت مولاے مدینہ کیونکر ہو خریداری کالاے مدینہ کافی ہے فقط جھکو ٹولاے مدینہ رہتا ہے شب و روز وہ جویا مدینہ آجائے نظر زکس شہلا مدینہ گردیکھتے اور یس تماشاے مدینہ موسیٰ کبھی دیکھیں جو تجلاے مدینہ آوازہ مرغان چہرہاے مدینہ عیسیٰ بھی ہیں بیمار مسحاے مدینہ مدفن ہوا الہی مرا عہدے مدینہ
---	--

مولائی مدینہ کے تصدق سے ضیاء کو



دیف الیاء الشاہد الحیات

۹۴

ہی کیا عجب اللہ جو دکھلائے مدینہ

دیدہ ہے دید احمد مختار کے لئے

منہ میں زبان ہے شوقیہ اظہار کے لئے

زہار جھکو خواہش ظل عاہن

تاریک دلین کیون نہو بدر الدجی کا عشق

سنا ہمیشہ شمس مبارک کا تذکرہ

برنیک و بد کو ادنی شفاعت ضرور ہے

ہی مدعا حصول ہمارا نگاہ میں

کیا مرتبہ ہے و اصف خیر الانام کا

اور دل ہے عشق سید بار کے لئے

اور سری اپنا سنگ دربار کے لئے

مردانہوں ادنی سائب دیوار کے لئے

ہے روشنئے ماہ شب تار کے لئے

ہے ہم معالجہ دل بیمار کے لئے

کچھ یک فقط ہنیں ہے گنگار کے لئے

مشتاق ہم میں آپکی دیدار کے لئے

کیا افتخار اونکے ہے زوار کے لئے

دیکھوں کبھی تو وہ رخ پر نور خواب میں

سوتا ضیا ہون دولت بیدار کے لئے

اگر متفق ہووے ساری خدا کے

نہ میرے طبیعت میں ہو کیون صفا

ہنیں ادنی زنجیر و رنگ رسای

نہو دام الفت سے مری رہاے

ہنیں انکے ممکن ہے مدحت سراہی

میں و صاف ہوں عارض مصطفیٰ کا

نہ کیون سر کو تگراؤن دیوار و در سے

ہمیشہ رہے دلین داغ محبت



سیحاک کے دیدار کی ہے تمنا | قضا مجھ سے کرتی ہے کیون مانا پای

ہو عاشوق و صف رسول خدا کا

**ضیا** کیسے دولت مرے ہاتھ ہی

چشم گریان چہستانِ مدینہ دیکھی	اوسکی جانب گل خندانِ مدینہ دیکھی
کوئی ایسا نہیں جو فخر زمانے پہ کرے	لابق اس بات کی انسانِ مدینہ دیکھی
ہلک و شور سمجھو کوئی تمنا اوسکی	کچھ نہ انسان کو خوابانِ مدینہ دیکھی
کیون نہ رفعت ہو فزوں عرشِ سبکی	کو فرشتہ کو بھی دربانِ مدینہ دیکھی
کچھ نہ ہو جلوہ گلزار کی اوسکو خواہش	جو تماشائے بیابانِ مدینہ دیکھی
بھول ہی جانی نصارت کا وہ اپنی عالم	باغِ حبت جو گلستانِ مدینہ دیکھی
دل دیوانہ میرا توڑے نہ زنجیرِ جنون	گر کبھی سنبیلِ بچانِ مدینہ دیکھی
کیا حقیقت ہی تیری ایسے تابانِ فلک	مہر کو ذرہ خندانِ مدینہ دیکھی
اپنا ارمان بھی خلیگِ یقین بہتوں کی	یہاں نکلتے ہوئے ارمانِ مدینہ دیکھی
حیدر آباد دکن میں بھی ضیا شکرِ خدا	ہم نے بہنو کو ثنا خوانِ مدینہ دیکھی

کیا ثنا کا ہی اثر اوسکے ثنا خوانوں سے

جیلو دیکھے اونھیں قربانِ مدینہ دیکھی



ہر چند نظر صورت شمس و قمر آوے  
سو جان سے فدا ہو نگاہین بیل شیدا  
مدت سے دل زار ہی خواہان مدینہ  
بھاتی نہیں خبر نکبت کیسوی معینہ

دیکھوں نہ او سے جب تری صورت نظر آوے  
اوس گل کی خبر لے جو نیم سحر آوے  
یار بکھین ہلکے یسے یہ امید بر آوے  
سو بار اگر نکبت عطر و آرا آوے

شیدا ہوں ضیاء میں لب و دندان بنی کا  
کس رنگ نظر میں مری لعل و کمر آوے

اتھا شور و فغان ہر انجمن سے  
فغان کرتے ہوئی بیل چمن سے  
جگر پر خون گریبان چاک ہی گل  
فغان آہ و بکا درد و الم کے  
وفات حضرت خیر الورا کا ق  
نکل آئین تو ممکن ہے بجا ہے  
بری حالت تھی سب یار و نکی یکسر  
ہوئی و بیل نالان سے گریان  
اثر ہے او کی خونباری کا دیکھو

روان ہی عاشقوں کی جان میں سے  
چلی ہے شمع روتے انجمن سے  
اُسے درد و تعب رنج و محن سے  
صدا آتی ہے ہر اک کوہ بن سے  
بیان سن سنکی سورج و محن سے  
گریبان چر کر مردے کفن سے  
درگاہ کون حال شاہ ذوالمنن سے  
جو دیکھے گل کی خست اس چمن سے  
شفق بکریاں چرخ کہن سے



<p>ہلا لوح و قلم عرش معلّا قیامت تھا دل انگاروں کا رونا الہی از طفیل شاہ لولاک</p>	<p>جدا جدم ہو جان اونکے سے ذائق مصطفیٰ جد حسن سے ہمین آزاد کر رنج و محن سے</p>
<p>کسی سے کیا ہوتا ہے محمد عربی بند عرش سے جای محمد عربی عطای رب ہے عطای محمد عربی خدا کے پاس سے معراج من بہت رحمت جناب خالق کوین نے دو عالم کو حبیب خاص خدا فخر انبیاء و رسل دو چند پانہ عرش برین بلند ہوا کبر سواب خجالت سے لعل ہو پالی الہی قبر کا مجھ پر نہ ہوں ظلمت ہو مری دماغ تلک ای نسیم بہجا دے</p>	<p>الہی تو ضیا کے دل کو بہر دے شراب عشق و حب پنچتن سے</p>
<p>خدا ہی مدح سراے محمد عربی ہی فخر عرش سراے محمد عربی رضای حق ہے رضا محمد عربی ہمارے واسطے لای محمد عربی کیا ہے خلق برائے محمد عربی نہیں ہے کوئی سواے محمد عربی وہاں پہنچے ہی پاسے محمد عربی جو دیکھے بحر عطائے محمد عربی وہاں دکھادیں لقاے محمد عربی شمیم زلف رساے محمد عربی</p>	<p>خدا ہی مدح سراے محمد عربی ہی فخر عرش سراے محمد عربی رضای حق ہے رضا محمد عربی ہمارے واسطے لای محمد عربی کیا ہے خلق برائے محمد عربی نہیں ہے کوئی سواے محمد عربی وہاں پہنچے ہی پاسے محمد عربی جو دیکھے بحر عطائے محمد عربی وہاں دکھادیں لقاے محمد عربی شمیم زلف رساے محمد عربی</p>



ہوئی قبول و عاے محمد عربی	رہیگی امن میں امت عذاب دنیا سے
و مان ہو طل لوائے محمد عربی	یہاں ہو بیرونی ہو نصیب اور سر پہ
ہری ہی حسین و لائے محمد عربی	برای ہے دل وہ تو لائے دین دنیا سے
پہرا و سکوراہ پہ لائے محمد عربی	زمانہ کفر کے ظلمت سے گم رہی رہتا

فضای روضہ رضوان ظہور رض و سما

پہ سب ہی نور و ضیائی محمد عربی

و مان جوں فرائی ہی مرے غنچہ دین کی	بیل مجھے خواہش ہے مدینگی چین کی
کچھ دین تہا نہ ہی مشکت خن کی	تعریف سنی او سکی جو گیسو کے شکن کی
برائے کہیں آرزو ہی جو مری تن کی	لاشہ مرا ملجاے مدینگی زمین سے
ہے شعر کے نقطہ میں صفا و رعدن کی	لکھتا ہوں جو وصفِ فرد و ندان ہم پر
ہی قدر فزون لعل سے بھی مری سخن کی	اللہ رے تاثیر ثنائے لب جان بخش
تکلیف گذرتی ہے جدائی کے محن کی	یار بہنو بی فائدہ دن رات جو مجھ پر
آغوش میں کہی نہ مجھے خاک دکن کی	یہ دیکھے مدینے خداوند و عالم
یہ محض عنایات ہی خلاق زمین کی	توفیق ثنائے شہ لولاک جو دی ہے

آشتی ہون ضیا زلف اگر بارہی کا



نکبت ہی افزون مشک سے ہمار کفن کی

واہ وا کیا محفل میلاد ہے	جو یہاں آیا ہے وہ دل شاد ہے
جلوہ فرمائی سے اوس محبوب کے	سر بسر عالم طرب ایجاد ہے
فرشیوں کے واسطے مولود کا	عرش سے شور مبارکباد ہے
جو مقید عشق احمد کا ہوا	وہ غم دارین سے آزاد ہے
دل بچسا ہی اون کے عشق زلف	واہ وا کیا صید کیا صیاد ہے
ہو سکے کچھ بھی نہ تو صیف بنی	زندگی اپنی یونہی مبرا د ہے

جو ہے ملج جناب مصطفیٰ  
ای ضیاء حق سے اوسے ملا ہے

کیا بیان ہو شان و شوکت آپ کی	عرش سے افزون ہی رفعت آپ کی
یا محمد اول عالم ہیں آپ	بعد ہے رتب کے بعثت آپ کی
اگر قلم اشجار ہوں انجمن مداد	ہو قلم جب بھی نہ مدحت آپ کی
خلقت آدم سے اول پارسول	ہو جلی واللہ خلقت آپ کی
آئینہ ہے نور حق کا بالیقین	یا نبی اللہ طلعت آپ کی
قامت طوبی نخل قامت ہے	روکش جنت ہی صورت آپ کی



اپکا دشمن ہے مغضوب خدا  
حق کی الفت ہی محبت آپکی

ہو وی دنیا میں اطاعت ای صیا  
اور عقیقی میں شفاعت آپکی

<p>مچھکو اپنے بنی سے الفت ہی ہنیں دم بہر کے مچھکو فرصت ہی اپنا مسلک ہو لطف خالق سے مین نہ اب تاگ پہچ سکا اون تگ مچھکوں سے شای چاہ ذقن لب شیرین کے یاد میں رہنا کیون نہ باریک بین ہو دل اوسکو لپٹنے بندون پہ ہی خدا تو رحیم دیکھنا جنکا جب عبادت ہو مرغن جسم عاصیا نکی شفا ہی اوسے دولت معاد و معاش کیون نہو دے دہلا ہوا ہر شر</p>	<p>یہی دنیا و دین کی نعمت ہی روز و شب زلف و رخی مدحت ہی یعنے وہ رہ جو راہ سنت ہی نار سا میرے کسی قسمت ہی کس کو آب بقا کی جاہت ہی دم آخر یہ مچھکو شربت ہی عشق زلف بنی سے بیعت ہی اوشکا جلو مزید رحمت ہی اوشکی مدحت بھی عین طاعت ہی سرور پاک کی شفاعت ہی جو طبع طریقت ہی میرے دلین خیال قامت ہی</p>
---	---



ای ضیا محجوبہ دونو عالم میں

راحتِ روح نامِ حضرت ہے

سرورِ ابر شفاعت کے اوتھانے والے

عرضِ احوال کرین چلے ہم اونسے یارو

ایکا قرب نہیں قربِ خدا سے کچھ کم

رحم فرمائے فرقت کے گرفتار و ن

محو عصیان ہوں عجب کیا نظر اقدس سے

ای خداوندِ جہان جلد تو پہچا دو وہاں

خاک ہی خاکِ شفا کو چہ کے اکیر غبار

تم سوا کون ہمارے ہیں چہڑانے والے

کوئی احمد کے اگر ہوں کوئی جانے والے

ای شہِ جن و بشر حق سے طائفے والے

رحمتِ خلق ہو یا شاہِ کہاں والے

آپ ہیں خاک کو اکیر بنانے والے

جو کوئی شہرِ مدینکی ہوں جانے والے

قدسیان ہیں خس و خاشاک اُٹھانے والے

کردارِ جانِ ضیا بے شیدائی طرح

اونہ اوس گل کے جو ہیں چال سناوے

وہ کیا ذاتِ مصطفائی ہے

وہ خدا ہے جہان کے بن و صاف

داخل جس جا زشتے خان کو نہیں

وہ ہی سرورِ اتقیا کے ہیں

منظرِ شانِ کبریائی ہے

اونکی مداح سب خدائی ہے

اونکی اوس جاتک رسائی ہے

اونسے ترسین اتقائی ہے



جسکے پر تو سے ہی قمر روشن	اونکے عارض کے وہ صفائی ہے
نجدائین وہ رحمت عالم	شان میں اونکے آیت الٰہی ہے
ہی خجل جس سے سرو بیخ جان	اونکے قد کی یہ خوش دانی ہے
ہوس سلطنت نہیں منظور	اوس جگہ کی مجھے گدائی ہے

اونکی مدحت کی آرزو تھے ضیا
میری اُسید یہ برائی ہے

کب زلف کے ہمسری مشکِ خشنی ہے	قامت سے جمل قامت سرو چمنی ہے
گلزار میں گر و صفِ محمدؐ میں نہ گل ہو	کیا کام کے غنچے کی یہ غنچہ دہنی ہے
بلبل کی صفت شوق سے تر پی ہی لڑا	جون رگ گل تراوسی کانتے کی الٰہی ہے
لبوس مبارک کے ہنو دے جو مشابہ	گلشن میں بحث گل کے یہ گل ہر سنی ہے
جس تنہا کہ دل و صفِ محمدؐ سے ہو خالی	وہ تن ہے کہ ہیزم کی صفت سو خشنی ہے
یہ عاشقِ رخسار و عاشقِ گل ہے	گلشن میں دل زار کی بلبل سے غنی ہے
مسکنِ دل عشاق کا ہی کوئی محمدؐ	ہوں گرچہ وطن میں یہ غریب الوطنی ہے
وصف لب شیرین سے بنی کے ہون	بس خستہ مری ذات پہ شیرین سخن ہے

رہتا ہی خیال آتھ پہر و صفِ نبیؐ کا
------------------------------------



یہ کام ضیاء تجھ سے بہلا کیا شدنی ہے

بسر سہ ہوتی ہے رنج و تعب سے

آئی نظر صورت و وصل محکو

وہ کیوں سر کے پہل جائیں روضیکو

نہایت زیارت کا ہی شوق محکو

بہت سے ہوئے ہیں نبی اور مرسل

گئی ظلمت کفر عالم سے کسر

سدھارے جو معراج کو شاہ والا

غضب میں خدا کے گرفتار ہی وہ

بنوئے کبھی اونچے اونچے اواز کر کے

ملے روح کو ابن مریم کے قوت

مری عرض ہے تجھ سے بچا دے قاصد

ہو نسخ ٹوڑاں و انجیل بے شک

یہ میدان ہی نعت شاہ رسل کا

شنا خان جناب محمد کے ہیں ہم

سیر روزِ فرقت میں ہی مجھ کو شب سے

تر پتا ہوں میں بحر میں اونکے لب سے

حلا یک و نان بیہ تھے ہیں ادب سے

سنے وہاں کے اوصا میں منہ جب سے

محمد ہی کی ذات افضل ہی سب سے

ظہور تجھے ماہِ عرب سے

جلو میں نبی اور رسل تھے ادب سے

ہوا ہے جو مغضوب اونکے غضب سے

صحابہ سبھی شاہِ دین کے ادب سے

سنے گر کوئی بات وہ انکے لب سے

بیام دل او سجا کسی ایک دھب سے

امام رسل شاہِ امی لقب سے

رکبہ اسین قدم ای قلم تو ادب سے

خدا یا بہن بخشد ی اس سب سے



کبھی تو کسی طور بچا دے وہاں تک  
ضیا التجا ہے یہی اپنی رب کے

<p>اوس گسوی بریج سے شب مشکِ فشان ہے اوس کے قدموزدن کے خجل سرور و ان کے تیرے دم الفت کے سوا اوشہ عالم ہو کیوں نہ ہیں دشتِ مدینہ کی تمنا بچا دے وہاں زاری و آہ دل شیدا دن رات جُدا نہیں رُخِ غیرت گل کے یہ عالم امکان کا جلوہ ہی اُنھیں سے بالکل نہیں معلوم کہ دلبر کے قلوں سے مصروفِ ثنائی شہ والا رہوں جب تک حسرت نذا اپنی مجھے گلشنِ فردوس</p>	<p>نور رخ پر نور سے خورشیدِ جلوہ کنان ہے شانِ اعدی جسکے سراپا سے عیان ہے کب قالبِ فرسودہ لسانِ مین جان ہے وہ دشتِ نہیں و کشِ گلزارِ جنان ہے ای بادِ صبا وہ گلِ مقصودِ جہان ہے جون بلبلِ شوریدہ مجھے آہ و فغان ہے نامِ نبوی قدرتِ خالق کا نشان ہے پہلو میں نہیں ہے دلِ مینابِ کھان ہے منقارِ زبان کو مرے مقدور بیان ہے گلزارِ مدینہ کے ہوسِ لہنِ نہان ہے</p>
---	---

نامِ شہ والا جو ضیا نقش ہے دلین  
اپنے لئے وہ آتشِ دوزخ سے امان ہے

محمد یہ میرے فدا جان ہے	محبتِ محمد کی ایمان ہے
-------------------------	------------------------



بجلا ایک جان ہو تو کیا ہو نثار	خدا کی سب اونپر سے قربان ہے
اولو العزم ہیں اور بھی اپنا	مگر سب سے اونکے سوا شان ہے
سر مو کرے اونکی توہین جو	وہ مرد و دہ ہے اور شیطان ہے
کروں مدحت زلف دروے رسول	مجھے رات دن بس یہی وہمان ہے
سر زلف اونکا تھکے بس نہیں نہ	دل زار تو کیوں پریشان ہے
نہایت تمنا ہے ویدار کی	مجھے شکل نزع آسان ہے
کرو سیر گلزار و صف بنی	عجب ہے خزان یہہ گلستان ہے
وہ ہے واصل حضرت کبریا	جو اوس شاہ دین کا شاہان ہے
ان آنکھوں سے دیکھو مذہب کو مین	یہی مدعا اور ارمان ہے
تری ذات سے کار ساز جہان	بجگر التما کچھ نہ سامان ہے
ترے لطف سے کچھ پہ شکل نہیں	ترے آگے سب جبر آسان ہے

اوسے مہر خوبی کے آگے خدیا

مثال سہا و کنعان ہے

افلاک ملک زمین سے رخشند نور ہے

حضار کے دلوں پہ نہایت سرور ہے

بزم ظہور نور خدا سے غفور ہے

عالم میں جوش بحر مسرت ہیابی ہے



عشاق ہیں کلیم صفت محو شوق دید	جو شمع ہے وہ رشک ادہ شمع طور ہے
انجم تامل اوس پہن پروانہ سا نثار	پر تو سے اوس کے روشنی عین ہو رہے
کیا شمع دل فروزی یہ اسکے واسطے	فانوس قلب صاحب باطن ضرور ہے
رضوان کا اہتمام ہی جنت کے واسطے	یہاں انتظام منتظم نار و نور ہے
کیونکر نہ سامعین بھی مستانہ حال ہوں	بشر اپنا مستی مدحت میں جو رہے
جلو فراہی رحمت عالم کی ذات پاک	کیسا جہانین رحمت حق کا ظہور ہے
مداح کو نہ ہو کہیں آسیب چشم زخم	اسپند خال روشن خسار حور ہے
سنگ و صف محفل میلاد شوق	بالکل ہے شکل کوش دل نامعبور ہے

ارباب دلو پہان کے حضور ہے ای عینیا  
بے شک حصول حفت حق کا حضور ہے

جستجو ہے صدی آنکے خاک پاکیواسطے	خاک پاکیواسطے مجھ کو تو تیا کیواسطے
کیا زبان کیا منہ ہمارا جو کرین او کی ثنا	ہی کلام اللہ بس اونکے ثنا کیواسطے
حشر من سایہ ہو یارب عرش کے زنجیر کا	شاہ دین کی واسطے زلف رسا کیواسطے
واغ ہے دل پر جو عشق سید ابرار کا	مرقد تاریک میں ہی بس ضیا کیواسطے
دھل کی صورت نہیں پیدا ہے ایک خدا	خلق ہوں کیا میں فراق مرصطفیٰ کیواسطے



کون مرتاب ہے مہوس کیمیا کے واسطے	من ہون شتہ اونکی اکسیر نظر کی چاہ کا
جاؤں جو کعبے تو جاؤں اس دعا کے واسطے	دیکھ لوں جا کر مدینہ وہاں مومن ایمان
بخش دے ہکو جناب مصطفیٰ کے واسطے	ری دعا تجھ سے ہماری ای خداوند جہان

چاہتے ہیں نعت کے بدلے تری درگاہ سے

معفرت کا ہو صلا یا رب ضیا کے واسطے

غیرت چشمہ حیوان لبان پرور ہے	خضر کو شمع بُدا عارضِ بغیر ہے
فیضِ یاربِ رخ پر نور شہ خاور ہے	ذریعہ ذریعین تجلی ہے اونہن کی روشن
جئے تو یسے خجلِ رُوسے مہ انور ہے	کیا کہوں عارضِ پر نور کا انکی عالم
خارِ بطحا گلِ حبت سے کہیں بہتر ہے	شوقِ بیل سے زیاد ہی دلِ مفطر کا
کشش کو چہ دلدار ہمیں رہبر ہے	خضر کے راہبری سے نہیں مطلب ہمو
وہاں شفیع دوسرا سر پہ گرم گشتی	تپشِ مہرِ قیامت سے نہیں خوف ہمیں

حشر میں حق کو سناتے ہوئے و صابنی

باغِ حبت میں چلے جاؤ ضیا وہ گہر

محرمات

برقصیدہ مولوی سید کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی



بہرِ نخیل شرفِ صبح و مسایان آنا

شوق سے پڑھتے ہوئے علی بن آنا

راستہ کر کے عقیدت کا صفایان آنا

سر کے بل جانی امی اہل دلیان آنا

آفتِ رحمتِ عالم من ذرایان آنا

مومنو بزمِ سزاوارِ کرامت ہی

حاشقانِ شہِ عالم کی جماعت ہی

کیا جماعتِ نجاتِ نور و رحمت ہی

محفلِ مولیدِ سلطانِ رسالت ہی

عینِ ادب سے باصدقِ صفایان آنا

گراؤب جگا قدم بوسِ ہوا عرشِ برین

اونکی مولودِ مبارک کی یہ محفل ہی

سر جھکا بیٹھے سوی ادبی ہونہ کہین

یہ ادب کو تو پہانِ دخل نہیں مانتین

عطرِ ادب سے پوشاکِ مسایان آنا

انبیاء تک بھی اسی بزم کے ہین ہوا

ہین فدا حور و طاقِ شمع بہ جون بردا

رتبہ پہچانے تو اللہ ہی پس پہچانے

قدر اس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے

حضرتِ آدم و حوا کا ہوا یان آنا

کب ملک کہنی رہوں گنگِ نرط محسوس

ذکر ہی بزمِ رسالت کا مرے روح کا تو

کہہ رہے ہین یہی سب ساکنِ بزمِ خیر و

عرش سے فرش تک اللہ ہی جو ہم ملکوت

اور جبریل کا و مفرعہ رسایان آنا



کہہ رہے ہیں یہی غلامِ ارم میں جاوید	سحر و شام پہ چہر چاہی قریب اور بعد
شوق سے رکھے حضور کی وہ دلیں آمید	حورین فردوس کے کہتے تھیں نہ بخت
ہم کنیز و کا عجب فخر ہوا یانِ انا	
کیا شرف ہی شہ کوین کا کیا رتبا	مر جا صلے صلے صلے صلے علی :
ہو بیان محفل میلاد کا رتبہ کیا کیا	اسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا
تہنیت گو تھیں ہم اپنا ہوا یانِ انا	
بزم مولود کا ہے کس قدر اعلیٰ رتبا	ذکر حضرت کا ہر اک شے سے افضل بخدا
بچہ حضور زکین سعادت ہی شرفِ اسجا	محفل فرحتِ میلادِ نبی صلے علی
ہو نصیب اپنے تئیں صبر و مسایانِ انا	
جانو اس بات کو ہر ایک بھلا کیا سمجھے	بزم مولودِ نبی کے ہیں مراتب کیسے
با ادب ہو کے شرفِ جان کی یک موقع	گلِ فردوس کی تبارِ حایل کر کے
کہہ سہ پہر و گروہ حور بانِ انا	
ہر شے سے خوش تغاثر منِ مقابل ہی آج	دور و صدوۃ میں ہر ایک شاغری آج
شرف اس بزم کے حضور کو حاصل ہی آج	شہ لولاک کے میلاد کی محفل ہی آج
عند لیسانِ جنانِ نغمہ سرا یانِ انا	



ای ضیا اپنی براویگی یہ اُمید قوی	یہ جو ہی احمد مرسل کی شفاعت کی خوشی
قول کافی کا ہی اس امر میں ہو کافی	شرفِ محفل سبلا و کہین کیا کافی

ہم سمجھتے ہیں شفاعت کا صلاحیان انا

## ایضاً

مہ نونے بھی وہ ابرو ندیکھا	کبھی خورنے رخ نیکو ندیکھا
نہیں غم ہے اگر کچھ تو ندیکھا	زہی حسرت کہ وہ گیسو ندیکھا

سر زلف معنبر کو ندیکھا

اسیرِ جبرِ غبار کا حال	جرج ابروے خمدار کا حال
مریضِ زرگس بیمار کا حال	نہ بو چھوشتہ ویدار کا حال

فروغِ عارض گلبوندیکھا

جو ہوتا نجات پاو رہم نہ ملتے	سر زلف و دوتا بن سرے چلتے
کرین کیا آتشِ فرقت میں جلتے	رہی اکثر کفِ افسوس ملتے

کہاں باتون کا دستمبوندیکھا

چمن میں گل نے وہ عارض جو دیکھا	برنگِ بلبلی شیدا ہے تیرا
مرا ترپے ہی دلِ حبلِ طرح ویسا	ہزاروں کے ترپے کا تماشا



	نفس میں تو نے اوگر و ندیکھا	
صیبا نے پای گردنیا جہان میں بھلا کہنے کہ کیا دیکھا جہان میں	بجز دید و دید والا جہان میں ہی اوس پائیکا کیا پایا جہان میں	
	اگر کافی نے یہاں تکو ندیکھا	
برقصیدہ حضرت حافظ مولوی میر شمس الدین صاحب فیض		
استاد مصنف عفا اللہ عنہما		
دلو ہے مرے شوق تماشا ی مدینہ کچھ آج ہوا میں نہیں شیدا ی مدینہ	اور جان ہے معصور تو لای مدینہ دلت سے مرے سر میں ہی سودا ی مدینہ	
	اللہ دکھاوے کہیں صحرا ی مدینہ	
دل اپنے کو بہلاؤن نہ گزارا رم میں بھولے بھی رکھوں پاؤن نہ گزارا رم میں	بطل سے کبھی جاؤن نہ گزارا رم میں میں جا کے وہاں آؤن نہ گزارا رم میں	
	تموڑیسی بھی ہاتھ آئے اگر جای مدینہ	
صحرے سے نخل گلشن حبت کی فضا ہے غش جسکے صفا پر دل ارباب صفا ہے	ہر خار پہ اوس دشت کے گزارا فدا ہے بے مثل مدائن میں زما نیکی وہ کیا ہے	
	تصویر کا عالم ہے سراپا ی مدینہ	



مغمور ہے دل یاد رسول عربی سے  
پر نور ہے دل یاد رسول عربی سے

مسرور ہے دل یاد رسول عربی سے  
سغمور ہے دل یاد رسول عربی سے

سینہ ہی مرا مسکن و ماوا سے مدینہ

کے طور فضایل ہوں بیان شاہ پاک کے  
تحصیل شرف کرتے تھی پس اونکا کے

سلطان مدینہ شرف ہر دوسرا کے  
مخدوم ملائک کے مقرب ہیں خدا کے

جبریل امین خادم مولا سے مدینہ

کیونکر کرے وارین کی نعمت کی طرف رخ  
اور نفل ہمارے کے بھی سعادت کی طرف رخ

اور حور جہان فد و قامت کی طرف رخ  
ہرگز نہ کرے وہ رخ جنت کی طرف رخ

جس کو نطفہ راوی رخ زیبا سے مدینہ

دنیا میں تو ہے دروزبان نام نبی کا  
خواہاں مدینہ ہو نہیں کیا بر رخ و دنیا

بر زخمین بھی ہو گا مجھے اوسکا ہی طعنا  
خود دوس میں بیے یاد پیر ز ہونگا

جنت میں بھی ہوگی مجھے پروا مدینہ

مکرم ادا کرنے ہی اوسکے ہیں جون فرض  
سُن لیجئے عشاق مدینہ یہ میری عرض

و مانگی شرف عرش پر رکھتے ہی شرار فرض  
ہوں اوسکے تو عظیم اک شخص ہیں فرض

ہے ختم رسل انجمن ارے مدینہ



اگر دشمنین پڑا رہا ہوں میں صلیب کی دہ	حاصل نہوا کچھ در مقصود ہی نایاب
سوزِ غمِ فرقت نے کیا ہی مجھے تباہ	اگر وصل سے ای بجز موت مجھے سیراب
ہے دین تر بحرین ستغای مدینہ	
اوصاف سُنئے جنتِ فردوس کے اکثر	یعنی صفتِ سبیلِ بچان و گل تر
سر میں ہے مدنیکی ہوا میرے مقرر	ہوں معتقد سلسلہ زلفِ پیمبر
میرا دل دیوانہ ہے سیدای مدینہ	
اصحابِ رضا کا یہ وظیفہ ہے شربِ روز	اربابِ وفا کا یہ وظیفہ ہے شربِ روز
خاصانِ خدا کا یہ وظیفہ ہے شربِ روز	براہلِ صفا کا یہ وظیفہ ہے شربِ روز
کہے کا تو لا سے تو لای مدینہ	
گلشنِ مین کہاں طو ہے گلشنِ کفنا	مالِ ہو کد ہر گل کے سو بیلِ شیدا
کیون اتنی ہے تو یہاں کوئی خوابانِ پشیمرا	ای آرزو سے خلد کہیں اور چلے جا
رہتی ہے مرے دل میں تمنای مدینہ	
زہنارِ قدمِ راہِ تعب میں ندر وین میں	اور کیسے دل میں غمِ حیران نہ ہر دن میں
صدے سے ضیا بحرِ نبی کے نمر وین میں	ای فیضِ گریبان کے ٹکڑے نمر وین میں
ناخنہ آئے اگر دامنِ صحرائی مدینہ	



## ایضاً

کوچہ حضرت سلطان رسل معبد ہے	حاصل اوسجا کی حضورین شرف پید ہے
دیکھنا اوسکا مقام حد سے بڑا مقصد ہے	قبر و کعبہ مقصود رخ احمد ہے

خال مشکین پیر حجر الاسود ہے

کیا وجہ است ہی نہیں و لیا خدا نہیں و جسم	زلف سے اونکی ہے والیل کو کچھ کٹ
والضحیٰ پر تو خسار ہی لاشتبہ فیہ	سین بسین ہی دندان مبارک کے شبہ

الف اللہ کا لاریپ نبی کا قد ہے

اونکو پیدا اللہ نے سب سے اول	اور اونھیں سارے بیون کیا ہی افضل
گرچہ بعد ان کے دنیا میں وہ فرد اکمل	اپنی امت سے یہی کہتے تھے سارے سل

یہاں رسول عربی کی خرا آمد ہے

سب پہ واجب ہوئی تو قیر جناب والا	اونکی تعظیم ادا ہوتی نہیں ہے نجدا
ہمکو ہر حال میں ملحوظ ادب ہوا و کا	نام اقدس جو کوئی بی ادبی سے لیگا

نجدا وہ نہیں مومن سے کوئی مرتد ہے

کیسے دلین زر شوق مدینہ کو بہرون	بدے پاؤں کے رہ عشق میں ہر ایاد ہرون
آرزو ہی یہ ضیا جاؤں اوسے رہن	کیون نہ ہر قدم قدس میں سجدہ کرن



نقش پائے بنوی فیض مراد

برقصیدہ مولوی سید کفایت علی صاحب کافی رحمتہ اللہ علیہ

جبین تھی بحر عمان تجلی	سہی فہرستان تجلی
ہے خط اعراب قرآن تجلی	بدن تھا آپ کا کان تجلی

عیان تھی چہرے پر نشان تجلی

منور عالم باطن ہوا ہے	مصفا دل مثال آئینہ ہے
الہی یہ و نور نور کیا ہے	تصور کسکے صورت کا بندھا ہے

کہ چھایا دل پہ سامان تجلی

خطا ہے مشک سے بولون جو توام	رک نیلم کہون یا جان نیلم
بیان کیا ہو وے وصف بلف خم	رخ پر نور پر بالون کا عالم

بہارستان تجلی

فلک پر فخری اونسے زمین کو	کف پائے شرف عرش برین کو
کہون کیا میں وہ جسم نازنین کو	رسول اللہ کے نور جبین کو

بجا ہے گر کہین جان تجلی

مقدس ذات تھی خلق مجسم	رخ پر نور رونق بخش عالم
-----------------------	-------------------------



لب جان بخش رشک ابن مرعم	نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم
وَر دندان کا لمعان تھے	
قد او نگار شک سر و خدیہ شک	سر مو غیرت سنبیل ہی ہر یک
ثناے چشم من حیران ہوں انہک	برودوشن سر و دست مبارک
ستون نور ارکان تجلی	
جناب سرور عالم کے قد سے	نجل میں سر و سب باغ جنان کے
قسم اللہ کی تہرا یا ہم نے	قدِ عالی کو موزونی سے کہئے
سہی سر گلستان تھے	
پری حور و ملک افسان بے شک	ضیا ہی مجھ و دیدار ادنگا ہر یک
ترجم یا بنی اللہ اب تک	نہ دیکھا آہ دیدار مبارک
ربا کافی کو ارمان تھے	
ایضاً	
خاک اوس راہ کی اٹھو نہیں لگاتے جاتے	خس خاشاک کو مٹر کلے سے ہٹاتے جاتے
فرحت دید سے پہوئے نہ سماتے جاتے	دیکھتے جلو دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو انکھوں سے اٹھاتے جاتے	



بزمِ عالیہ میں ہم اظہارِ صداقت کرتے	کچھ نہ کام آئے ہم غررِ ارادت کرتے
ہر مسایا بنی تحصیلِ سعادت کرتے	ہر سحرِ روی مبارک کے زیارت کرتے
دماغِ حرمانِ دل محزون سے مٹاتے جاتے	
مہ نو کو خمِ ابرو پہ نقد کر کے	اور انجمِ عرقِ رو پہ نقد کر کے
جانِ اپنی رُخِ نیکو پہ نقد کر کے	سرِ شوریدہ کو گیسو پہ نقد کر کے
دل دیوانے کو زنجیر پٹاتے جاتے	
راست ہم کہتے ہیں اور راستی ہی اپنی خو	وہ ستونِ شرفِ عرشِ نظمِ انبی جو
کچھ تکلف نہیں اس میں تو یقیناً سمجھو	باہی اقدس سے اوتھاتے نہ کبھی انگوٹھو
روکنے والے اگر لاکھ پٹھاتے جاتے	
جانِ مشتاق تو پہوے نہ سما جانے	گلِ عارض کی نظراتی شہادت جو ذری
جانتے اسکو مقدر کے ہم اپنی خوبی	قدمِ پاک کی رُخاں بھی مانتہ آجاتی
چشمِ مشتاق میں بہر بہر کے لگاتے جاتے	
کیون نہ ماسن ہو درِ احمد مختار ہمیں	ہے یقیناً سلِ ہما سایہ دیوار ہمیں
کون کہتا ہے سحرِ اعلیٰ گرفتار ہمیں	مٹے گر خواب میں وہ دولت بیدار ہمیں
نخستِ خوابیدہ کو نہو کر سے جھگاتے جاتے	



قفس کی طرح سے مجھوں ہو تری ناکھ	جان شیریں کو بھی خسرو سا صدق کرتے
ہوتے اور سوقت میں بے بس بھی ہوتا ہم	دشتِ طیب میں ترے نائیکے بھی بچھے

دہچان جیب و گریبان کے اوڑاتے جاتے

خوار ہوتے نہ کبھی شت میں خار و نکی طرح	دہونڈتے صحنِ گلستان میں بہار و نکی طرح
کہتے ہم بھی لاکھوں میں ہزاروں کی طرح	دستِ صیاد سے چٹتے جو ہزاروں کی طرح

چمن کو چہ دہری کو جاتے جاتے

زلفِ سحان کی رفتار کو زندہ کرتے	چشمِ بیمار کے بیمار کو زندہ کرتے
یہ دنیا کی دلِ غمخوار کو زندہ کرتے	کافی اُکشتہ دیدار کو زندہ کرتے

لبِ اعجازِ آراپ ہلاتے جاتے

مدحِ اصحابِ کبارِ اعنی چارِ بابر حضرت شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان کے خاتم کے نگین حضرت صدیق	برترین زمانے سے یقین حضرت صدیق
من بعد جنابِ شہِ ذی شانِ رست	ہیں صدرِ خلافت کے نشین حضرت صدیق
ہوں کہوں نہ نجلِ مہر و مہِ عیدِ خدا با	رکھتے ہیں وہ ابرو وہ جبین حضرت صدیق
معراج کی تصدیق جو کی سب سے پہلے	صدقِ لقبِ بای و ہین حضرت صدیق
ہی بعد بنی اوٹا کو مسلمانوں پر تو قیر	سُلطانِ جہان حامی دین حضرت صدیق



فاروق سے عثمان سے اور شیر خدا سے	ان تینوں سے افضل میں کہیں حضرت صدیق
الف کے سوا آپ کی حاصل نہیں دوس	جنت ہی مکان اوسکے مکن حضرت صدیق
جو بغض رکھے اوسے وہ مرد و دوستی ہے	محبوب خداوند میں حضرت صدیق
نسبت نہیں کچھ اوسے لیجان جہان کو	رکتے ہیں وہ حسن عین حضرت صدیق
پُر آپ کی ہو بان الف سے یہ امید	رکتے ہی مرے جان عزیز حضرت صدیق

ترتیب ضیاء دین پس کو ہی اون سے

اسلام کے ہیں رکن رکن حضرت صدیق

ہن را ہر کون و مکان حضرت فاروق	مقبول خداوند جہان حضرت فاروق
ہی بے ادبی آپ کے تو صیف کا دعوا	کیا ہی بہ دہن اور زبان حضرت فاروق
ہوتا جو بنی بعد بنی دوسرا کے	تو آپ سوا اور کہاں حضرت فاروق
ملجای تمنای ہمیں آپکا کو چہ	ہی رونق گلزار جہان حضرت فاروق
جب آپ کی و اصف ہوں جناب شہ لولا	کب غیر سے ہو و صف بیان حضرت فاروق
الف کے سوا آپ سے جو بغض رکھیکا	بے شک ہی سقر اوسکا مکن حضرت فاروق
جس دہلین رہے آپ کی الف سے بیشک	ہی التلش و وزخ سے امان حضرت فاروق
عثمان غنی اور علی شیر خدا پر	ہی آپ کی تفصیل عیان حضرت فاروق



گلشن بھی اگر ہو دے تو ہو جا گلستا  
وہ سمت معطر ہو گلستان سے زیادہ

رکھیں قدم پاک جہان حضرت فاروق  
جس سمت کو ہوں جلو کنان حضرت فاروق

اگر حق سے ضیا تو یہ دعا حشر ہو جس دن  
ہو جائیں شفیق اپنے وہاں حضرت فاروق

سبغ فیض خدا حضرت عثمان غنی  
بعد فاروق کے اور شیر خدا کے اول  
جس نے محبوب رکھا اکو جان و دل سے  
ایکے ظاہر و باطن کی غنا ظاہر ہے  
جس کے ایمان ہو الفت تو بہلا کیون نازین  
شک نہیں اس میں تو کچھ بعض رکھے لیے  
بائع فردوس میں حضرت کی رفاقت کے لئے  
اچھا سایہ در ہے نجدای اکرم  
چاہتا ہوں ہی بس اپنی الفت دل سے  
اپنی خاک قدم کر ملے اللہ کی قسم

سعدن حلم و حیا حضرت عثمان غنی  
مرتبہ آپ کا تھا حضرت عثمان غنی  
حق کا محبوب ہوا حضرت عثمان غنی  
ارض سے تابہ سما حضرت عثمان غنی  
اب پر جان فدا حضرت عثمان غنی  
ہی وہ معصوب خدا حضرت عثمان غنی  
ایکو حق نے کیا حضرت عثمان غنی  
شرف ظل ہما حضرت عثمان غنی  
سر مو ہونہ جدا حضرت عثمان غنی  
ہے مجھے خاک شفا حضرت عثمان غنی

غصہ نہیں حشر میں ہی اونکے غلامی کافی



اپنی اقاہیں ضیا حضرت عثمان غنیؓ

دو جہان کے راہبر حضرت علیؓ	بحر ایمان کے گہر حضرت علیؓ
حیدر گزار اور دلدل سوار	بن ابی اسحق حضرت علیؓ
بعد عثمان صاحب عرفان کے	ہی فضیلت آپ پر حضرت علیؓ
حاصل دنیا و مافیہا بحق	ایکابے مجھ کو در حضرت علیؓ
رُوسے نور کے ہیں نور بالیقین	شمس ہووے یا نور حضرت علیؓ
ہو دے جو منکر سر مو آپ کے	ہی مکان اداس کا سفر حضرت علیؓ
اچکی الفت سوا شہر بہن	باغ ایمان کا شجر حضرت علیؓ
آپ کے بے رو کا قدس سے عیان	الفت حق کا اثر حضرت علیؓ
کوئی اعدا ہووے سر کیا مجال	صاحب سیف تبر حضرت علیؓ
مولد والا و شہد الیجا	ہیں خدا کے دونوں گہر حضرت علیؓ

ای ضیا تو چاہ بہر حق سے دلا

ہوں شفیع و راہبر حضرت علیؓ

ایضاً

اونگو اوروں کی زیادہ وقار

مصدقہ طہنی کے جو اولین ہیں یار



<p>یعنی فاروق و حضرت عثمان جیکہ قرآن اور حدیث شریف ہی وہ مردود و سحیا و شقی شان میں اونکے حقے فرمایا فی الحقیقت جو پوجو خیر الناس سب سے اول اوٹھینگے محشر میں صاف لا ینبغی لقوم سے نجداً قلم صداقت کے ہیں وہ رکن رکن قصر دین گلشن دین مصطفائی کے کیون نہ سرمہ کرین ہم آنکھوں کا</p>	<p>بعد میں اون کے جد کرار مرتبہ اپکا کرے اظہار اون کے رتبے کا جو کرے انکار ثانی اثنین اذہما فی الغار میں وہی بعد احمد مختار اک وہی بعد سید ابرار ہی امامت ثبوت بے تکرار وات پاک اونکی ہے در شہوار قصر دین نے اونہیں سے پایا قرار ہی اونہیں کے سبب شغفہ بہار اونکے لغین کا ملے جو غبار</p>
<p>ای ضیاء حب حضرت صدیق اپنے ایمان کا وہی ہے مدار</p>	<p>شوق ہے اس عرب سحر بان فلم رونق دین مصطفی ہر دم</p>

[illegible]

یعنی فاروق و حضرت عثمان  
جبکہ قرآن اور حدیث شریف  
ہی وہ مردود و سحیا و شقی  
شان میں ان کے حقے فرمایا  
فی الحقیقت جو پوچھو خیر الناس  
سب سے اول اوٹھیں گے محشر میں  
صاف لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ سے  
بجدا قلم صد اوت کے  
میں وہ رکن رکن قصر دین  
گلشن دین مصطفائی کے  
لیون نہ سرمہ کریں ہم آنکھوں کا

بعد میں اُون کے حیدر کرار  
مرتبہ اُپکا کرے اظہار  
اُون کے رتبے کا جو کرے انکار

---

ثانی اِشکین اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ  
میں وہی بعد احمد مختار  
اک وہی بعد سید ابرار  
ہی امامت ثبوت بے تکرار  
ذات پاک اُونکی ہے دُرِ شہوار  
قصر دین نے اُونہیں سے پایا قرار  
ہی اُونہیں کے سبب شگفتہ بہار  
اُونکے لغین کا ملے جو غبار

ای ضیاء حب حضرت صدیق<sup>۱۴</sup>

اپنے ایمان کا وہی ہے مدار

میرح فاروق کس طرح ہو رقم  
ات سے اونکے ہی ترقی گیر

شوق ہے اس رعب سے زبان قلم  
رونیق دین مصطفیٰ ہر دم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱







رواه النعماني  
عن ابن كبر  
أقول لا استحيه  
فيما عرفت ما  
يستحي منه  
مسماها  
عن سعد بن  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عليكم منكم  
عن ابن كبر  
عن ابن كبر  
عن ابن كبر

مرغی رہا ہے انس و جان  
عاشق ہو چھین جب کئے یہ بیان  
شرم جس سے ملائی رحمان  
جنگے ایسے خیامو بے پایاں  
الحیا شعبۂ من الا یان  
فرق جو کر دے ہی وہ بے ایمان  
قد بالائے سرو باغ جنان  
دور شہوار قلم عرفان  
نیر جرج غزت و احسان

<p> اُونکے واسف میں خود خواب نبی  انت مَنی حدیث مصطفوی  ویسے حضرت کے ہیں علی ولی  فرق ہے انہیں اُونہیں اتنا ہی </p>	<p> مرحبا کیا بیان ہوشان علی  فضل میں اُونکے صاف وارو  جیسے موسیٰ کے واسطے ہارون  لیکھ ہارون تھے نبی خدا </p>
---	---



اولی الف ہے موجب ایمان

بعض جو رکھے وہ منافق ہے

حکے مولائین احمد مختار

بعد عثمان کے صحابہ میں:

قد بالاسے اونکے غم مندہ

شیر مردان علی ولی اللہ

ایسا دین محمدی کا یقین

چار یا روئے کنکے صدقے سے یاز

بے یہی قول احمد علی

اور مرد و دیحا و شقی

اور کے مولا جناب مر تقویٰ

سب پر ہی مرقعہ افضل ہے

باغ فروغ کمالی سرو سبزی

منبع فیض خاص لم یزلی

مادی ویشوا ہنین سکوی

سرپرست ہونے میں مشغول ہیں۔

جو فیما جا رہا ہے مجھ سے دعا

اَسْتَجِبْ يَا مُجِيبُ دَعْوَاتِي

تضمیمہ کلام کرامت الیقین حضرت مولانا مولوی جامی مسکن

پرتو فکد عشق بجایم برنگ عین زنجار

بگرفته ام ز چشم خود از شوق کارین  
پاکر و دام زوین سو مشید حسین

هست این سفر بخوبی عشاق فرضی

آید اگر بدین من لطیف جای

[illegible]



خواهم که افتخار و بدین چنین خدا

خدا هم مرقدش سرم گر نهند پای

حقا که بگذرد سرم از فوق مرقدین

سازی اگر ز لطف قصورم همه معاف

در حضرت تو عرض کنم حال صاف صاف

مشهور این کلام شد از قاف تا بقاف

کعبه بگذرد و روضه او میکند طواف

رکب الحجج این تر و حون این این

بیشک عیانت بر همه عالم شرفش

جود و رضا و علم و شکیب و شجاعتش

دارم برین دلیل بیان شهادت و تش

از قاف تا بقاف راست از کرامتش

آن به که حیدر جوئے کند ترک شید و شین

جوی اگر مقاعد خود ای دل سقیم

کن عرض حال منت خود کرده مستقیم

خواهی اگر نصیب شود لذت نعیم

میران زدین سیل که در مشرب کریم

باشد قضاے حاجت سایل ادای دین

ازا که روعی ساده بود غیرت بهار

رخسار با نیت بود رشک لاله زار

خال سپه مقابل صد نافه تتار

ازا که بر عذار بود جعد مشکبار

از موعی متعارف حاجت بریبین

کویم فدای روی نکو باش تا شود

از بستگان حلقه موباش تا شود



<p>بچوں ضیائی شیفہ رو بائیں شود</p>	<p>جامی کدای حضرت او بائیں شود</p>
<p>بارحت وصال مبدل عذاب بین</p>	<p>محمد</p>
<p>در وصف حضرت امام طریقت محبوب سجالی سیم الو</p>	<p>محمد</p>
<p>محمد الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ</p>	<p>محمد</p>
<p>کیونکر بیان ہو رتبہ سلطان اولیا کا بخشا خدا نے کیسا محبوبیت کا رتبہ اللہ کے زبد و تقویٰ اوس کا پایا کیا اُس کے قدم کو رکھ لیں گردن پہ اولیا بھی خلقت نے اوس کے باعث پائی ہی راہ حتمی جامی دین ہر ورہ لوں نہ اوس کو کیونکر</p>	<p>اعنی کہ غوث اعظم محبوب کبریا کا والیسا ہوا نہ کوئی محبوب ہر خدا کا ہی ہر گل شگفتہ گلزار اتقا کا ای واہ کیا شرف ہی اولاد مرتضیٰ کا ابن رشید ہی وہ ہادی دوسرا کا رکن رکن بیہ شک ہی دین مصطفیٰ کا</p>
<p>از ہر غوث اعظم محبوب رب عالم برائی یا الہی مقصد جو ہے ضیا کا</p>	<p>از ہر غوث اعظم محبوب رب عالم برائی یا الہی مقصد جو ہے ضیا کا</p>
<p>وصف ہو و مجھ سے کب شایان غوث کیا رسانی کر کے فکر رسا خوف کیا ہے آفتاب حشر سے</p>	<p>ترکے ہی سب اولیا سے شان غوث اوج پر ہے پایہ پایان غوث مجھ کو پس ہے سایہ دامان غوث</p>



ہی فدا ہے حضرت خیر البشر  
 فخر دار پر نہ وہ کیونکر کرے  
 ہے مجھے شمع شمعستان اُمید  
 ای شہ فرمان رواے کائنات  
 سیر مودین تشنگان معرفت  
 کیا بچل اوس دور دولت کا ہی  
 گو کشف کا تو یہاں مصداق ہے

جان و دے ہو و کج فرمان غوث  
 ہی جو دربان و دربان غوث  
 ویکہ لو نہیں عارض خشتان غوث  
 رکھ مجھے تو تاج فرمان غوث  
 موج زن ہے قلم عرفان غوث  
 مہر تابان شمس الوان غوث  
 مستقل ہی اس قدر یقان غوث

نعت دارین سے مطلب نہیں  
 ہوں ضیاء زلہ رباعی غوث

بیان کیا ہوئے شان غوث عظم  
 الہی شوق ہے مدت سے جھکو  
 نہ ہی قسمت ہیں ان آنکھوں کی یارب  
 الہی سرخ رو و نور جہان میں  
 یقین یکتا ہے گزار جہان میں  
 طریقے ہیں بہت سب میں ہے

خدا ہے رتبہ دان غوث عظم  
 دکھا دے آستان غوث عظم  
 جو دیکھیں جامکان غوث عظم  
 رہیں سب دوستان غوث عظم  
 قدس و جہان غوث عظم  
 ہمار خاندان غوث عظم



<p>             الہی د و جہان میں رہو سہوین              نہیں دل کو ہو س خط سہا کی              مجھے وہ جاے گلزار جنان ہے              شرف ہے اونکو شانہاں جہان              ولایت میں عظیم المثل میں              دلا کل جوار سے ہی بر ہر              نہ کیوں ہو مور و رحمتہ محفل           </p>	<p>             ہیں جتنے دشمنانِ غوثِ اعظم              مے جو سا اُبانِ غوثِ اعظم              کہ ہے جسجا مکانِ غوثِ اعظم              ہیں جو جو وار بانِ غوثِ اعظم              سوا ہے سب کے شانِ غوثِ اعظم              غبارِ ہستانِ غوثِ اعظم              جہان ہو وے بیانِ غوثِ اعظم           </p>
--	---

ضیا کے دلین ہے ارمان یارب

رہون میں مہرِ خانِ غوثِ اعظم

<p>             نیر چراغ صفا حضرت غوث الثقلین              مقتدای گما حضرت غوث الثقلین              محیط نور خدا حضرت غوث الثقلین              حامی دین نبی و شرف جملہ دے              ارحم رب خدا از رخ پاکش روشن              نام والا نجد گشت بافاق محیط           </p>	<p>             گوہرِ ضیا حضرت غوث الثقلین              استجاب فضا حضرت غوث الثقلین              مادی راہ ہدایت حضرت غوث الثقلین              دستگیر خدا حضرت غوث الثقلین              بہت محبوب خدا حضرت غوث الثقلین              مثل النوار و کا حضرت غوث الثقلین           </p>
--	--



قد بالاسے تو از عین لطافت لشته	سرو گلزار صفا حضرت غوث الثقلین
بیش خورشید رخت نیر تابان نظر	مے نماید چو سہا حضرت غوث الثقلین
از خطا گفت و لم زلف جلیبای را	غیرت مشک خطا حضرت غوث الثقلین
بہر مقصود و لہم جنبش ابر و کافیت	ناخن عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین
ہست حقا کہ فدای لب جان بخش تو	موجود آب بقا حضرت غوث الثقلین
دیدم از عین تعشق نظر آمدہ عین	چشمہ باغ حیا حضرت غوث الثقلین
روی اقدس بی تسکین دل زار من	از مدد طغیما حضرت غوث الثقلین
میکنند خاک درت از پی درو عشاق	از خاک شفا حضرت غوث الثقلین
مستفیض است جہان از برکات دلش	منبع فیض خدا حضرت غوث الثقلین
از عنایات و کرم بر من مسکین فرما	نظر لطف و عطا حضرت غوث الثقلین

ہست بر فرق ضیا سایہ دیوار تو

برتر از ظل ہما حضرت غوث الثقلین

اقلیم ولایت سرور حضرت محبوب محی الدین	دریاے کرامت گور حضرت محبوب محی الدین
مقبول خداوند عالم محبوب جناب امام	خاتون قیامت دلبر حضرت محبوب محی الدین
خلقت کو تباہی راہ خدا گمراہی او کو باز رکھا	ہیں چرخ ہدایت گور حضرت محبوب محی الدین



محبوبے اور کائنات کا ولی مقصود اور کائنات کے  
 اللہ کا یقینی مقبول اور بیشک ہی مقبول رسول  
 سالکین راہِ تریعت کے کاسبین کمال طریقت  
 بہین شمع شہستان اقیان اور شمسہ الوان عرفان  
 گلدستہ گلشن محبوبی میں سر و خیابان خولی

اور صاف الہی کے مظہر حضرت محبوب محی الدین  
 جو آپ کا ہی منظور نظر حضرت محبوب محی الدین  
 قادر عرفان و حقیقت پر حضرت محبوب محی الدین  
 حامی دین پیغمبر حضرت محبوب محی الدین  
 گلچین باغ کمال شہر حضرت محبوب محی الدین

جو آپ کے در کے جانے والے نہ ضیائے جاہان  
 ہیں اور سکو آپ کا در حضرت محبوب محی الدین

در و صف حضرت امام طریقت مقبول خداوند ز من خواجہ معین الدین  
 حسن شیشی قدس اللہ سرہ

بہترین اولیا خواجہ معین الدین ہیں  
 رہبر راہِ بدخواجہ معین الدین ہیں  
 تھا لکھا ہذا حبیب اللہ حبیبین پر آپ کے  
 عاشق اللہ معشوق جناب مصطفیٰ  
 راہِ سنت سے نہیں باہر رکھا اپنا قدم  
 ہی کہاں طاقت جو کہیں ان کے تو کیا بیاں

پیشوا و مقتدا خواجہ معین الدین ہیں  
 عارفوں کے پیشوا خواجہ معین الدین ہیں  
 کیسی محبوب خدا خواجہ معین الدین ہیں  
 نورین مرصفی خواجہ معین الدین ہیں  
 دین احمد پر خدا خواجہ معین الدین ہیں  
 انتخاب اقیان خواجہ معین الدین ہیں



عقدہ اسرار حق ہو وین نہ کیونکر اونے جل  
ہیں وہی روشن چراغ خاندان پشتیا

واقف سر خدا خواجہ معین الدین  
جوہر کان صفا خواجہ معین الدین

راست ہم جاہن نہ کیونکر منزل مقصود کو

رہنما اپنے ضیا خواجہ معین الدین

در وصف حضرت امام طریقت حق پسند مقبول در گاہ باری  
حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند بخاری قدس سرہ

وصف ہووے تجھے کب خواجہ بہار الدین کا

بے تجاوز یکسر مو تھا مدار کار و بار

رحمت حق ہے نگاہِ رحمت لاریت

ای عزیز و کس قدر کثرت سے فیض خاندان

سب طرق موصول الی المطلوب میں پراونہیں

نقشبند اسم ذات پاک تھی وہ نقشبند

واہ کس خوبی سے حل ہوئے تھے عقدی و سیکڑن

ایک ساعت میں ہوا لاکھوں کو حاصلِ قرب حق

دور ہو گا دل سے پہنچ و تعب میں نہ کہوں

ای قلم کر تو ادب خواجہ بہار الدین کا

سنت حضرت پیب خواجہ بہار الدین کا

ہی غضب حق کا غضب خواجہ بہار الدین کا

عی محکم سے تا عجب خواجہ بہار الدین کا

ہی طریقہ منتخب خواجہ بہار الدین کا

اس لئے تھہر القب خواجہ بہار الدین کا

جب کہیں ملتا تھا لب خواجہ بہار الدین کا

فیض صحبت تھا عجب خواجہ بہار الدین کا

روضہ پر نور جب خواجہ بہار الدین کا



حضرت صدیق کے صدقے سے ہو رہے ہیں	میر خورشید کا سبب خواجہ بہار الدین کا
نجمین اور زمین نسبت ارض و سما ہے ایضاً	وصفی ہو رہے تھے کب خواجہ بہار الدین کا
<p>در وصف مرشد یگانہ مادی زمانہ مقبول در گاہ احد حضرت امام ربانی شیخ احمد سہروردی مجدد الف ثانی قدس سرہ</p> <p>کیا اولیاء میں شان مجدد بلند ہے جسکو حصول سلسلہ نقشبند ہے طالب کو استواری ایمان، اہم جو لانگہ شریعت غرائین دیکھے ارشاد سے ہی اونکے ترقی پذیر ہے یوں ان معرفت کی ترقی کے واسطے منکر ہی شیخ احمد سہروردی کا وہی جو اعتقاد رکھتے ہیں اونکے جناب میں</p>	<p>جو شبنم ہی وہ یقین حق پسند ہے واللہ ارحمہند ہے وہ ارحمہند ہے اکثر شیوخ وقت کے یہ عطا دہند ہے کس زور کس قیام سے الگ اسمند ہے جو عشق ایزد یکا دل اور دہند ہے سب سے سوار سالی میں انکی کند ہے در وازہ سپہ فیض الہی کا بند ہے ہاں اونکا دو جہاں میں رتبہ دو جہاں ہے</p>
پہلے سلسلہ حضرت صدیق سے ضیا	ظاہر ہے اس سے جو شرف نقشبند ہے



## خاتمہ

کروں کس زبان سے میں شکرِ خدا  
 مقابل میں نعمت کے ہو واداد  
 خدا نے مجھے نعمتیں جو جو دین  
 اوہیں میں سے ہی ایک موزونیت  
 سوا اوسکے پھر ایسے توفیق سے  
 کہوں کیا میں ہے لغت کا جو مقام  
 فقط اوسکے افضال پر ہے مدار  
 عنایات سے اوسکے بیٹے لکھی  
 سوا اوسکے بھی مدحت چار یار  
 کچھ اک و صنف پیران راہ ہدا  
 خدا کی ہوا ان سب پر رحمت مدام  
 تکلف نہیں ہے بہت صاف صاف  
 جو سب ایک جاننے اکٹھا کیا  
 ضیائی نوت رکھا اسکا نام

کہاں جو صلہ مجھ میں ہے شکر کا  
 ہمہ کہتے ہیں مفہوم ہے شکر کا  
 شمار اوسکا زہار ہوتا نہیں، د  
 صفات بشر سے ہی نادر صفت  
 کہ سونچے مجھے فکر لغت بنی  
 خدا کا نہیں ہوتا بندے سے کام  
 کہ بندے سے لیتا ہی وہ اپنا کار  
 جو کچھ ہو سکے مجھ سے لغت بنی  
 کہ ہیں وہ بزرگان والا تبار  
 کہ اونسے طارستہ دین کا  
 اوہیں سے ہوا دین کا انتظام  
 صفای کے قطع نظریے گزاف  
 تو یہ مختصر اوسکا دیوان ہوا  
 یہی اسکی تاریخ ہے لا کلام



<p>سن استی میں کر کے شریک اور بھی          الہی کرم سے کر اپنے قبول          یہی میرے بخشش کا سبب          ترے فضل پر ہے بھروسہ مجھے          خدایا تصدق سے اس نظم کے          بزرگوں کو اور میرے احباب کو</p>	<p>چھپانے کی صورت سے سال کی          بحق رسول اور آل رسول          سوا اسکے کچھ بھی نہیں میرے رب          قیامت کے دن کر نہ رسوا مجھے          کرم سے تو اپنے مجھے بخش دے          رہنمائی کی سبکو تو فائق ہو</p>
<p>بحق جناب شفیع انام          کہ ہو اونہ مجھ درود و سلام</p>	
<p>قطعات تاریخ          ارتعاج طبع استاوی نظیر فخر میرزا و میر منتخب اساتذہ متقدمین          و متاخرین جناب حافظ میر شمس الدین فیض سلمہ اللہ تعالیٰ</p>	
<p>دیوان ضیا جوشد مرتب          تحریر نمود فیض سانش</p>	<p>در مدحت آن رسول اقدس          دیوان ضیا نفیس و انفس</p>
<p>۱۲۷۴ھ</p>	
<p>الضیاء</p>	
<p>حمید راہادین مرتب جب</p>	<p>ہو چکا ہے نظیر بہ دیوان</p>



فیض تاریخ میں نے بھی لکھی

بے بجائیے نظر یہ دیوان

۱۲۹

از افکار گہر بار شاہ شیرین زبان جاوید بیان لفظ آرا معنی پیر  
محمد حبیب اللہ صاحب ذکاوت شد از تلامذہ استاد مغر سلمہ

مشفق من ضیاء نیک نہاد

ساخت این نسخہ تا بہرح سؤل

ذکر اختیار دین فلسفہ و دین

معنی من احب شیئاً

بے تاریخ فکر کرد و کا

از افکار گلدستہ گلزار نظم و شعر میر احمد علی صاحب عصر شاہ استاد مغر سلمہ

چون ضیاء نوشت یک دیوان لغت

سال تحمیش چو پدیدم عصر

وہ چہ دیوانے کہ گوہر سفتہ است

غنیہ ایمان حسن گفتہ است

شاعر نامی ضیاء دیوان چون تصنیف کرد

سال ز تمیش چو پدیدم من پیر

وہ چہ دیوانے کہ مملو است از شعر کو

جوہر جان گلشن لغت محمد گفتہ کو

ایضا

ایضا



عبد الرحیم شاعر نامی خلیق دہر	تقریب جتنے اوکلی لکھون ابنتی ہی بجا
دیوان یک اونھوں نے جو لکھای نعت	بحر سخن ہے او کا پر از و ربیے بہا
ترتیب ہو چکا تو دہین میر عصہ نے	دیوان نعت سرور عالمی نسب کہا
از افکار گل سر سبد گلشن محمد	۱۲۸۰ء استا مولیٰ
کرد تحریر قصاید چون ضیای اہربان	نعت صد احسنت بروی خاطر اہل قبول
عزم کفتم سال تحریر قصاید ماچین	شہر قسم علی مدح دل او ز رسول
	۱۲۸۰ء

## ایضاً

جب ضیاء صاحب نے اپنے شوق سے	اک کتاب نعت لکھی ہے نئی
عزم تاریخ اسکی لوین دل لکھی	نعت احمد خوب اب لکھی گئی
از تنبیج طبع شیرین زبان محمد فیاض	۱۲۷۹ء فیاض ساکرو استاد و مولیٰ
ضیاء نے جو لکھیں دین دیوان تازہ	ہر اک کو ہی مطلوب و مرغوب و دلکش
لکھی اسکی تاریخ فیاض دین نے	قصاید کا دیوان ہی خوب و دلکش
از تنبیج طبع استاد بیہ بدل صاحب علم و عمل	۱۲۸۰ء مارہر فرس حضرت
جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب سمیت سقوی الشہزادہ و جعل الختمہ	
مشواہ مدرس مدرسہ المسمی دارالعلوم دافع بدعتیہ ابارک حفظہ اللہ	



## عن الفساد والفتن

ضیا چون رسم کرد دیوان تازه	بوصف جناب نبی معظم
چنان سال ترتیب او گفت ہمت	بماہون صفات رسول مکرّم

۱۲۷۹

## ایضا

در ثنائے شفیع ہر دوسرا	خوب دیوان رسم نمود
نیست دیوان ولی بود گلشن	زنگ معنی بہ از گل رعنائ
مہر عشق و خط دی ریحان	صفیہ او فضاے روح فزا
ہست بین السطور نہر روان	بارک اللہ بہ گلستان صفا
سال اتمام خاطر ہمت	مخزن لغت احمدی گفنا

۱۲۸۰

## ایضا

لکھا کیا ہی خوب پہ دیوان دوستو	واللہ اس کلام کا رتبہ عظیم ہے
انوارِ غیب پاک سے انور ہی کتب	صاحب سخن ہے او کا مصنف فہم
روشن تجلّص او کا ضیا ہی تمام پر	گر نام پوچھتے ہو تو عبد الرحیم ہے
خوش فہم و خوش بیان و خندان سخن شناس	کیا نیک طبع صاحب فہم سلیم ہے
ہمت نے سال او کا بیان بطرح کیا	گنجینہ ثنائے رسول کریم ہے

۱۲۸۰



از افکار واقف رموز خفی و جلی مولوی عبد العلی صاحب والہ فرزند  
مولوی مہدی صاحب و اصنف ستم

کبھی مدح محمد جب ضیائے	دیاشمع سخن کو نور بی حد
کبھی والہ نے روشن ادسکی تاریخ	ضیائے قلب سے مدح محمد
از افکار کبریا صاحب طبع مستقیم و فکر رسا مولوی عبد الرحیم صاحب	
والا فرزند مولوی مہدی صاحب و اصنف ستم اللہ تعالیٰ	

ضیا جون نسخہ در لغت احمد	نوشتہ بالاطایف پر غرائب
سن تصنیف ان والا بجفتا	بین این نسخہ و لکش عجائب
۱۲۸۰	

### الضما

عجب نسخہ و لکش فصاحت کے ساتھ	بنی کے ثنائین ضیائے لکھا
کبھی ادسکی تاریخ والا نے خوا	ثنائے محمد حبیب خدا
از ثنائیج طبع رنگین محمد نصیر الدین صاحب نقشبند شاکر و اصنف عفا اللہ	

شد جو دیوان بہ لغت شاہ رسل	از جناب ضیا الطیف دوست
از ثنائیج صفات آن گلشن	گل گل این غنچہ و لم بشکفت
سال ترتیب نقشبند را بکبیل	بائع و مصنف بنی ۱۱۱۱ گزشت
۱۲۸۹	



## الضیاء

تام جسمین ہے نفی محمد عربی

وہ طبع زاو جناب ضیا کا ہی یون

نہ کیوں کلام ہوا ونگا و رود کے قابل

خدا کے فضل سے ترتیب چاہیہ

اوڑا کے وہ سر شراک سال یون بولا

پسند خلق خدا میں ہے اور کرم

کہ جس سے روشنی چشم عالم

بر ایک لفظ میں نعمت بنی اعظم

تو لکھنی نقش کو تاریخ بھی مقدم

عجب بیان صفات سول اکرم

۱۲۸۰

الحمد والصلوة علی رسولہ صاحب الحرمہ والجمہ دیوان ضیا درخت حضرت نبی

السمی بہ ضیائی نبوت تاریخ نبی ہنرمند شوال شہم عمری تعالیٰ طبع و

از محمد عبید الرحمن المعروف بعبد اللہ مشتاق

گو جمع نعتیہ ست اشعار

از نور سیدی نمودار

دیوان ضیا طلب الوار

۱۲۷۹













